
اگروال اسپارک

جلد ۷ —————— نمبر ۳

ایک ماہواری رسالہ بابت ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۵ع جس مین مضامین اور خبرین متعلق قوم اگروال

ودیگر ویش قوم و بغرض انسداد رسمیات بد شائع ہوتی ہین

یہ پرچہ ہر مہینے مین مثال ماہ کامل کے	نکلتا ہے مرتب ہو کے مضمون مسلسل سے
ترقی اور رفاہ قوم کا ساعی ہے یہ دل سے	ہٹا دے ظلمت بد رسمی اپنے نور کامل سے

شرائط قیمت سالانہ

قیمت پیشگی عہ بغیر قیمت پیشگی آنے کے پرچہ کسی کو روانہ نہین کیا جائے گا۔

در مطبع رونق اگلین معین الہند اجمیر مقبول جہان شد

اگروال اپکارک کے نئے قاعدے

(۱) یہ پرچہ اجمیر اگروال اپکارک ہر مہینا کی دسوین تاریخکو شائع ہوا کرتا ہے۔

(۲) اس پرچہ مین اگروال و دیگر ویش قوم کی متعلق مضمون و خبرین شائع ہوا کرینگی۔

(۳) اس پرچہ کو مذہب سرکاری معاملاسی کچہ سروکار نہین ہے

(۴) اس پرچہ کی پیشگی قیمت سالانہ ایک روپیہ منیجر اگروال اپکارک کی نام آنا چاہئے۔

(۵) خط و کتابت و مضمون لالہ امیچند سکرٹری اگروال سبہا اجمیر کے نام بہت صاف لکھکر بھیجنے چاہئے۔

(۶) جو بچت ہوگی وہ اگروال و دیگر ویش قوم اجمیر کا مین خرچ کیجائیگی اور حساب سال کی اخیر مین چہپا کریگا۔

Approved Correspondents

یعنی منظور شدہ مضامین بھیجنے والونکو پرچہ بلا قیمت دیاجائیگا لیکن وہ پانسو روپیہ کے انعام کا مستحق نہین سمجہا جائیگا

(۸) جنوری سنہ ۱۹۰۰؁ سے ہمارے نوٹس کی بموجب بلا پیشگی قیمت آئیکی کسی کو یہ پرچہ نہین بھیجا جائیگا۔

اشتہار چہپوانی و بٹوانی والون کو اطلاع

اشتہار چہپانی و تقسیم کرانی والونکو لازم ہے کہ پرچہ پر اونکی تقسیم کرائی کی قیمت پیشگی بہیجدین ورنہ کوئی اشتہار وغیرہ تقسیم نکیا جائیگا اور نہ مشتہر کیا جائیگا۔

جناب ایڈیٹر صاحب دام الانتفات سلامت - بندہ کی کوشش کی ضرورت اجمیر کو ایک شادی کی ضرورت ہے آپ اپنی اگروال اپکارک مین یہ خبر مشتہر فرمادین کہ مین ایک ویش کا لڑکا گوتر گوئل عمر مین بائیس سال کا ساکن کہرکہودہ تحصیل سانپلہ ضلع رہتک حال رہس گورہ بانی ضلع مذکور کا ہون چونکہ میرے والدین کم سنی کی زمانہ مین گزر گئے اسلئے شادی کرنے سے محروم رہا اب اگر کوئی اگروال بہائی اپنی لڑکی جسکی عمر کم از کم بارہ تیرہ سال کی ہو اور کسی قسم کا نقص نہو اور اپنی کل اعضا کی تندرستی کے بعد اپنی کارخانگی ہی نجرلی

[illegible]

اگروال اپکارک

ہم اور ہماری پنچایت

جناب اڈیٹر صاحب براہ مہربانی مضمون ذیل کو اپنے پرچے میں شائع کرکے بندہ کو ممنون فرماوین ایک روز بندہ اپنے مکان پر بیٹھا ہوا اس خیال مین غلطان پیچان تھا کہ دستور العمل حالانکہ بمشکل تمام چند مقامات مین مرتب ہو گئے ہین مگر اہل برادری اوسکی پابندی نہین کرتے اور پنچایت موجودہ مین بھی ایسی ہی اندھا دھند کارروائی ہو رہی ہے بندہ کو بھی ایسا ایک موقع پیش آیا اور پنچایت اہل برادری مین جا موجود ہوا دیکھتا کیا ہوں کہ پنچایت کو سہ پہر سے شروع ہوکر ۱۱ بجے رات کو برخاست ہوئی اور بحث ایک ایسے معاملہ پر تھی کہ جس سے عام طور پر کوئی فائدہ مدنظر تھا اور نہ ہوا۔ صرف باہمی نفاق کا ایک نمونہ تھا اور ایسی پنچایت مین شائستگی کا تو ذکر کیا تھا۔ افسوس۔ اگر پنچایت اپنا اسقدر وقت قوم کی بہبودی کے معاملہ مین صرف کرتی مثلاً فضول خرچی کا انسداد غریب بھائیون کی امداد کا انتظام۔ دعوت اہل برادری کے بجائے عام گلی کوچون کی ایک عمدہ پاک جگہ مین کرنیکا بندوبست وغیرہ تو کتنا اچھا ہوتا۔ یہ حالت جلسہ پنچایت دیکھکر جو اوسکی وجہ پر غور کیا جاتا ہے تو بے اختیار ہمارے گورنمنٹ کی ملکی انتظام کی طرف توجہ

ہونا پڑتا ہے کہ وہ لوگ اپنے ملکی و ذاتی معاملات کا اسطرح پر انتظام کرتے ہین کہ اونکا ادنی
سے ادنی کام ہی ہزل کے موجب ہوتا ہے - تو پھر ایسا عظیم کام برادری کی پنچایت کا بغیر قاعدہ
کے کیونکر چلسکتا ہے وہ قاعدہ ہر ایک اہل برادری کے لئے مساوی ہونا چاہئے اور جو کوئی اوسکے
برخلاف عمل کرے وہ برادری کا سزاوار ہے اگر کسی دولتمند کو کوئی رسم خلاف قاعدہ کرنا منظور ہو تو
اوسکو لازم ہے کہ ایک درخواست برادری کی پنچایت مین اپنے اوس ارادہ کی پیش کرے
اوسپر پنچایتکا یہ فرض ہوگا کہ اوس بہائی کی حیثیت کو مد نظر رکھکر اگر مناسب تصور کرے تو اوسکو خاص
اجازت عطا فرماوین ورنہ کل کارروائی باقاعدہ ہوگی جو کچھ معاملہ کبہی پنچایت کی روبرو پیش
ہو وہ کثرت رائے پر ہی ختم کیا جاوے اور حکم اخیر سمجھا جاوے اور کوئی شخص کسیکے خلاف رائے
ظاہر کرے تو بعد برخاستگی جلسہ کے اسکا خیال دلمین نہ رکھین اور جو معاملہ غور طلب ہو اوسکو آیندہ
کے لئے ملتوی رکھا جاوے جو دہری اور فیتری کو اختیار دیا جاوے کہ جو صاحب پنچایت یا کبہی
مین بیجا لفظ استعمال کرے فوراً روک دیوے جاوین اسی طرح جب تک کہ ہماری پنچایت اپنی چودہری
لیواور کسی بالیاقت شخص کو ایسے اختیار نہ عطا کرینگے اور پنچایت کی قاعدہ قریب کرکے اوسپر کار
بند نہ ہونگے پنچایت کی گرہ بڑہ موقوف کبہی نہ ہوگی اس معاملہ مین پھر کبہی کچھ اور لکہا جاویگا -

راقم آپ جمیع صاحبونکا نیازمند ایک اگروال اہلکار اجمیری

جناب لالہ رام چندر صاحب دام اقبالہ - بعد تسلیم کے عرض یہ ہے کہ حسب الحکم بالمراچند ایم اے

ماسٹر آگرہ کالج مین آپکی خدمت مین مضمون مفصلہ ذیل بھیجتا ہون - مجھکو امید ہے کہ آپ اس مضمون کو اپنے رسالہ مین چھاپ دینگے اور ممنون فرماینگے - مین آپکی خدمت مین ماہ بماہ ایک آدہ مضمون ضرور بھیجا ہونگا - نیازمند کرتی چند - گردال بورڈنگ ہاؤس آگرہ -

ویش قوم کی نفاق کا ایک ادنی نمونہ

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم مین امید کرتا ہون کہ آپ براہ مہربانی میرے چھوٹے سے مضمون کو اپنے پرچہ کی کسی گوشہ مین جگہ دینگے - اگرچہ یہ وہ مضمون ہے کہ جسپر خیر خواہان قوم نے بارہا اپنا زور قلم دکھایا - لیکن نفاق نے بھی اپنی سلطنت ایسی مستحکم کی ہے کہ اوسکا اوکھاڑنا آسان بات نہین ہے مین آپ صاحبان کی توجہ صرف اسبات پر دلاتا ہون کہ بیاہ شادیونمین لڑکے والے اور لڑکی والے مین کسقدر نفاق رہتا ہے - بیاہ شادیون مین سوائے اسبات کے فائدہ کی کہ آیندہ نسل قایم رہے ایک یہ بھی بہت بڑا فائدہ متصور ہے کہ بیٹے والا اور بیٹی والا ایک دوسرے کا دوست ہوجائے اور ایک دوسرے کی کام مین مدد دے اور ایک دوسرے کا بھلا چاہے لیکن میرے خیال مین ہماری قوم مین اسکے خلاف ہوتا ہے - بیاہ کی شروع ہی مین بیٹے والے کا یہ خیال ہوتا ہے کہ بیٹی والے کو کسی طرح سے نیچا دکہلائے - اگر شہر کے شہر مین بارات ہوئی تو اوسکا کچھ ہرج ہوتا ہی نہین چاہے جتنی فوج بہر لیجائے اگر بالفرض اوسکو باہر بھی لیجانا پڑا تو ادہر اودہر سے گاڑیان مانگ کر ضروریات سے زیادہ لیجائیگا اور یہ تو خیال اوسکو کبھی آہی

لہ بیٹی والا اتنی بارات کا انتظام نہ کر سکیگا یا اگر اوسکا روپیہ خراب ہوتا ہے لوگو یا
ان ہوتا ہے بلکہ برعکس اسکے اوسکو ہر بات مین یہ فکر رہیگا کہ کسی طرح سے بیٹی والے کی
ے اگر اتنے ہی پر صبر کیا جائے تو خیر۔ پھر وداعی کے وقت سیکڑون روپیہ مفت
تے ہین اور ایک کی جگہ دو دو اور تین تین ولائے جاتے ہین تاکہ کسی طرح سے
کا مال ختم ہو جائے۔ بیٹی والا بھی اپنے موقع پر کسر نکالتا ہے۔ پھیرونکے وقت
ہو جانے کا روپیہ مفت لٹاتا ہے اور ذرا خیال نہین کرتا۔ سری پیڑھ پر بھی کیفیت ہوتی
ہر بات مین دوسرے پر اپنا موقع دیکھکر داؤ مارتا ہے بیاہ کی بعد بھی اچھی طرح سے
ں۔ بیٹے والا ضرور بیٹی والے کو ہر بات مین طعنہ مارتا رہیگا۔ اور ایسی ہی بیٹی والا
بغرض انس و محبت اونمین کبھی پیدا نہین ہوتی۔ البتہ آج کل کچھ شادیان ایسی
جنمین یہ رسمیات قبیحہ زور نہین پکڑتین۔ ایسی شادیون کی تعداد بہت کم ہے۔
اق کو ہماری قوم سے برباد کرے اور ہمین خوشی کے ساتھ اتفاق کا پھل کھانے دیے
م کرتی چند طالب علم بی اے کلاس آگرہ۔

قابل توجہ قومی برادران آگرہ

ں کو آسان کروگے	تمہین وقت کا اپنی ویران کروگے	تمہین اپنی منزل کا سامان کروگے
پہ اگر بیان کروگے	چھپا دست قدرت مین زور قضا ہے	مش ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

فی زمانہ ہم اپنے ملک ہندوستان کے جس قطعہ زمین پر نظر ڈالتے ہیں اور جس شہر و قصبہ و دیہہ کی طرف
آنکھ اوٹھا کی دیکھتے ہیں ہمیں ہر فرد بشر اپنی قومی ترقی پر مائل اور اپنی ملکی بہبودی پر بدل متوجہ دکھائی
دیتا ہے جائے شکر ہے کہ ہمارے ملک میں قومی اخلاق نے اپنا گھر بنانا شروع کر دیا ہے اور ہر قوم
و ملت کی ذی شعور لائق و فائق اصحاب نے اپنی اپنی ڈیوٹی ادا کرنے کا بیڑا اوٹھا لیا ہے - یوں تو ہم
اس دنیا بھر کی رام کہانی سے ہزاروں رسالہ مرتب کر سکتے ہیں - مگر نہیں ہمیں اسوقت صرف
اپنی قوم کی بارہ میں کہنا ضرور ہے - جب کبھی ہم اپنی مختلف قومی بھائیوں کی نام اور اونکی قابل
تحسین کارروائیاں اپنی کسی قومی اخبار میں پڑہتے ہیں - ہم ناظرین کو یقین دلا کر کہتے ہیں کہ اوسوقت
جسقدر ہمکو خوشی ہوتی ہے اوس سے دو چند رنج ہمکو اپنی دوسرے خیال سے پہونچتا ہے - زیادہ
افسوسناک یہ بات ہے کہ ہماری خوشی میں سیکڑوں حصہ لینی کے لئی ہر جگہ و ہر وقت موجود
رہتے ہیں مگر بہ حیثیت کہ ہمارے رنج کا کوئی ساتھی نہیں - یہ ممکن نہیں کہ ہمارے آگرہ باشی بھائی
ایسی قومی اخبارات کو نہ دیکھتے ہوں اور یہ بھی قیاس سے باہر نہیں کہ اونکو مطالعہ سے اونکو
خوشی نہ حاصل ہوتی ہو - مگر کیا بقول شخصے ہنوز روز اول ہست کا معاملہ ہے - ایک طرح ہم اپنی
قومی اخبارات کو پولیس اور کین (دبیکار راجا) کہہ سکتے ہیں - اونکو چاہئے شرم ہے کہ اپنی خفتہ
قوم کو بیدار نہیں کر سکتے - مگر نہیں ہمارا یہ خیال سراسر غلطی پر مبنی ہے اون بیچارہ ونکا اسمیں کچھ قصور
نہیں وہ ہر طرح اپنی ڈیوٹی پر ہیں ہاں ہمارے آگرہ باسی بھائی خود قصوروار ہیں - ہم اونکو سے

اس تحریر کے ذریعہ سے ہمت دلا کر اونسے کہنا چاہتے ہین کہ اونکو اپنی نامی گرامی شہر کے کنہیا ڈوبانا
ڈبونا منظور نہو اور اوسکو دیگر شہر و قصبات کی مقابلہ مین حقیر بنانا منظور نہو تو اونہین لازم ہی کہ بغور
ملاحظہ اس آرٹیکل کے چوکنے ہو جاوین اور ہوش مین آجاوین کہ اونہین ایک بڑا اہم کام کرنا ہی - وہ
کیا کام ہے ؟ اے بہائیو ! یہ وہ کام ہے جسپر آپکی قومی فلاح کا دارمدار ہے یعنی ایک قومی سبہا کا
اپنی شہر مین قایم کرنا آپکا فرض قومی ہے - اگر آپ کی خون مین قومی جوش ہے تو قومی اصلاح
کے میدان مین آکر اوسکی موجودہ حالت خرابیون سے مقابلہ کیجئے - یہان شاید آپکا ہمتی سوال
ہوگا کہ ہماری قوم مین کیا خرابیان ہین جنکی دفع کرنیکے لئے ہم جانفشانی کرین - ای پیارے
عزیزو - آپ اسکا جواب ہم سے نہ دریافت فرمائی - ہمین اپنی قوم کی کوئی برائی ظاہر کراتی ہوئے
شرم آتی ہے - اسوجہ سے نہین کہ ایسا ظاہر کرنے مین ہماری قوم کی ہیٹی ہوتی ہے بلکہ اسوجہ سے
کہ جب تک آپ اوسکو رفع کرنے پہ کمر بستہ نہ ہون اوسکا اظہار موجب شرم ہے کیونکہ جب ہم اپنی قوم
کے کوئی خرابی ظاہر کرینگے اور پہر اوسکی دفعیہ کے لئی کمر ہمت نہ باندہینگے اور اوسکو ایک کان سنکر دوسرے
کان اوڑا دینگے تو ہمین یقین ہے کہ نہ صرف ہمارے قومی ریفارمر بلکہ دیگر اقوام لیڈرس
بہی اوس خرابی پر افسوس کر کر کے آپکو اور بہی زیادہ نظر حقارت سے دیکہینگے - اس لئے پہلے اگر آپ
ہماری اس درخواست پر خود نادم ہو کر ایک قومی سبہا کی قایم کرنے مین مستعدی دکہلائین تو پہر ہم آپکو
اپنی قومی خرابیان بخوشی بتلائین - اور ساتھ ہی اونکے دور کرنے کی تدابیر بہی بتلائینگے ہمارے

یہ آرٹیکل مثل ایک ٹرایل کیبل کے ہے اگر ہمکو اسمین کامیابی ہوئی تو ہمکو آیندہ بہت کچھ امید اپنی مطلب برآری کی ہے ۔ ورنہ بصورت ناکامیابی ہمکو صرف الوبھیکر افسوس کرنا پڑیگا ۔ اب ہمارے قومی بھائیون کو اختیار ہے کہ جیسا اونکو منظور ہو کرین ہم اپنا پہلا فرض ادا کر چکے اور پہرودو کے ساتھ چلتے وقت ایک مرتبہ پکار پکار کر کہتے ہین کہ ہمارے آگرہ باسی بھائیو آپکو اپنے شہر مین ایک قومی سبھا قایم کرنیکی اشد ضرورت ہے ۔ دنیا مین کیا ہے ایک روز شریر مٹی مین ملجائیگا صرف کرم آپکے ساتھ جائینگے ۔ اور انسانیت کو بچا کر قومی ہمدردی کے میدان مین کہڑے ہو ۔

راقم خادم قوم ۔ بابو لال ۔ مانی کی منڈی ۔ آگرہ ۔

التماس ضروری

بسبجکٹ کمیٹی تعلیم نسوان کی طرف سے عرض کرتا ہون کہ ارباب قوم ویش اپنے اپنے ضلع سے تحقیقات کرکے امور ذیل کی ایک ایک فہرست کمترین کو عنایت فرماوین تاکہ ہر امر کی بابت ایک ایک علیحدہ رجسٹر تیار کرکے کرجات ویش کانفرنس آیندہ مین پیش کیا جاوے اور اگر کسی امر کی ضرورت متعلق ہو تو اوسکا انتظام کرنے کی کوشش کیجاوے امید ہے کہ سکرٹری صاحبان و دیگر اوتساہی صاحبان اس درخواست پر توجہ کرکے حتے الامکان سعی فرماوین گے ۔

اوّل کن کن مقامات مین لڑکیون کی پاٹ شالائین قایم ہین ۔

دوم اون پاٹ شالاؤن مین کون کون پڑہاتا ہے ۔

سوم کون کونسی کتاب پڑہائی جاتی ہے ۔

چہارم سوا ستری سنے کے اور کیا کیا چیز سکہائی جاتی ہے۔

پنجم پاٹھ شالا مین کسقدر لڑکیان پڑہتی ہین۔

ششم نام اون صاحبان کے جو اپنی لڑکیون کو پڑہاتے ہین معہ تفصیل یعنی اگروال برلوال مہیشری وغیرہ وغیرہ۔

ہفتم نام اون صاحبان کے جو اپنی عورتون یا لڑکیون کو پڑہاتے ہین معہ تفصیل مذکورہ بالا کہ کیا پڑہاتے ہین اور خود پڑہاتے ہین یا کسی اور سے پڑہواتے ہین۔

ہشتم نام اون صاحبان کو جو اپنی لڑکیون کو مشن کی پاٹ شالاؤن مین پڑہاتے ہین۔

نہم کون کون صاحب کس کس مقام پر پاٹ شالا جاری کرنی چاہتے ہین اور کس وجہ سے جاری نہین کرتے۔ جو صاحب حسب معروضہ بندہ فہرست عطا فرمائینگے اجلاس کانفرنس مین نہایت ادب کے ساتھ اونکا شکریہ ادا کیا جائیگا۔

معروضہ کمترین رام سروپ اڈیٹر ویش ہتکاری سکریٹری سبجکٹ کمیٹی استری سکشا ویش کانفرنس

دیگر التماس ضروری

پرمیشر کی کرپا اور بزرگان قوم کی عنایت سے یہ خیال تو سب بھائیون کے دلون مین سما گیا ہے کہ قوم کو بربادی اور تباہی کے بہنور سے نکلنے کی کوئی تدبیر سوا استری سکشا کے نہین ہے اور خیال ہی نہین بلکہ اپنی لڑکیون اور عورتون کو پڑہانا لابدی اور لازمی سمجھنے لگے ہین اس غرض کے واسطے بہت سی کتابین بھی تصنیف ہوگئی ہین اور ہو رہی ہین۔ اب بہت بڑی دقت یہ پیش

جبتک پڑھانے والی عورتین ... نہ ہوتین کہ جس کی وجہ سے مجبوری ہے ... بالا سکے کہ پڑھانے والی عورتین تیار کی جاوین رفع نہین ہوسکتی اس لیے بہتر ہوگا کہ فیمیل نورمل اسکول کھولے جاوین اور ان مین بیکس بیوہ عورتون کو وظیفے یا خوراک و پوشش کا خرچ دیکر پڑھایا جاوے۔ اور ہر قسم کی دستکاری اور صنعت سکھائی جاوے مگر اسکے واسطے روپیہ کی ضرورت ہے اور اس انتظام کیواسطے تھوڑے سے روپیہ سے کام نہین چلیگا پوری رقم چاہئے کیونکہ ایسے اسکول ایک ہی مقام پر نہین بلکہ ایک ایک ضلع مین کھلنے چاہئین لہذا قوم کے فیاضان اور بہی خواہان کو جو تعلیم نسوان کو ضروری سمجھتے ہین اسطرف توجہ دلاتا ہون کہ اپنے اپنے ضلع سے اس کار خیر کیواسطے روپیہ کا انتظام کرکے فورًا فیمیل اسکول جاری کرین تاکہ استری شکشا کا پرچار بھی ایسا ہی ہو جاوے جیسا کہ تعلیم مذکور کی جسقدر خرابیان پھیلی ہین سب بآسانی دور ہو جاوین۔

معروضہ بندہ رام سروپ اڈیٹر و پبلشر آنریری سکریٹری سبجیکٹ کمیٹی تعلیم نسوان ویش کانفرنس

اشتہار

ہمکو لڑکیون کے سکول کے لیے ایک لائق و ہوشیار پڑھانے والی کی ضرورت ہے کہ جو دیوناگری حساب اور سینے پرونے کا کام بھی بخوبی جانتی ہو۔ ماہواری تنخواہ حسب لیاقت سولہ روپیہ (۱۶) تک دیجاویگی درخواست حسب پتہ مندرجہ ذیل آنی چاہئے۔ شیو لال سکریٹری گرمال سبھا۔ پلول۔ ضلع گڑگانوان۔

خوشی کی خبرین

ہم بڑی خوشی کے ساتھ اظہار کرتے ہین کہ راے بہادر لالہ نہال چند صاحب رئیس سہارنپور کے برادر خورد لالہ سری کرشن داس صاحب مرحوم جنت نشین کے فرزند مورخہ ۱۸ مارچ کو بوقت صبح پیدا ہوا

پرمیشور اس فرزند جگر پیوند کو زندگی بخشے اور آب حیات عطا فرماوے اس نور چشم کی خوشی
مین رائے بہادر بختاورچند صاحب نے پانچ روپیہ (ﷲ) سے اگروال اوپکارک کی امداد فرمائی
کہ جسکا اونکو بدل شکریہ بہیجا جاتا ہے یہ وہی رائے صاحب ہین کہ جنہون نے اپنی دلی خوشی سے
امرکا لفرنس گزشتہ کا بار اوٹھایا تھا۔ ایشور ایسے فیاض و خوش مزاج کی عمر دراز کرے۔

بڑے خوشی کا مقام ہے کہ لالہ تہاپچند صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ مظفرنگر نے کہ جو گزشتہ
مہاسبھا کی پریسیڈنٹ تھے اور ہمیشہ سے ذاتی فوائد مین اپنی دلی رغبت رکھتی ہین اور
جنہون نے پرکاش پشتک بنایا ہے اپنے فرزند ارجمند کی شادی مین جو کہ ۱۶ ار فروری کو واقع
ہوئی ایک ایسی کارروائی قابل تعریف کرکے بتلائی کہ جو سدہار کا سچا نمونہ ہے۔ انکی ہمدردی
رائے دامودرداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب رئیس دہلی تھے۔ وہ کارروائی یہ ہے
کہ اپنی ہمت و ذاتی خوشی سے کل فضول اخراجات کو روک کے عورتونکا مدرسہ قایم کرنے کے
لئے چار ہزار روپیہ عطا فرمایا اور ایک کمیٹی اوسکے انتظام کے لئے اوسیوقت مقرر کی گئی۔
اس فیاضی و دریادلی کا اثر اوسوقت ایسا ہوا کہ رائے دامودرداس صاحب (انکی ہمدردی)
اور گردہاری لال صاحب وکیل و میونسپل کمشنر دہلی نے جوکہ بڑے خوش خلق و نیک مزاج ہین
جوکہ اپنے فیس سے ایک ایک ہزار روپیہ اپنی طرف سے عنایت فرمایا یہ خوشی اور عطیہ انکا
قابل تعریف و یادگار ہے اسکا خلاصہ احوال جو ہمارے پاس پہنچ گیا ہے آیندہ ماہ کی پرچہ مین
چھاپا جاویگا۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہان کے کایستہ اصحاب نے ہولی کی موقعہ پر
شراب کو بالا طاق رکھا ہمارے ناظرین پر یہ حال تو روشن ہوگا کہ اس قوم مین اسکا بند

مزاج ہے کیا جاسکے ذاتی یعنی دلیشر ہمارے بہائیون کے بہی نوجوان لڑکی خاصکر بالک عزی دختالی
وپنجاب کے جوکہ صحت بلا بہنسکر اس بڑی چیز کا استعمال کرتے ہین اب بہی صحیح بیدار ہونگے
ہمارے ناظرین کو ہم اطلاعاً ظاہر کرتے ہین کہ بابو دوارکا ناتھ صاحب نے جوکہ بڑے پرچارک ہی
اور نیک خصلت والے صاحب ہین اور انکا علاج بہانپہ تند جادو کے اثر کرتا ہے ایک عام فائدے کے
واسطے ایک کتاب "آنند رسائن" کے نام سے بنائی ہے جسکا خلاصہ ریویو آیندہ ماہ کے پرچے مین
کرینگے اس کتاب کی قیمت پیشگی ۱۲؍ آنہ ہین علاوہ محصولڈاک - نوٹس اسکے تبرکے تشہا بہیجے جاتے
ہین جو اصحاب خریدنا چاہین اونکو بابو دوارکا ناتھ لاکہن کوٹہری اجمیر کے پتہ سے لکہنا چاہیئے

اجمیر مین انوکھی ہولی

زمانہ کی تبدل وتغیر سے اسجگہ ہی نہین بلکہ دوسرے شہرون مین بہی ہمارے بہائیون نے اس تہوار کو ایسا بگاڑ
کر دیا ہے کہ جسکے حالات لکہتے ہوئے قلم کا کلیجا چاک ہوا جاتا ہے اس تہوار پر انسانیت اور بےشرمی
نے تو ایسا اثر ڈالا ہے کہ حد سے باہر ہو جاتا ہین نہ بزرگون کا خیال اور نہ والدین ہمشیرہ کا سمجہا چہوٹے
منہ جو کچہ منہ مین آیا کہہ گزرے ہم تو آجتک یہی سمجہتے تہے کہ اس تہوار پر پورب شہر کے آدمی ہی سب سے
بڑہکر ہین لیکن جب بہت سوچ بچار کے دیکہا گیا تو اجمیر نے سب کو مات دیدی اول ہی اول ہم بہائی
بہیہن بہایشون کی کارستانی جو دیکہتے ہین تو جو کہ یہ قوم تمام قومون سے پاک تشا سمجہی جاتی ہے
ان کی کرتوت اس ہولی پر دوسری قومون کی ڈگری بڑہ چڑہکر دیکہتے مین آئے ہین گو یہ قوم
ہولیکون کی دہما مناسے امدجگت گرو بنے ہوئے ہین لیکن اس تہوار پر گردہیمائی کا پشتہ توڑ
مین بلا منانات بک اپنی منہ کو گندہ کر اپنی عزت برباد کرتے ہین اس قوم مین بہنگ پینا منا ہی نہین

لوسے ٹنکے لوسے بہنگ کو جما لیتے ہین۔ اسی ہولی کا ذکر ہے کہ ایک برہمن بہاشی نے سری مہادیو
جی کا سوانگ بہرا تھا مہادیو جی کی غذا بہنگ دہتورا ہوتی ہے خوب سی بہنگ پی گئی لگ بہوت رہا کہہ
ہاتھ مین سے پیچے سوال کرنے۔ لنگوٹی بڑی دہیج کے ساتھ ڈانٹ کر باندہا گیا اب نشہ کی ترنگ
مین ڈگمگاتے ہوا سکے گھوڑے پر سوار ہو کر چلنے لگے تو راستہ مین ایک گڑہا آیا عام آدمی ہی اگر کچھ
بڑھ جاتے ہین تو آنکہین گردن کے پیچھے ہو جاتی ہین پس پہلے تو بہو نگ تہی اب اسوقت سا کچہات
بہگوان سری مہادیو جی بہگے فوراً اس گڑہے مین گر گئے ان کے پیچھے کئی ایک گن بہی لگے ہوئے
ہنستے مل رہے تھے انکو گرا ہوا دیکہہ فوراً اوٹھا لیا خیر صلا پوچھی تو معلوم ہوا گڑہے مین گر جانے سے
بچا ایک قطرہ اوپر چڑہ گیا اپس لینے کے دینے پڑ گئے آپکو ہاتھون ہاتھ گھر پہونچایا گھر کے لوگ
ابتک سری مہادیو جی سے عرض کر رہے ہین کہ اسکو جلد آرام ہو۔ ولیش قوم مین بہی اس تیوہار پر
کچھ کمی نہین پائی جاتی سگروال صاحب ولیش تو معمولاً ہو کیا کرتے ہین لیکن جب سے گنگو جہگڑے کے باعث
سے بند کر دی گئی سو لتہمبا اور گہسیٹی مین پڑنے نے چینی پہیلی ہوئی ہے آنے سال پہر اوسی واہیات
کو جاری کرنے کی کوشش کرتے ہین لیکن سرکار نے چونکہ دسہرا کی ضمانت کی رنج لگا رکہی ہے اسلئے
کسی کی پیش نہین چلتی۔ مہیشری صاحبون نے ایک دو جگہ ویدک ریت کی ہولی جاری کی ہے جہان
کوڑا کرکٹ ڈالنے کے بجائے خوشبودار چیزون کا ہون کیا جاتا ہے شاباش اس ہمت کو جو سوال اج
ابتک گنگو کی چال چلتی رہتے ہین ہر سال ہولی نکال اپنے بہائیون کی حویلیون پر تورن ٹہوک بہوت سے
بچ جاتے ہین۔ چین بہا اجمیر ہے اس ہولی کے معاملہ مین ایک ٹکٹ نکالا گیا لیکن اوسپر جو سوال صاحب
نے کچھ بہی غور نکیا۔ اور ہولی نکالا پہر نکالا۔ اسوقت پر اگر انصاف سے دیکہا جائے تو ہمارے لوگ

لوگون نے بہت ہی بڑھکر کارروائی کی - ہولی کی پوجن تک کو چھوڑ سری جمن راج جی کے مندر ہی
مین ہون کیرتن کرتے ہین - انکا جہانتک شکریہ کیا جائے تہوڑا ہے - آخرکار ہم ہولی کے کہلاڑیون سے
یہ عرض کرتے ہین - کہ آپ اوسوقت کو دیکہو جب دیش کی دشا پر غور کیجئے بعد ہولی کی مواقع
گذشتہ سال جو تھا وہ اسسال نہین جو اسسال ہوا وہ آیندہ سال نہ دیکہین گے اس نیک موقع کو غنیمت
جان میل ملاپ کی کارروائی کیجئے اپنے مہذبانہ خیال رکھئے یہ تو آپ بہی گواہی دینگے کہ یہ
ہولی کا تیوہار کل برائیون کے سیکہنے اور سکہلانے کا سبب ہے اسلئے اب آپ خرافات کو چھوڑ کر
اس تیوہار پر کوئی ایسی کارروائی کیجئے کہ جس سے باہم میل ملاپ پیدا ہو

قیمت وصول شدہ بابت ماہ جنوری ۱۸۹۵ء

لالہ ہنسراج صاحب تراوڑی	سے	لالہ رگھبر دیال صاحب اورسیر میرٹھ	للعہ
لالہ سولک رام صاحب تراوڑی	سے	لالہ چندر سین صاحب میرٹھ -	سے
لالہ نرسنگ سہائے صاحب وکیل مظفرنگر	عہ	لالہ سکھدیو صاحب بیاور -	عہ
لالہ پریاگ داس صاحب ایجرالہ آباد	ہے	لالہ رام چند صاحب ولد عشق لال کرنال	عہ
رائے بہادر بابو شیام سندر لال صاحب دیوان کشنگڈھ	للعہ	لالہ رامچندر صاحب ایم اے آگرہ	عہ
لالہ راما نند صاحب ہیڈ کلرک لدہیانہ	صہ	لالہ پورنمل صاحب وکیل علیگڈھ	صہ
لالہ گنگا سہاے صاحب وکیل بلندشہر	صہ	لالہ لچھمی رام صاحب انبالہ	عہ
لالہ رام پرشاد صاحب بریلی -	سے	لالہ جگناتھ پرشاد صاحب مرادآباد -	عہ
سائیں داس لالہ صاحب لکھنؤ -	عہ	لالہ مدن موہن صاحب کشنگڈھ	عہ

لالہ شیام سرن صاحب امروہا	[illegible]
لالہ لیکھراج سالگرام داس صاحب دہلی	[illegible]
لالہ بھگوان داس صاحب دہلی	[illegible]
لالہ صاحب رام صاحب لوہ	۶/
لالہ کشن لال صاحب رامپور	للعہ/
لالہ رام چند رادھا کشن صاحب اجمیر	[illegible]
لالہ رام کشن صاحب گوکل داس اجمیر	[illegible]
لالہ دل سکھ رام صاحب سرپرا اجمیر	[illegible]
لالہ بشن لال صاحب اجمیر	[illegible]
لالہ رام دین صاحب کوٹہ	[illegible]
لالہ دیو رام صاحب کوٹہ	[illegible]
لالہ فقیر چند صاحب اجمیر	۶/
لالہ آنند سروپ صاحب رئیس میرٹھ	[illegible]
لالہ کاشی ناتھ صاحب لاہور	[illegible]
لالہ نند کشور صاحب بیاور	[illegible]
لالہ بلدیو داس شیو پرشاد صاحب اجمیر	[illegible]
لالہ جوتی پرشاد صاحب رئیس جگادھری	[illegible]

لالہ رام گوپال رام رتن صاحب مہاکو دوارا	[illegible]
لالہ رام چند صاحب مہاکر دوارا	[illegible]
لالہ رام سروپ صاحب ٹھاکر کیسو دوارا	ایضاً
لالہ رام پرشاد صاحب ٹھاکر دوارا	عہ/
لالہ بشمبر سہائے صاحب دہلی	[illegible]
لالہ گیان رام صاحب ملائی	صہ/
لالہ مرلی دھر صاحب انبالہ	للعہ ۱۲/
لالہ متو لال صاحب کانپور	[illegible]
لالہ پرشوتم نراین صاحب فتح آباد	للعہ/
رائے کشن لال صاحب غازیپور	ســـے/

(باقی آئندہ)

اگروال اپکارک

جلد ہ ——————— نمبر ۴

ایک ماہواری رسالہ بابت ماہ اپریل ۱۸۹۵ع جس مین مضامین اور خبرین متعلق قوم اگروال و دیگر
ویش قوم و بغرض انسداد رسومات بیجا شائع
ہوتے ہین

ترقی ہو بہ ہفتے مین مثال ماہ کامل کے	نکلتا ہے یہ مرتب ہو کے مضمون مسلسل سے
ترقی اور نشاۂ قوم کا ہم چہرہ دکھلاوے	مٹا دے ظلمت بدرسمی کو اپنی نور کامل سے

شرائط قیمت سالانہ

قیمت سالانہ پیشگی عہ بغیر قیمت پیشگی آنے کے پرچہ کسی کو روانہ نہین کیا جائے گا-

در مطبع معین الہند اجمیر مجمع سن مجان جمالی شد

اگروال اپکارک کے قاعدے

یہہ پرچہ اجمیر اگروال اپکارک سبھا سے ہر ماہ کی دسوین تاریخکو شایع ہوا کریگا۔

(۲) اس پرچہ مین اگروال و دیگر ویش قوم کے متعلق مضمون و خبرین شایع ہوا کرینگے۔

(۳) اس پرچہ کو مذہب و سرکاری معاملات سے کچھہ سروکار نہین۔

(۴) اس پرچہ کی پیشگی قیمت سالانہ ۱ بحضور اڈیٹر اگروال اپکارک کی نام آنا چاہئے۔

(۵) خط و کتابت و مضمون لالہ رامچند سکرٹری اگروال سبھا اجمیر کے نام بہ ثبت ٹکٹ لکھکر بھیجنے چاہئے۔

(۶) جو بچت ہوگی وہ اگروال و دیگر ویش قوم کے کامون مین خرچ کیجاویگی اور حساب سال کے آخیر مین چھپا کریگا۔

Approved Correspondent-

یعنی منظور شدہ مضامین بھیجنے والونکو پرچہ بلا قیمت دیا جاوے گا۔

وہ پانسو روپیہ کے انعام کا مستحق نہین سمجھا جائیگا۔

(۸) جنوری سنہ ۱۸۹۸ء سے ہمارے نوٹس کے بموجب بلا پیشگی قیمت آنیکے کسی کے نام یہہ پرچہ نہین بھیجا جائیگا۔

اشتہار چھپانے و بٹوانے والونکو اطلاع

اشتہار چھپانے و تقسیم کرانے والونکو لازم ہے کہ چھپوائی و تقسیم کرائی کی قیمت پیشگی بھیجدین ورنہ کوئی اشتہار وغیرہ تقسیم نہ کیا جاوے گا اور نہ مشتہر کیا جائیگا۔

اگروال اُپکارک

بھجن

تو کچہ کر اُپکار جگت مین تو کچہ کر او پکار۔ مَنش جنم اموّلک تم کو ملے نہ بار بار

بہو گئے بہو جن بہاسیکو بالی تہا نشی ابکا۔ کئی بین ہمنے مین ہو وینگے ساتہی تیری ٹیرا آجا

تلسے انکا کر تو سنگ سکہہ ہو سر دہر کار

التماس

ہماری سب اہل برادری سے دستبستہ یہ عرض ہے کہ وہ اگروال اپکارک کی ترقی میں حتی المقدور کوشش کرتے رہین اگر اونکی دلی منشا قوم کو فائدہ پہونچانے کی ہے۔ اونکو یہ بخوبی روشن ہوگا کہ یہ پرچہ ہر ایک ماہ کے اخیر مین آپ بہائیونکے خدمت مین پہونچایا جاتا ہے اور امید ہے کہ اسیطرح پہونچتا رہیگا۔ اگر اس مین کسی طرح کا نقص کسی صاحب کو معلوم ہو تو لازم ہے کہ وے اصحاب براہ مہربانی اسباب مین ضرور بالضرور اپنی پسندیدہ نا مشیر دیتجویز سے اطلاع بخشین تاکہ ہرطرح انتظام کیا جاوے ہمارے اون خریدارون سے کہ جنہون نے ابتک اسکا حساب بیباق نہین کیا ہے دست بستہ گزارش ہے کہ براہ مہربانی ضرور اسکی طرف رجوع ہون۔ اسمین شک نہین کہ نئی تجویز کے بموجب ایسے خریدار بہت کم مین۔ آپکا نیازمند منیجر اگروال اپکارک۔

ہمارے بھائیون کے حالات کہانتک بیان کئے جادین - ہمکو پرمیشور نے معلوم ہوتا ہے
اہل برادری کی عقل پر کیا پردہ پڑ رہا ہے کہ از حد بیان ہے - کیا یہ وہی مثل ہے کہ -
"جب ناش کالی بپریت بدی" - ہمارے ناظرین پر یہ روشن ہے کہ یہان اگروالون مین
ڈیڑھ دو ہزار گھسیٹی اور سولہ تہمبہ کے ہین اون کی طرف سے اندلون مین جیل
لنگوٹ کا میلہ ہوا کرتا تھا یہ صاحب آپس مین ایک دوسرے کے رشتہ دار ہین لیکن
عداوتین یا اور کسی بیوہار مین ایک دوسرے سے ہر طرح کی مخالفت ظاہر کرتے ہین یہ میلہ میل آپ
کے باعث کئے سال تک جاری رہا لیکن جب بہوٹ دیبی نے اپنا پورا دباؤ ڈالا تو
آپس مین انکے دنگہ فساد ہوتا رہا - جسکے بارہ مین اگروال ہتہا اجمیر کی طرف سے بنا ہونے
سے پہلے ایک اشتہار بہی اس مضمون کا نکلا تھا وہ یہ کہ ان لوگان ہنسی " کہ اگر آپ
اس میلہ کو جاری رکہنا چاہین تو آپ آپس مین رشتہ دار ہو کہ ایک دوسرے کی خاطر
تواضع کرین نہ کہ لکڑی لوٹہے چلاؤ - نہین تو سرکار انگریزی بہادر - کو اس میلہ کو بند کرنا
پڑے گا لیکن وہان کون سنتا تھا - گنگوریون کے ڈہول کے سامنے تُرہی کی آواز " آخر ابہی
سال خوب لڑے مارپیٹ ہوئی سزائین پائین جسکا بیان اگروال ادبکارک - کے
پرلے پرچون مین چہپ چکا ہے - آخر کار سرکار نے ان کا راستہ بدل دیا جس سے آپ
اب انکو میلہ کرنا منظور نہین - وہی نشہ چڑہ رہا ہے روپیہ کی دہول اوڑ رہی ہے - ہر
سال وکیل دیوتا وغیرہ کی خدمت کرتے ہین - لیکن دل منشا پوری نہین ہوتی -
اے بہائیو ذرا غور کا مقام ہے - فضول روپیہ کیون برباد کرتے ہو - جیسے کہتے ہین

بیوقوف لوگ قانون دانون کو دولتمند Fools make lawers rich بناتے ہین آپس کی پھوٹ مین کیا کھین اچھا نتیجہ نکلتا ہے - اور کیا ایسے صورتوں مین سرکار بلا خلاف کرے کی صرف سرکار نے ایکا راستہ کئی والون کا کینہ دنگہ فساد بند ہوتا نہ دیکھ کر بدلا ہے، میلہ بند نہین کیا ہے - اگر آپ اپنا بھلا چاہتے ہین تو کسی عقلمند بیدار مغز شخص کو بیچ مین ڈالکر برادرانہ طور سے رضامند کر لیجئے چاہئے - تاکہ آپکی دلی منشا پوری ہو نہ کہ روپیہ کی بربادی کرین - اور جیسا کہ ہمنے سنا ہے کہ گھسیٹی والون نے دس ہزار روپیہ جھگڑے کے لئے جمع کیا ہے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ ایسے مخالفت انگیز کام کرنے والے کے لئے اتنا روپیہ فراہم کرنا بالکل بے فائدہ ہے - اگر ہمارے بھائی کوئی قومی دہرم شالہ مع پاٹھشالہ یا فنڈ جاری کرین تو ہر صورت سے مفید المطلب ہو - اگر آپکو اپنی حالت سدہارنا ہے تو ایسے فضول کامون مین روپیہ ہرگز صرف نہ کرین ہمکو جو برادرانہ طور پر جتلانا تھا تو ویسے ہی ہمنے اپنی رائے پیش کر دی ہے - اچھا ہے کہ اس روپیہ کو جو بڑی مشکل سے کمایا جاتا ہے اور ساتھ ہی ایسے انسان بھی بڑی مشکل سے ملتے ہین اسکو نیک کام مین لگا دین - یہ یاد رکھین کہ جھگڑا لگانے والے بہت ملتے ہین لیکن فائدہ دیکھنے والے بہت کم ہین

آگہی برائے اہل برادری

یہانپر جب سولہ تمبہ گھسیٹی کے جیل وگنگور بندہی مودیانہ گلی وسرافان پول کی چلی

لنکو ٹھیک ٹھیک ادھی ڈھنگ پر نکلنے لگے ہیں اور کچھ ہوا ویسی چلتی ہے اسی طرح ہوتے ہوتے پرانی رسم بجالی ہے حالانکہ دونوں محلہ والے راضی خوشی تیار کرتے ہیں لیکن جہالت کے باعث کچھ روز بعد گھسیٹنے والے تمسخر کا سا خیال پیدا ہونا ممکن ہے لہذا اسلئے ہماری یہ عرض ہے کہ دسہرہ اس موقع پر پورا پورا اسیکا آپ کا اظہار کیا کرین اور خاصکر ایسے موقعوں پر مستورات کا کچھ ٹھیک ٹھیک انتظام نہیں ہے یہانکے باشندے کئی طرح کے آدمی دیکھا کہ آجکل ایسے بحر جہالت مین غرق ہو رہے ہین کہ اپنے بھائیونکی عورتونکی مٹی عزیز کرنے و عزت بگاڑنے کو خود آمادہ رہتے ہین اور غیر اشخاص کو کہ جنکا ایسے میلہ مین کچھ سروکار نہین ہے عزت بگاڑنیکا موقع دیتے ہین۔ ہماری رائے مین اسوقت مین ایسے موقع پر عورتون کا بھیجنا ہی نہ بھیجنا سب ہے ساتھ ہی اسکے یہان کے باشندونکو اپنی عزت کا ضرور خیال رکھنا چاہئے اب وہ زمانہ نہین ہے کہ پرانے زمانہ کی آزادی جو کہ راجپوتانہ مین کئی سال سے رائج ہے عورتونکو دیجاوے۔

جناب ایڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار گوہربار مین جگہ دین۔ قومی دسہرہ کا عملدرآمد ہونا بسبب نہ ہونے واقفیت وید اور شاسترون کے جو حال کہ اس ملک مین صدہا سال سے کئی اقسام کے باعث سے چلا آتا ہے کچھ ذاتی دستور العمل کسی نہ کسی طرح سے ماننے کے قابل نہین ہے منجملہ کے دسہرہ کا مقاصد و مطالب شروع مین تو اچھا تھا لیکن صدہا سال تک

ایسے پیرایہ سے وہ قواعد ایسے بدل گئے ہین کہ اون کا اصلی مطلب خبط ہو رہا ہے کہ جسکو ڈھونڈھنا
اب محال ہو گیا ہے ۔ اب اس ملک مین امن امان ہو تی جاتی ہے ۔ علم کو ترقی ہوتی ہے
اور اہل ہنود کا انگریزوں سے ہمارے برادران کے دل و طبیعت مین ایک قسم کی بالش
پلٹ ہو گئی ہے و نیز ہمارے ملک کے مختلف حصون کے ہندو بھائی اپنی اپنی قوم کی درستی کرنے
کی کوشش کر رہے ہین لیکن اہل ہنود کی حالت اور اہل ملک کی حالت سے ثابت ہوتا ہے
کہ وہ بھائی رسوم کے استعمال کو نہیں ہٹایا کرتے ہین ۔ خواہ اون کا نتیجہ اچھا ہو یا برا ۔
یہی سبب ہے کہ ریفارم عملی طور پر قومی خیر خواہان کی کوشش ہونے پر بھی نہین کر سکتے لکچر
وقصہ کہانی اور کئی اقسام کے کتب بہتری کی خاطر وقتاً فوقتاً لکھے جاتے ہین اور چھاپے
جاتے ہین لیکن مطلق رائگان ہوتے ہین ۔ جیسے چکنے گھڑے پر پانی کی بوند ۔
لہذا اب اسبات کی ضرورت ہے کہ ہمارے دیش کے اگوے دولتمند بھائی آپ
کچھ کرین لیکن افسوس اونمین سے بہت سے اصحاب تو بوجہ بدقسمتی جہالت کے بحر مین
غرق ہو رہے ہین اسوجہ سے بہتری کر کے دکھانا اور دیگر اقوام کے لئے نمونہ بننے
کی ہمت نہین رکھتے ہین ۔
بتاریخ ۱۶ فروری سنہ ۱۸۹۵ع کو دہلی مین ایک شادی ہوئی جسمین دونون اطراف کے سمدہی
بڑے عہدے و رعب والے اصحاب تھے لالہ نہال چند صاحب رئیس مظفرنگر دولہ کے والد تھے
اور لالہ دامودر داس صاحب رئیس دہلی دلہن کے ۔ لالہ نہال چند صاحب کہ جو ان امور
مین ورائے سرکاری مین اپنی لیاقت کے لئے مشہور و معروف ہین جب کہ انہون کا کمیشن

شروع ہونیوالا تھا تو سرکار بھاوے نے ممالک مغربی و شمالی سے انکو انتخاب کیا - آپ نے
سبھ رتی پرکاش نامی ہندو شاستر کی ایک پستک بنائی ہے اور یہ صاحب گزشتہ دیش
سبھا میں جو کہ سہارنپور میں منعقد ہوئی تھی پریسیڈنٹ انتخاب کئے گئے تھے لالہ داسودا
صاحب اوس اگروال خاندان نسل میں ہیں کہ جو لوٹ خانہ والوں کے نام سے مشہور ہیں
اور راجہ دینا ناتھ صاحب کے پوتے ہیں - بی اے امتحان پاس کئے ہوئے ہیں اور پنجاب
میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدہ پر مقرر ہیں حسب قوانین و قواعد و رواج باشندگان
دہلی اپنی لڑکیوں کی شادی اوس شہر کی چہار دیواری کے باہر کرنا نہیں چاہتے
لیکن یہ مسلم کا ظہور ہے کہ جب سے ان دونوں صاحبان میں اتفاق ہوا - لالہ نہال چند صاحب نے
اپنے سب سے بڑے فرزند ارجمند کی شادی ۱۸۸۰ء میں کی تھی جس سے پہلے چھوٹے بہیر
باغباڑی آتش بازی اور کئی فضول رسم رائج تھیں ان صاحبان نے صرف ان رسوم
کو بند کرنے کی کوشش زبان ہی سے نہیں کی بلکہ نمونہ بنکر اوس وقت سے اب تک اپنی لڑکے
لڑکیوں کی شادی میں ہر طرح کی بہتری کرتے رہے ہیں - اور اوسکا نتیجہ وہ ہوا ہے کہ اون
بد رسوم کو ضلع بھر میں کوئی استعمال میں نہیں لاتا ہے بلکہ بالکل ناواقف ہوگئے ہیں -
آپکی یہ رائے رہی کہ فضول اخراجات مطلق بند کر دیجاویں اور اون کے عوض عمدہ باتوں میں
روپیہ صرف نہ کیا جاوے ہر ایک شادی کے موقعہ پر آپنے علمی ترقی کے لئے نذر صرف کیا
کسی نہ کسی باعث سے اس ملک میں تعلیم مستورات کی طرف نہ تو اوسکے باشندگان کا
خیال تھا نہ سرکار بھاوے کا لیکن پادریوں نے اپنا زر اور قوت کو مستورات کی تعلیم کے پھیلانے

مین لگایا ہے اس سے ان کا مطلب ہندوستانیون کو عیسائی مذہب مین ڈالکر اپنا غرض پورا کرنیکا ہے۔ دہلی قدیمی زمانہ سے بھارت ورش مین ایک بڑا بھاری مشہور و معروف شہر ہے۔ در اصل پانڈو و راجہ جدہشٹر نے اسکی بنیاد ڈالی اور اسکا نام اندر پرست تھا مسلمان بادشاہون کے عہد مین یہہ بھارت ورش کا دار الخلافت تھا تجارت مین تمام ہندوستان کے اوپری حصہ مین یہہ ایک ہی شہر ہے اس مین دو لاکھ آدمیون کی آبادی ہے لیکن مستورات کی تعلیم کے لیے سوائے پادریون کے کوئی بھی سرکاری یا دیسی مدرسہ نہین ہے لالہ صاحب مذکور نے بڑی عقلمندی و دور اندیشی سے اس مفید المطلب بات پر توجہ فرمایا اور اس شادی کے موقع کو پاکر اس شہر کے معزز ممبران اصحاب کا خیال اس مفید المطلب امر کی طرف کھینچنا چاہا۔ لالہ خالچند صاحب موصوف نے اس کام کے لیئے ہم ہزار روپیہ عطا فرمایا اور ایک کار کن کمیٹی مستورات کا مدرسہ قائم کرنیکے لئے اور اوسکے متعلق کل امور کا انتظام کرنیکو مقرر کی گئی۔ اس عطیہ کو دوسرے اصحاب نے ایسے جوش کے ساتھ منظور فرمایا کہ اوسی وقت اوسی جگہ لالہ دامودر داس صاحب دولہن کے والد اور لالہ گردہاری مل صاحب وکیل میونسپل کمشنر نے جیب خاص سے ایک ایک ہزار روپیہ مدرسہ مذکور کے کھولنے کو عنایت فرمائے۔ اب اس طرح امید ہوتی ہے کہ کچھ عرصہ مین ہر ایک محلہ کے اصحاب اپنے اپنے یہان مستورات کا مدرسہ کھولینگے اور اپنے دختر کو جو کہ مشن اسکول مین مبتلائے غیر مذہب والون کے (یعنے عیسائیون کے) انعام سے کہ جو دو دو روپیہ لڑکیون کو ملتے ہین قائم رکھے جاتے ہین بچاکر ذلت کو نہین اوٹھاوینگے۔ ستر تصنیف نے ایک بڑائی بتاونگا

ایڈیٹر دک آریہ درپن شاہجہان پور۔

نوٹ

ہم لالہ متھراچند صاحب کا اس کام کے لئے جقدر شکریہ ادا کریں تھوڑا ہے ان صاحب سے جو کہ ایک سچے ذاتی خیرخواہ صاحب ہیں ایسی امید تھی لالہ صاحب موصوف نے مہاسبھا مستورات کی تعلیم کے رزولیوشن کو عملی طور پر جیسا کہ چاہئے کر دکھایا۔ پریسیڈنٹ واگو نے ذاتی سدھار میں ایسے اصحاب کا ہونا نہایت ہی ضرور ہے۔ جو کہ دیگر اصحاب کے لئے ایک نمونہ بننا چاہیں۔ ساتھ ہی اسکے باشندگان دہلی خصوصاً لالہ دامودر داس صاحب ولالہ گردھاری لال صاحب بھی کہ جو قابل شکرگزاری و مبارکبادی کے ہیں ہمارے عرض نیازانہ یہ ہے کہ وے اس کو بحفاظت تمام رکھتے ہیں تن من دھن سے کوشش کرتے رہیں۔ اوسیطرح اور دیگر ولیش صاحبان سے ہماری یہ گزارش ہے کہ وے اس رزولیوشن پر ضرور غور فرماویں اور اسکے متعلق ضروری کتب کے تیار کرنے میں کبھی خاموش نہیں اور مہاسبھا کے ہر ایک رزولیوشن پاس شدہ اسی طرح عملی طور پر استعمال کرنے میں مصروف رہیں گے

وقف نامہ

مبلغ پچاس ہزار روپیہ منجملہ اپنی جائداد مکفولہ کے جسکی تفصیل ذیل میں درج ہے اغراض تعلیمی کے لئے علیحدہ کرتا ہوں اس پچاس ہزار روپیہ کے سود سے دو امور کا نفاذ ہوگا۔

اول مبلغ پچاس روپیہ ماہوار واسطے قایم کرنے اینگلو ورنیکولر مڈل اسکول شاہ آباد میں دئے جاوینگے اور ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن سے یہ استدعا کیجاویگی کہ وہ پچاس روپیہ ماہوار

کی امداد گورنمنٹ سے لاکر شاہ آباد اسکول ورنیکولر قائم کر دیوین۔

دوم بقیہ منافع تابع شرائط دستاویز ہذا وظیفہ و پرورش و تعلیم ہمارے ہی قوم ہنود والیمس کے طلبا مین خرچ کیا جاوے۔ سوم اس ٹرسٹ کی ٹرسٹیان حسب ذیل ہونگے۔

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع کھیری و ہردوئی۔ راجہ بلبھدر سنگھ صاحب تعلقدار بیہوہ رئیس ضلع کھیری یا ایک سینئر ڈپٹی کلکٹر بہادر قوم ہنود جو ضلع ہردوئی مین رہے۔ سیٹھ ہردوارکا داس صاحب رئیس لکھیم پور۔ پنڈت لالتا پرشاد صاحب وکیل بابو گوری شنکر صاحب وکیل پنڈت بیلارام صاحب ڈپٹی کلکٹر

چہارم یہ ٹرسٹیان تاحین حیات خود اس کام کو انجام دیونگے اگر انمین سے کوئی حسب تمنا کہین چلے جاوین یا خدا نخواستہ کوئی اور اتفاق پیش ہو تو باقی ٹرسٹیان ملکر اون کی جگہ پر دوسرے کسی صاحب کو جو لایق اور قوم ہنود سے ہون اون کو بجائے اونکے مقرر کر لیوین۔ مگر یہ ہمیشہ خیال ملحوظ رہے کہ دو صاحب ساکنان و رئیس ضلع ہردوئی جس مین ایک صاحب تا امکن ہو سکے شاہ آباد کے ہون اور جبکہ جلسہ ٹرسٹیان مین کسیوجہ سے نااتفاقی ہو تو اوسوقت مین فیصلہ کثرت رائے کا مانا جاویگا۔

پنجم جو رقم اسکے لئے علیحدہ کیجاتی ہے اوسپر اسوقت مین مطمئن نہین ہون کہ کسطور پر اوس سے کونسی عمدہ جائداد خریدی جاوے یا کس طریقہ پر یہ روپیہ لگایا جاوے جو نفع بخش ہو اور محض اپنی تنہا رائے کو کافی نہین سمجھتا ہون لہذا اس امر کو کمیٹی کی رائے پر چھوڑتا ہون کہ جسطور سے اسکا انتظام مناسب سمجہین وہ عمل مین لاوینگے۔ مگر اسوقت مین جو روپیہ لگا ہی اوس کی ذیل مین صراحت کیجاتی ہے۔

نمبر	نام اوس شخص کا جس کے پاس روپیہ ہے	تعداد زر اصل	تعداد زر سود	کیفیت
۱	ہرپرتاپ سنگھ و جگوپال سنگھ	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	
۲	رام نیواز وغیرہ	[illegible] ہزار		
۳	محمد لطف اللہ خان	[illegible] ہزار	[illegible]	
۴	راجہ بجید سنگھ تعلقہ مہیوہ	[illegible] ہزار	[illegible]	
۵	ڈگری تعدادی [illegible] ابتدائی بنام راجہ رگھوراج	[illegible]		
	میزان کل	[illegible] ہزار	[illegible]	

ششم تاحیات اپنے مین اس وقف کا کاروائی متعلقہ کا لائف سکریٹری رہونگا اور کسی شخص کو اختیار میری موقوفی کا نہین ہوگا یہ سرمایہ مستقل اور دوامی رہیگا اور اصل سرمایہ کو کوئی شخص کسی حالت مین نقصان نہین پہونچا سکتا۔ اور نہ منتقل کر سکتا ہے صرف اسکا منافع لائق خرچ کے ہوگا لیکن اس شرط سے کہ ایک بیسوان حصہ منافع کا سالانہ ہمیشہ کے لئے پس انداز ہوتا رہیگا اور اصل سرمایہ مین شامل ہوتا جائیگا اور بعد ہمارے ہمارے خاندان مین اگر کوئی شخص اہل و لائق ہو تو بجائے ہمارے ممبر و لائف سکریٹری ہوگا اگر کوئی لڑکا میرے پیدا ہو تو منجملہ خاندان مین پیدا ہوا ہو مین اون لڑکون کے واسطے کافی جائداد نہ چھوڑ جاؤن تو اونکی تعلیم بھی اسی روپیہ سے آیندہ عمدہ طور پر ہوگی۔ لہذا یہ وقف نامہ بخوشی خاطر خود بدرستی ہوش و حواس تحریر کر دیا کہ آیندہ کو واسطے بموجب اسکے عملدرآمد ہوتا رہے المرقوم ۲۲ جنوری ۱۹۰۶ء

دستخط شیو بخش رائے لکھیم پور- کھیری

نوٹ

یہ صاحب بڑے اوستائی مین اور ایسے صاحبون کی ہمت کو شاباش ہے لالہ شیو بخش بخش ایسے صاحب ایک بڑے محقق پرش ہین ۔ یہ اقرار نامہ اون کا سچا جوش ظاہر کرتا ہے ۔ اگرچہ بہتر ہی کہ اگر خلاصہ قواعد کے ساتھہ ہمارے پاس بھیجین تو بہت اچھا ہو ہمارے ملک کے بھائیون کو ایسے کام جب سپرد کئے جاوین تو بڑی خبرداری اور ہوشیاری کے ساتھ حساب رکھنا چاہئے اور اوسے برابر چھپوانا چاہئے ۔

کارروائی جلسہ کمیٹی ترقی اگروال سبھا فیض آباد منعقدہ ۱۰ فروری سنہ ۱۸۹۵ء

بر مکان بابو ہری سنگہ صاحب

(۱) اول چونکہ بابو کھنلال جی صاحب اسسٹنٹ سکریٹری بوجہ عدیم الفرصتی شریک جلسہ نہین ہوتے ہین چنانچہ باتفاق رائے حاضرین جلسہ بابو چھیدی لال صاحب اسسٹنٹ سکریٹری بجائے اون کے مقرر کئے گئے و بجائے بابو چھیدی لال صاحب لالہ شنکر سہائے صاحب اسسٹنٹ سکریٹری مقرر کئے گئے ۔

(۲) رسالہ اگروال اوپکارک بابت ماہ جنوری روبرو حاضرین جلسہ پڑھکر سنایا گیا صاحبان مندرجہ ذیل نے اوس کی خریداری منظور فرمائی ۔ بابو ہری سنگہ صاحب ۔ لالہ لڈو مل کدار ناتھہ صاحبان ۔ لالہ رام سندر لال صاحب صراف ۔ بابو چھیدی لال صاحب ۔ لالہ دیبی پرشاد صاحب ۔ لالہ رام اوتار صاحب صراف ۔ لالہ ماتادین صاحب ۔ لالہ ستیہ نرائن سہائے صاحب ساکن گنج

لالہ سہائے مل صاحب صراف - لالہ نراین داس صاحب چوک - لالہ رام دیا صاحب کھتری رکابگنج

(۳) رسالہ دیش ہتکاری بابت ماہ جنوری ۱۹۰۵ء و کارروائی جلسہ سوم ویش کانفرنس بمقام سہارنپور پڑھ کر سنائے گئے - و نیز کارروائی جلسہ اگروال ہتکارنی سبھا گورکھپور سنائی گئی - تمام حاضرین جلسہ سنکر محظوظ ہوئے - اور پرمیشر سے پرارتھنا ہے کہ اس ارادہ کو پورا کر کے جلد کامیابی دلوے

(۴) جلسہ کمیٹی منعقدہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۴ء میں یہ قرار پایا تھا کہ ایک فہرست رسمیات شادی یعنی دستور العمل مرتب کر کے جلسہ آیندہ میں داخل کیا جاوے مگر وہ مکمل ہو کر داخل نہین کیا گیا لہذا حاضرین جلسہ امروزہ کی یہ رائے ہوئی کہ لالہ سندر داس صاحب و لالہ رام داس صاحب و لالہ پاٹھدین صاحب و لالہ رام سہائے صاحبان کمیٹی فیصلہ کنندہ دستور العمل مذکور آیندہ جلسہ مین مرتب کر کے پیش کرین اور بعد منظوری حاضرین جلسہ و اصحاب برادری عملمین آویگا =

آپکا چھیدا لال سکریٹری -

ہم بڑے افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہین کہ تاریخ ۲۵ فروری کو لالہ بیجناتھ صاحب اکبر آباد اور بعد ازان بدقسمتی سے ایسی قومی خیرخواہ لالہ بھگوانداس صاحب رئیس کوچہ بیداس دہلی نے اس دنیا سے کوچ کیا - ہمکو معلوم ہوا کہ لالہ بھگوانداس صاحب چلتے پھرتے اپنی بھائیون کو دیکھتے ہوئے کوچ کر گئے کہ بس اب اس دنیا سے جاتے ہین - ان جیسے صاحب ہماری بخوبی واقفیت ہے انکا قومی جوش بیشک قابل تعریف تھا - امید ہے کہ انکی کمیٹی ایسی ہی ہمدردی قوم کے ساتھ ظاہر کرتے رہینگے - پرماتما دونون اصحابکو ست گتی کرے اور پسماندونکو صبر عطا کرے -

شکریہ ہم - لالہ شیولال صاحب سکندرآباد کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ انھون نے اپنی چھوٹے بھائی کی شادی مین فضول خرچی کو نہ ہونے دیا حسب ذیل دان کیا - [illegible]

یتیم خانہ بیلی - ولیش کالنرلس میرٹھ - دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور - اگروال ایکارک ویش
بدروٹنگ ہاوس لاہور -

ہم لالہ رگھوناتھ صاحب جنکے ہیرکو بڑا کا جتنا شکریہ ادا کرین تھوڑا ہے کہ جنہوں نے پرچنکی امداد کیواسطے
صہ رقم مرحمت فرمایا واقعی قوم -- کی سچی ہمدردی اسیطرح ہوتی ہے - آپ کوٹہ مین ایک
بڑے مشہور و معزز صاحب ہین -

ان دنوں مین ہمارے یہان نامی سیٹھ سوہاگ مل جی جینا اوسوال کی دختر کی شادی
ہتی جیسا کہ سندھی پہونچا کو ہنکے باعث شہر مین ایک جلوس ہو رہا ہے برات کشن گڈھ سے
سیٹھ سوہاگ مل جی جینا مرحوم سابق دیوان شہر مذکور کے یہان سے آگئی طرفین بڑے نامی
گرامی رئیس ہین امین ضرور کچھ نامورئی پیدا کرینگے - جیساکہ سیٹھ لوگونکا قاعدہ ہے - ہم سیٹھ جی صاحب
کو اس موقع پر وہ نیک باتون کی صلاح ذیل بتلادینگے کہ جو ان کی ناموری کا باعث
قیامت تک ہوسکتی ہون بشرطیکہ وہ ہمارے ناچیز راؤن مین سے کسی پر عمل کرین
سیٹھ صاحب کو اس غنیمت موقع پر لازم ہے کہ وہ برادری کے فائدہ کے لئے ایک اچھا
مکان تعمیر کروادین جسمین برادری کی جیونار وغیرہ کی پوری گنجایش ہو اور اس مکان مین
وہ سامان رکھا کرے جسکی ضرورت جیونار مین اکثر ہوا کرتی ہے - سامان ہر قومی بھائی کو
حسب ضرورت بلاتکلف دیدیا کرین یا شادی کا ایک ایسا فنڈ کھولدین جسمین سے اون
ذاتی بھائیون کو جو بسبب غربت اپنی لڑکیونپر روپیہ لیتے ہین - امداد دے - یا ایک
ایسا دوامی خانہ کھولدین کہ (جیسا بالاجی وا کا ناتھ صاحب نے کہ جنکا شکریہ جتنا ادا کرو

مصرف کمیٹی یتیم

تو اچھا ہے جسمین غریبونکا علاج مفت ہوا کرے۔ یا ایسی
سرائین کہ جسمین عام مسافر آکر آرام کرین۔
یا یتیم خانون کی امداد کرین (جیسے یتیم خانہ فیروزپور وغیرہ وغیرہ) ہمارے ملک مین بہت روپیہ
مین بہت کچھ حصہ کہ جو یہ آپ طوائف کے ناچ و آتش بازی چھوڑنے کی فضول خرچیمین
مین صرف کرتے ہین اگر مندرجہ بالا تجاویز مین سے کسی کو انجام دین تو کیسی اچھی بات
ہے۔ ورنہ فضول خرچی تو بود ہی ہوگی۔

امید ہے کہ سیٹھ صاحب اپنی زندگی بہتر ہی کے سلسلہ کو مین نیک کام کرکے
اگروال اپکارک مین اپنی تعریف کرنے کا موقع دینگے۔

اڈیٹر اگروال اپکارک۔

رسید بابت ماہ فروری سنہ ۱۸۹۵ء

لالہ بیجو لعل صاحب اکاونٹنٹ جبلپور — [illegible]
لالہ بھگوان داس صاحب سیر نصیرآباد — [illegible]
رائے بہادر گنگا رام صاحب اگزیکیٹو انجنیر لاہور — [illegible]
لالہ نرائن داس صاحب آگرہ — [illegible]
لالہ منوہر لال صاحب دہلی — [illegible]

بابت ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء

لالہ اشنی لال صاحب وکیل منصفی بلند شہر
لالہ [illegible] صاحب [illegible] گورداسپور
لالہ نول کشور صاحب [illegible]

باقی آئندہ

اگروال اپکارک

جلد ۷ — نمبر ۵

ایک ماہواری رسالہ بابت ماہ مئی ۱۹۰۵ء جس میں مضامین اور خبریں متعلق قوم اگروالہ

و دیگر ویش قوم و بطریق امداد

ہمہ سہمات بدر شائع ہوتے

ہیں ۔

یہ پرچہ ہر مہینے میں مثال ماہ کامل کے ترقی اور رفاہ قوم کا ساعی ہو کے لیے		نکلتا ہے مرتب ہو کے مضمون مسلسل سے مٹا دے ظلمت بدرسمی اپنے نور کا سے

نرخ قیمت سالانہ

قیمت سالانہ پیشگی ۱؎ بغیر قیمت پیشگی آنے پہلے پرچہ کسی کو روانہ نہیں کیا جائیگا

در مطبع معین الہند اجمیر بزیور انطباع مزین شد

اگروال اپکارک کے نئے قاعدے

یہ پرچہ اجمیر اگروال اپکارک سبھا سے ہر مہینے کی دسوین تاریخکو شائع ہوا کریگا۔

(۲) اس پرچہ مین اگروال و دیگر ویش قوم کی متعلق مضمون وخبرین شائع ہوا کرینگے۔

(۳) اس پرچہ کو مذہب و سرکاری معاملات سے کچھ سروکار نہین۔

(۴) اس پرچہ کی پیشگی قیمت سالانہ ۱ر مہینہ ایڈیٹر اگروال اپکارک کے نام آنا چاہیے۔

(۵) خط وکتابت و مضمون لالہ امیچند سکریٹری اگروال سبھا اجمیر کے نام بہت صاف لکھکر بھیجنے چاہئے۔

(۶) اجو بچت ہوگی وہ اگروال و دیگر ویش کی انمونت خرچ کیجائیگی اور جتنا سال کا اخیر مین چھپا کریگا

Approved Category

یعنی منظور شدہ مضامین بھیجنے والون کو یہ پرچہ بلا قیمت دیا جائیگا۔

اور وہ پانسو روپیہ کے انعام کا مستحق سمجھا جائیگا۔

(۷) جنوری ۱۹۰۵ سے ہمارا نوٹس کے موجب بلا پیشگی قیمت آپکے پاس نام یہ پرچہ نہین بھیجا جائیگا

اشتہار چھپانے و بٹوانے والون کو اطلاع

اشتہار چھپانے و تقسیم کرانے والونکو لازم ہے کہ چھپوائی و تقسیم کرائی کی قیمت پیشگی بھیجدین ورنہ کوئی اشتہار وغیرہ تقسیم نہ کیا جائے گا اور نہ مشتہر کیا جائیگا۔

اشتہار۔ ہمارے یہان اگروال و ویش کی کتابین بزبان ہندی موجود ہین قیمت فی کتاب ۲۶ علاوہ ڈاک محصول کے ہے جس صاحب کو خریداری منظور ہو قیمت معہ ڈاک محصول روانہ فرماوین اگروال اپکارک کے پرانے پرچے بھی ہمارے یہان موجود ہین ایک آنہ پرچہ قیمت معہ محصول ڈاک مقرر ہے جتنے پرچہ منگانا منظور ہو منگا سکتے ہین اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو تو ہم سے خط وکتا

اگروال اپکارک

بھجن

تم مسنو دین کے ناتھ ہمنے ایک بیری　　اب کرپا کرو بھگوان شرن مین تیری
یہ داس آپکی چرن شرن مین آیا　　رکھہ لیجے دین کی لاج پشوپتی رایا
ویش کل مین چہار ابندہ دو کر دین دیری　　اب تو کرو بھگوان شرن مین تیری
ویش کل ہت جو چہو کرو اوپکارک سبھی پیت　　کر پرچار شبہ ریت کو تیاگو سبھی کو ریت
سب بھجن مل کرو بچار کیونکر ہو ویش کل ادہار　　سبکو دیکھو ہمدشٹی بھاؤ تاسے بڑہی پریت اپار

التماس

ہمارے سب بھائیون سے یہ التماس ہے کہ دے ہمکو جب ماہ کا پرچہ اونکے پاس کسی سبب سے نپہونچے فوراً اطلاع دین تاکہ دوبارہ بہیجا جاوے ورنہ خریداری کی کاہلی کے ہم ذمہ وار نہین ہین اور ساتھہ ہی اسکے جب کسی بھائی کا ایک جگہ سے دوسری جگہ تبادلہ ہو تو فوراً اطلاع دین اور اپنے اپنے شہر و قصبہ جات کی قبیح رسومات کا مختصر حال لکھکر بہیجین اور وہان کے حالات سے ہمکو وقتاً فوقتاً اطلاع دین تو مین نوازش ہوگی ✤

جناب اڈیٹر صاحب متعلق مختصر کارروائی اوپدیشک ارسال ہے بشرط گنجایش درج رسالہ اگروال اپکارک فرمائے —

نمبر	نام مقام	تاریخ	کارروائی
۱	سہرنہ ضلع [illegible] وہ	۱۱ فروری ۹۵ع	اغراض ویش کانفرنس اصحاب قوم نے پابندی دستور العمل اور رضامندی ظاہر کی۔
۲	میرٹھ	۱۲ فروری	ایک شادی مین لکچر دیا جسمین طوائف وغیرہ تمام فضولیات کے نقصان دکہلائے گئے۔
۳	تھانہ بہون ضلع [illegible]	۱۵ فروری	دو روز چوک بازار مین دو لکچر جسکا اثر سامعین پر اچھا پڑا
۴	سکندرآباد ضلع بلندشہر	۱۷ فروری	اصحاب قوم سے ملا اور اغراض ویش کانفرنس ظاہر کیے
۵	بلندشہر	۱۹ فروری	اصحاب قوم کا جلسہ منعقد کرایا جسمین بالاتفاق حاضرین جلسہ نے منشی دیبی پرشاد صاحب کی تشریف آوری پر تیاری دستور العمل کا وعدہ فرمایا۔
۶	خورجہ ضلع بلندشہر	۲۳ فروری	اصحاب قوم نے آیندہ دورہ مین دوبارہ دستور العمل تیار کرنے کا وعدہ کیا ہے کیونکہ پہلا دستور العمل لوگون کے خلاف ورزی کرنے سے بیکار ہو گیا۔
۷	علیگڈہ	۲۶ فروری	اگروال سبھا از سرنو قایم کرائی اور دستور العمل کی دوبارہ تجدید کرائی بابو پرنل صاحب وکیل نے دو روپیہ کانفرنس کو عنایت کی۔
۸	سانسنی ضلع علیگڈہ	۱ مارچ	دستور العمل تیار کرایا اور اگروال سبھا قایم کرائی یہاں

			یہاں والوں نے منڈی کا کاج قطعی بند کر دیا ہے
۹	اترولی ضلع علیگڈھ	۱۵ مارچ	دستور العمل ہوا ہے جو تمام ملک کا ادھار ہوا ہے گو وہاں پر سبھا ہے کے فوائد بطور لکچر بیان کئے
۱۰	متھرا		اصحاب برادری سے ملا اور اغراض ویش کانفرنس ظاہر کئے یہاں پر دستور العمل تیار ہو گیا ہے اور بڑے زور و شور سے سبھا وغیرہ کے جلسہ ہوتے رہتے ہیں مگر نمونہ علی درست کا مثل صادق آرہا ہے۔
۱۱	بندرابن		اگر وال سبھا قایم کرائی اور دستور العمل کے تیار کرانے کا اصحاب قوم سے وعدہ کرایا
۱۲	تحصیل چھاتا ضلع متھرا		اگر وال سبھا قایم کرائی اور دستور العمل تیار کرایا۔
۱۳	دار الخلافت آگرہ		اگر منشی سرت پرچا پر مضامین لکھ دیا اور ایک اور ضمیمہ اگر وال سبھا قایم کرائی اور دستور العمل مختصر تیار کرایا تاجاکی منڈی باجکنج مہتی گنج وغیرہ مقامات میں تحریک کی۔
۱۴	فیروزآباد ضلع آگرہ	۲۰ اپریل	اغراض ویش کانفرنس ظاہر کئے اگر وال سبھا یہاں کے باہمی نفاق کی وجہ سے سست ہو گئی ہے اوسکی نقص رفع کرنیکی کوشش کی گئی مگر ناکامیابی ہوئی

نمبر شمار	نام مقام	تاریخ	کارروائی
۱۵	شکوہ آباد ضلع مینپوری	۱۸ اپریل	دوارکا دہیش جی کی منڈی یا کہیان دیا موسائن سر لوا گروال سبہا کی جلسہ جاری ہونیکی اصحاب قوم نے شرکت کی اور اون لوگون نے اقرار کیا کہ ہم ماہواری سبہا کیا کرینگے پہر دوبارہ نظر ثانی کرا کر دستور العمل منظور کرایا -

کمیٹی مین ۲۲ اپریل کو ادوہ آیا - بابو مدن موہن لال صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ شکوہ آباد کے دولتخانہ مین فروکش ہوا - آپ جلیل القدر معزز خاندان سے ہین آپ کے بزرگون نے شاہ دہلی اور شاہ اودہ کے ہان سے بڑے بڑے اعزاز حاصل کیے ہین - بابو نیک چند صاحب کا خاندان مشہور ہے آپ اوسی گلشن شرافت و ریاست کے گل خوش رنگ ہین آپنے اپنی خاص توجہ اور کوشش سے اصحاب برادری کا وقتاً فوقتاً جلسہ کر کے ابتک امور ذیل پاس کرائی ہین اور آئندہ وقتاً فوقتاً حسب موقع بقیہ امورات ترمیم طلب اصلاح پذیر ہونیکے لئے بہی کوشش فرمانیکا ارادہ رکھتے ہین -

امورات مجوزہ کمیٹی

اول کھیر معہ پیسون کی بہنیک جسمین سوائے فضول خرچی کے کوئی فائدہ قومی نہ تہا قطعی بند کی گئی -

دوم وزن تیل - جو ایک سیر تک ہوتا تہا اور معمولی انسان کی خوراک سے بہت زیادہ مقدار ہونے سے اوس شیرینی خراب جاتی تہی جسمین سے سوائے زیر باری میزبان کے اور کوئی فائدہ نہ تہا اوسکی مقدار ڈیڑہ پاؤ شیرینی وغیرہ کی مقرر کی گئی ہے

سوم چہاک پر ۔ نقدی دینے کی کوئی حد مقرر نتھی اور اسکی وجہ سے حرص اور طلب زیادہ ہی زیادہ ایک سو ایک روپیہ مقرر کیگئی اور یہ ایک حد ایسی باندہی گئی جس سے کوئی بھی تجاوز نہین کر سکتا کمی کا اختیار ہے۔

چہارم سہوڑ یعنی ماہلی ۔ اسکی بھی کوئی تعداد نہونے سے شرا شرہی کی وجہ سے لوگونکو نہایت دقتین پیش آیا کرتے تحصین باب اسکی مقدار وہی رکھی گئی جو کہ چہاک مین آوے یعنی ایک سو ایک روپے سے زیادہ کی حاجت نہوگی۔

پنجم ۔ تلک کی رسم بہی بہت ہوگئی تہی اسکی ساتھہ تہالی کٹورہ وغیرہ لوگ اضافہ کرنے لگ گئے تہی ۔ وہ بخیال رفاہ قوم فی کس ایک روپیہ نا پل یک محدود کر دی گئی اس سے زیادہ کوئی نہین دیسکتا کمی کا حسب حیثیت اختیار ہے۔

ششم تعداد برات ۔ اسکی خرابی لوگون کو ظاہر ہے کہ مثل افواج روس و روم والی دختر کے یہان چڑہائی ہوتی ہے ۔ بلا خیال طاقت مقدرت والی دختر کے محض اپنی ثروت او سلطانت دکہلانیکی غرض سے بالتعداد برات لے جاتی ہین اخیر کار دونون فریق مین اس وجہہ سے رنج ہو جاتا ہے کثرت تعداد کے سبب بد انتظامی بہی پیش آجاتا ہے ۔ بدین نظر اسکی تعداد زیادہ سے زیادہ ڈہائی سو اشخاص مقرر کیگئی بشرطیکہ شہر کے شہر مین جاوے یا براہ خشکی روانہ ہو ورنہ دو سو سے زیادہ کسی حالت مین نہ ہوگی ۔ بشرطیکہ ریل مین جاوے اور باہر شہر کے جاوے

نوٹ اگر والی پسر اسکی خلاف ورزی کر کے زیادہ برات لیجائیگا تو والی دختر تعداد مقررہ

سے زیادہ کو ہرگز مہانداری مین شریک نکریگا اونکی خوراک وغیرہ کا تمام بار زیادہ لیجانے
والے پر پڑےگا۔

ہفتم۔ تنبالی و گنڈورہ۔ جو کہ والی پسر والی دختر کے دروازہ پر جو کچہ بابت آتی تہی تمام برادری مین
تقسیم کیا کرتا ہے اسمین فضول خرچی کے علاوہ خلاف دہرم شاستر
ناجائز رقم اون لوگون کو دیجاتی ہے جنکو اوسکا لینا واجب نہین اسلئے
قطعی بند کی گئی۔

ہشتم جو نچہاورین حجام کو دیجاتی ہین اوسمین بہی غیر محدود خرچ ہوتا تہا اگرچہ یہ
رقومات خفیف ہین۔ لیکن اندک اندک بہم شود بسیار باین خیال اسکی حد بہی مقرر
ہونا ضروری تہا۔ لہذا ہر ایک نچہاور مین والی پسر ایک روپیہ اور والی دختر آٹہ آنہ سے
زیادہ دینے کا مجاز نہین رکہا۔

سوالات پاس شدہ ذیل کے ساتھ شادیون جو ماگہہ پہاگن سمبت ۱۹۸۱ کے سہالگ مین ہوئین ہین پوری
پوری تعمیل ہوئی ہے اور آیندہ سہالگون مین بہی پوری پوری تعمیل ہونیکی امید قوی ہے اسلئے
شمس آباد کے اگروال بہائیون کی یہ عملی کارروائی فی الواقع قابل تحسین ہے کہ جو کچہ زبان سے نکالتے
ہین کرکے دکہلا دیتے ہین ہے۔ دوئی باشد مخالف قول و فعل راستان باہم۔ کہ گفتار قلم باشد رفتار
قلم پیدا۔ پرماتما آپ لوگون کی ہمت اسی طرح ہمیشہ بڑہاتا رہے۔ گردہاری لال اوپدیشک

ویش کانفرنس

نوٹ اوپدیشک صاحب بہت سرگرمی کے ساتہہ کام کرتے ہوئے نظر آتے ہین لیکن جہان تشریف

لیجاوین انکو مناسب ہے کہ جتنے لکچر ہو سکین وین اور ولیش ہا ہر ہاکے انتظامیہ کمیٹی کے ممبر بنے
مناسب طور سے جس قسم کے مدد کی ضرورت ہو لین ہر ایک شہر یا قصبہ مین کون کون سے
ولیش مین ہو سکتے ہین مع مفرزیا شخاص کی فہرست کے اوسکے ہر دیمی پاس بھیجین کس کس جنکی کہان کہان
تجارت ہوتی ہے کون کون سی بیری رسم اور فضول کہان کہان پر بڑھی ہوئی ہین اطلاع
بخشین اور پبلک ممنا کی اس قسم کی کوشش سے ضرور فائدہ ہوگا افسوس ہے کہ فیروز آباد ضلع
آگرہ مین بہوت دیہی کا راج ہو رہا ہے اس معاملہ مین تفصیل چاہتا ہوں آئندہ ہم خلاصہ طور پر نصیحت
آمیز مضمون شائع کرینگے۔

شکریہ

ہم لالہ بیجا ناتھ صاحب پیشکار عدالت رہتک کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین کہ جنہون نے اپنی
فرزند ارجمند لالہ کاشی ناتھ کے انٹرنس کی امتحان مین پاس ہونیکی خوشی مین ۱۰ر سے
اگروال اوپکارک کی امداد فرمائی۔ پرمیشور انکے لڑکے کی ہر طرح سے ترقی کرے اور قوم ہمیشہ
اونکی خواہش پورا وے۔ لالہ گنگا سہاے صاحب ٹرینی انولنس لوز ضلع گوڑگانوہ کا بھی تہ دل سے
شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہون نے اپنی دختر کی شادی کی خوشی مین کہ جو سنی کو ہوئی پانچ روپیہ
سے امداد اگروال اوپکارک کی فرمائی پرمیشور دولہا دلہن کو فرحت بخشے۔

جناب اڈیٹر صاحب چند اشعار قومی ہمدردی کے جو اسوقت ناقص طبیعت مین آئی ہین
تحریر کرکے ارسال خدمت ہین امید کہ اپنے رسالہ مین جگہ دیکر ممنون فرمائین۔

قوم کی درد شا

مخمس

نام ونشان توسنے وفا کا مٹا دیا ٭ نقشہ ہے دل مین توسنے جفا کا جما دیا

بغض وحسد کا قوم مین ڈنکا بجا دیا کیون سوسے ہوسے فتنہ کو توسنے جگا دیا

اسے قوم کسنی تجہکو ہے جاہل بنا دیا

عزت کو اپنے خاک مین توسنے ملا دیا

ہر قوم سے بڑہکر تیرا جاہ وجلال تہا ہمدردی کرنا قوم کی تجہ مین کمال تہا

ہرایک تیرے سامنے کرتا سوال تہا ڈالا ہان سپہ توسنے محبت کا جال تہا

ان ساری باتونکو توسے دل سے بہلا دیا

عزت کو اپنی خاک مین توسنے ملا دیا

ہرایک کو سمجھے ہتی برادرکے برابر دریائے محبت تہا سمندکے برابر

کیا بات کوئی بیٹھے تیری برکے برابر ہوتا ہے کہین خارگل ترکی برابر

میدان جنگ آنکہون سے ہم کو دکہا دیا

عزت کو اپنی خاک مین توسنے ملا دیا

باقی نہین تہا نام ہی کچھ غرور کا خیال قوم تجہکو تہا نزدیک ودور کا

اب سبکو توسنے فن بغاوت سکہا دیا

عزت کو اپنی خاک مین توسنے ملا دیا

امید تہی بہولونکو تو راستہ بتائیگی بدفعلیون سے اسے قوم تو سبکو بچائیگی

سمجھے نہ تھے یون سفت مین دولت گنوائیگی یک لخت محبت کو تو دل سے بہلائیگی

بغض و حسد کی ناؤ کو اب تو چلا دیا
عزت کو اپنی خاک مین تو نے ملا دیا

بازو ہمت کو توڑ کے قوم لوٹ کر — بیٹھی ہے کار خیر سے تو منہ کو موڑ کر
افسوس راہ راست کو بالکل ہی چھوڑ کر — بغض و حسد کو ہاتھون مین لیا ہے دوڑ کر
خون حسد کو آنکھون سے خوب بہا دیا
عزت کو اپنی خاک مین تو نے ملا دیا

سوئی ہے کہان جاگی قسمت تیری اے قوم — چھینی ہے غیر قومون نے ثروت تیری اے قوم
کرتے تھے شب و روز جو خدمت تیری اے قوم — افسوس وہی کرتے ہین ذلت تیری اے قوم
ہنستی ہوئی کو تو نے ہی اب تو رلا دیا
عزت کو اپنی خاک مین تو نے ملا دیا

نیکی کا نام دل مین ہے لیتا نہین کوئی — امداد کسی کو یہان دیتا نہین کوئی
عبرت کی بات اب تو ہے سہتا نہین کوئی — ہو کر کے پانی شرم سے بہتا نہین کوئی
جاگی ہوئی قسمت کو یکایک سلا دیا
عزت کو اپنی خاک مین تو نے ملا دیا

اے قوم سیم و زر سے ترا مال کیا ہوا — ہر ایک علم و فن کا وہ کمال کیا ہوا
وہ مرتبہ وہ جاہ وہ اجلال کیا ہوا — کیسا تھا پہلے حال اور اب حال کیا ہوا
خود ہی نے ساری قوم کا تختہ ہلا دیا

عزت کو اپنی خاک مین تونے ملا دیا

وہ تیری کبر و فخر کا زمانہ کہان گیا — وہ صنعت و ہنر کا زمانہ کہان گیا
وہ فتح اور ظفر کا زمانہ کہان گیا — تدبیر کارگر کا زمانہ کہان گیا
تخم بدی کو جابجا یہان پر بوا دیا
عزت کو اپنی خاک مین تونے ملا دیا

ہر علم و فن کا اب یہان کامل نہین کوئی — ایک صنعت کی ہنر کا بھی عامل نہین کوئی
سچ تو یہ ہے کہ تجھسا بھی غافل نہین کوئی — مشہور تجھسا خلق مین جاہل نہین کوئی
کیسا نشہ یہ تجھکو کسی نے پلا دیا
عزت کو اپنی خاک مین تونے ملا دیا

جاتا رہا وہ وقت تمہارے کمال کا — باقی نہین ہے نام بھی جاہ جلال کا
آپسمین تم کو شوق مگر ہے جدال کا — یہی سبب ہوا ہے تمہارے زوال کا
طبیعت کو شفقت سے بھلا کیون ہٹا دیا
عزت کو اپنی خاک مین تونے ملا دیا

دیکھو جدھر آنکھ اوٹھا کر جدال ہے — ہر سمت ایک لڑائی ہے ہر سو قتال ہے
ناحق کی بحث اور نئی قیل و قال ہے — ہم کو اگر ہے کچھ تو اسی مین کمال ہے
سب مہر و مروت کا رستہ بھلا دیا
عزت کو اپنی خاک مین تونے ملا دیا

آگاہ دم کی آمد و شد سے جو ہوتے تم   عمر عزیز اپنی نہ اسطرح کھوتے تم
نیکی کا بیج کھیت مین دنیا کے بوتے تم   غفلت کی نیند مین نہ اسطرح پڑے سوتے تم

افسوس ہے کہ مفت مین کیا کیا لٹا دیا
عزت کو اپنی خاک مین تونے ملا دیا

اے شمس روک لے تو قلم کی زبان کو   زیادہ نہ طول دے تو اب اس کلام کو
کیا کیا خرابیون کی تو روئے گا جان کو   دکھلایا فوٹو کھینچ سارے جہان کو

انجام کار بند تجھے سا جتا دیا
عزت کو اپنے خاک مین تونے ملا دیا

راقم رام سرن داس نائب مدرس قصبہ بروت - ساکن ہاپور

اگروال اُپکارک

پروپکاری ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے انسان کی تعریف ہی نہین بلکہ اس سے دھرم کا ہر وابستہ کام و جو کشن منسوب ہوتی ہین - اگروال اُپکارک ماہ جنوری سنہ ۹۵ع مین جن پروپکاری ملک کے خیرخواہان کا ذکر کیا گیا ہے اوس سے ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا کہ ہمارے ویش قوم مین اب بھی کیسی کیسی پروپکاری مہاتما لوگ موجود ہین ہم اونکو یقین دلاتی ہین کہ انہین پروپکاری صاحبون کی بدولت ہماری قوم پر بھی ہمارے نیک پرسن ہو رہی ہین ویسے تو امن جیسے صاحب کی کار نمایان قابل داد ہے مگر ذیل صاحب لوگ خاص شکریہ کے مستحق ہین - سرمان رائے راد ہاکشن صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ پٹنہ جنہونے

صوبہ بہار کے اون طالب علموں کو وظیفہ دینے کا وعدہ کیا ہے جو انٹرنس سے بی اے تک
پڑھنا چاہتے ہین - ۲۰ بیس ہزار روپیہ جدا کر رکہا ہی - (۲) مسرمان بابو ہری سنگہ صاحب
تعلقہ دار رئیس فیض آباد نے اجودہیا جی مین ۲۶ ہزار کی لاگت سے ایک دہرم شالہ بنوائی
ہے - (۳) سیٹہہ بہاری لال صاحب و کیشن چودہری رئیس مرزاپور نے پچاس ہزار روپیہ لگا کر ایک
دو منزل دہرم شالہ الہ آباد اسٹیشن ریلوے پر بنوای ہے - (۴) رائے بہادر سیٹہہ سورج مل
صاحب مارواڑی رئیس کلکتہ نے سری بدری نراین جی کے راستہ مین لچھمن جہولا اور
موضع چٹرا و علاقہ شنہاوالی مین ایک لاکہ روپیہ لگا کر پاٹ شالہ جاری کری - (۵)
سیٹہہ ناتہو رام صاحب نے نبا ضلع سیتاپور مین پچاس ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک
پاٹ شالہ جاری کی - (۶) سائنم رام رتن رام گوپال صاحب رئیس ٹہاکر دوارہ ضلع مراد آباد نے
ٹکرکوٹ کی راستہ مین ایک پل اور ٹہاکر دوارہ مین دہرم شالہ بنوائی ہی - (۷) مسرمان سامو
جواہری لال صاحب رئیس چہاونی فیروزپور نے پچیس ہزار روپیہ کے سرمایہ سے دہلی مین ایک
پاٹ شالہ جاری کی - (۸) بمقام آگرہ بابو گنگا سرن صاحب منصرم جج خفیفہ الہ آباد و سکریٹری
کائسٹ کانفرنس کی کوشش سے ویش بورڈنگ ہاوس بنا (۹) پاکپٹن کے اگروال صاحبون نے ایک
دہرم شالہ بنوائی جسمین پچاس ہزار روپیہ صرف ہوا ہوگا (۱۰) رائے شیو پرشاد صاحب اسسٹنٹ کمشنر دہلی
نے اون غریبون کو جو بوجہ مفلسی اپنی دختر کی شادی نہین کر سکتے سو روپیہ دینے کا وعدہ کیا - (۱۱)
لالہ بنجاو سنگہ صاحب سکرٹیری اگروال سبہا سہارنپور نے ایک ہزار روپیہ صرف کر کے شمشان گہاٹ
بنوایا - اے قوم کے خیرخواہو ہم جہانتک ان کی تعریف کرین تہوڑی ہے

سنتے ہیں کہ فلاں ساہوکار نے سیکڑوں ہزار روپیہ رنڈی پر و آتشبازی باغ بہار
بکھیر دیا جو روپیہ نہیں صرف کیا تو ہم بکتے کی حالت میں رہجاتی ہو۔

حال میں بمبئی میں سیٹھ سنو بہاگ مل صاحب نے اپنی دختر کی شادی میں قریب ڈیڑھ لاکھ کے روپیہ
صرف کیا جسکا مفصل حال آیندہ پرچہ میں درج ہوگا۔ لیکن اگر کوئی ہمسے یہ سوال کرے کہ اس ڈیڑھ
لاکھ میں سے کسقدر روپیہ اپنی و دیگر قوم کی بہبودی میں صرف کیا تو ہم کو لاچار کہنا پڑیگا کہ
ایک حبہ بھی نہیں۔ یہاں کی اگروال سبھا نے سیٹھ صاحب کی خدمت میں ایک خط بھی ارسال کیا
لیکن سیٹھ صاحب نے شادی کی دھوم دھام میں اوس خط کو پکڑ کر گدی کے نیچے دبا دیا اور اب تک
خبرے نباشد۔

سنسکرت مہابھارت کا اردو ترجمہ

ارباب دانش و بینش پر مخفی نہیں ہے کہ قدیم ایام سے وید ویاس کرت ایک مشہور مقدس کتاب ہے جس میں
صرف ہندوستان کے بہادر دلیر سورما راجاؤں کے حالات درج نہیں ہیں بلکہ اونکے طریق عمل
راستبازی وغیرہ کے حالات مفصل لکھے ہیں بھگوت گیتا جوگیان کی تعلیم کے لئے بینظیر کتاب
ہے اسمیں شامل ہے۔ اب چونکہ اسوقت میں اردو زبان مروج ہے تو ضرور ہوا کہ اسکا ترجمہ
اردو زبان میں ہو جاوے۔ مگر ایسے شخص جنکو سنسکرت واسطے واقفیت تام حاصل ہو اول تو ہیں
نہیں اور اگر ہیں۔ تو عدیم الفرصت۔ مگر شکر ہے کہ اس کام کو جناب منشی سری رام صاحب البتہ
ماتھر دہلوی نے انجام کو پہونچایا۔ یعنی تمام مہابھارت کا ترجمہ اردو عبارت میں کر دکھایا اور جناب
بابو امید سنگھ صاحب وکیل مالک مطبع ودیا درپن و اخبار اینس ہند میرٹھ نے بنظر رفاہ عام الصفحہ
لتہہ اسکو چھپوانا شروع کیا۔ ہو بہو تصویریں بیچ بہادری کے مشہور حسرت آمیز خاکے کھچے ہوئے ہیں

صاحبان ہنود کو عموماً اور دیگر اصحاب کو اسکی ایک ایک جلد خریدنا ضرور ہے۔ منجملہ ۱۸ پرچہ کی دو پرچہ ابتدائی چھپکر تیار ہو گئے تیسرا پرچہ زیر طبع ہے قیمت پرچہ وار رکھی گئی ہے اور کل جلد کے خریدار سے ۵ للعہ روپیہ لی جاینگے اور جو آخر جون ۱۸۹۵ع تک قیمت بھیجیگی عنایت فرمائینگے انکو جلد بہ نسبت سستے رہین دے جاینگے اور تیار شدہ پرچہ فوراً انکی پاس بھیجے جاینگے۔ اور جو تیار ہوتے جاینگے روانہ ہوتے رہینگے۔ قیمت آدھ پرچہ جنمین دنیا اور دو شجرے خاندان کورو پانڈو کے اور سورج بنسی کے بھی شامل ہین ۱۲ اسکا پرچہ ۲ محصول ڈاک ذمہ خریدار شایقین منگا کر ملاحظہ فرماین اور انصاف کی نظر سے دیکھین کہ ہمارا بیان کہانتک صحیح ہے۔

اشتہار

یہ پرچہ ہندی اور اردو زبان مین علحدہ علحدہ چھپتا ہے۔ جیسا منگانا منظور ہو مہربانی فرماکر بذریعہ تحریر اطلاع دین اور اگر قوم کی بہبودی منظور ہو تو اسکی اشاعت مین کوشش کرین۔ اس پرچہ مین قوم کی بہبودی کے لئے عمدہ عمدہ باتین نصائح اور بیوپار کی متعلق چھپا کرتے ہین ماہواری ہوا اسکی قیمت ۱۲ عہ ششماہی رکھی گئی ہے جو کہ بنام منیجر آگرمال ایجارک کے آنا چاہئے۔

المشتہر

رام چندر منیجر آگرمال ایجارک اجمیر

الرسول الحکم

ایک مہیدی درکش [illegible] علیہ السلام سے [illegible] اور [illegible]

و دیگر [illegible]

و صلیات بد شایع

ہوتے ہیں

یہ پرچہ مہینہ میں متعلق [illegible] کے — لکھتا ہے مرتب ہوکے مضمون مسلسل سے

ترقی و عہد فلاح قوم کا باعث ہو جو — شاد سے ظلمت ہے سبھی اسپنے نور کا اس سے

شرائط قیمت سالانہ

قیمت سالانہ پیشگی ۲ بغیر قیمت پیشگی آنے تک پرچہ کسی کو روانہ نہیں کیا جاوےگا

در مطبع معین الہند اجمیر بزیور انطباع مزین شد

اگروال اُپکارک کے نئے قاعدے

یہ پرچہ اجمیر اگروال اُپکارک چھپا ہر ماہ کی دسویں تاریخ کو شائع ہوا کریگا۔

(۲) اس پرچہ مین اگروال و دیگر ویش قوم کے متعلق مضمون و خبرین شائع ہوا کرینگے۔

(۳) اس پرچہ کو مذہب سرکاری معاملات سے کچھ سروکار نہین۔

(۴) اس پرچہ کی پیشگی قیمت سالانہ زر مقدر [illegible] آنہ بمعہ محصول ڈاک ہے اور بذریعہ منی آرڈر اگروال اُپکارک کے نام آنا چاہیئے۔

(۵) خط و کتابت بنام [illegible] اگروال سبھا [illegible] بھیجنے چاہیئے [illegible]

(۶) پرچہ [illegible] پیشگی [illegible] کیا جائیگا

[illegible] مضامین بھیجنے والون کو [illegible]

[illegible] سمجھا جائیگا۔

[illegible] پرچہ کے [illegible] ستی [illegible]

نہین سمجھا جائیگا۔

(۶) جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے ہمارے نوٹس کے بموجب بلا پیشگی قیمت دینے کے کسی نام یہ پرچہ نہین بھیجا جائیگا۔ اشتہار چھپوانے و بٹوانے والون کو اطلاع اشتہار چھپوانے و تقسیم کرانے والونکو لازم ہے کہ چھپوائی و تقسیم کرائی کی قیمت پیشگی بھیجدین ورنہ کوئی اشتہار وغیرہ تقسیم کیا جائیگا اور نہ مشتہر کیا جائیگا۔

اشتہار

ہمارے یہان اگروال جاتی کی کتابین بزبان ہندی موجود ہین قیمت فی کتاب ۲ پائی علاوہ ڈاک محصول کی ہے جسکا جی چاہے منگا لے [illegible] قیمت مع ڈاک محصول روانہ فرماوین

اگروال اُپکارک کے پرانے پرچے بھی ہمارے یہان موجود ہین ایک آنہ فی پرچہ قیمت مع محصول ڈاک [illegible] جنکو پرچے منگانا منظور ہو منگا سکتے ہین

کسی سبھا کو [illegible] ہو تو ہم سے

اگروال اُپکارک

بھجن

بھین دان گیان کا دیو پربھو۔ ہین اپنی شرن مین لیو پربھو۔ رہون دُشٹ گُونسے ہمین نیارا۔ شبھ شیل نُشتونکا پیارا۔ من میا تیری شرناگت ہو۔ میرے ہردے مین گیان پرکاشت ہو۔ کردے دور تو سبکا اندھکار۔ تا تین سو جھین ہمکو سدا اُ۔ سوارتھ چھوڑ کرین اوپکار

تبھر ہین اونکی اونتی کا ہے پیار۔

سبندہ کی ضرورت

چونکہ ہر قوم مین وقتاً فوقتاً جب سبھائین ہوتی ہین عملی کارروائی کی ضرورت ظاہر کیجاتی ہے جو واقعی ٹھیک ہے لہذا ہمکو اس قاعدہ کی تکمیل مین ایک ایسے لڑکے کی ضرورت ہے کہ جسکی عمر ۱۲ سال سے کم نہو اور گوتر اوسکا گرگ نہو شریف اور تحصیل علم مین دلی رغبت رکھتا ہو والدین اوسکی سبھا کے قواعد کی پابندی کرنا منظور کرتے ہون یعنی لفظ سبندہی کے معنی کو سمجھکر محبت کا اظہار کرنیوالے ہون اور گھر کے خوشحال ہون لڑکی کی عمر سات سال کی ہے جس صاحب کو یہ سبندہ کرنا منظور ہو ہم سے خط وکتابت فرماوین ۔

ایڈیٹر اگروال اُپکارک

اگروال اُپکارک

ہمکو یہان کچھ حال نصیرآباد کی چھاونی کے اگروالونکا تحریر کرنا ہے جو ہمنے ایک شادی مین

کہ جو حال مین ہوئی دیکھا ہے - یہان پر اگر وال مہیشوری اوسوال سراوگی وغیرہ ایک ہی
دہرہ مین اور جسکا جسکے ساتھہ بیوہار ہے نیوتا دیا جاتا ہے شادی کی معمولی کارروائی کو
پھوڑکر جو جو خرابیان وہان دیکھنے مین آئین ہم ہدیۂ ناظرین کرتے ہین اور امید کرتے ہین
کہ وہان کے باشندے اس پر غور فرماکر ضرور کچھہ بندوبست کرینگے - دوسرے روز کی بڈہار کو
کیا دیکھنے مین آیا کہ معمولی جیمنے کے بعد دولہ کے خاندان کے بوڑھے بزرگ ہوشیار ہکے
روبرو اسطرح پر جا جمع ہوئے کہ خدا جانے وہان کیا کر دکہاوینگے اسکے پتلین تقسیم کرنے
لڑکی والے کو یہ خوف تھا کہ کہین ایسا نہو کہ مال موجودہ سے زیادہ طلب کرلین یہی کہتا
رہتا ہے کہ ایشور ہی لاج رکھے اب تو ٹوکرے کے ٹوکرے مال کے بھرے جانے لگے قریب
۹ بجے رات کو کام شروع ہوا ۲ بجے صبح تک پتلونکا نمبر جاری رہا کہ جسمین دختر
والے کو کوئی اختیار نہ تھا کہ کسیطرحکا عذر کرتے تفصیل مانگنا تو درکنار - اس کام کے
ختم ہونے کے بعد لڑکے والے کے بزرگون نے کہانا نوش فرمایا - ذرا غور کا مقام ہے
کہ جب مال تو پہلے ہی لٹا دیا گیا اب جو اتفاقاً انکے کہانا کہانے کے وقت کسی چیز کی کمی رہجائے
تو دختر والے کی عزت بہی یا گئی اور پہر اسموقع پر سمدہی کا مزا لوٹ رہا یا کہ دشمن کا - بہانجی آنے
مین جن اصحاب کو بلانا ہوا انکو اوسیوقت اور اوسی جگہہ کہانا کہلا دین تو بہت ہی درست ہے
اسموقع پر اسطرح سے رات بہر تکلیف اوٹھانا اور انا پشناپ پتلونکا تقسیم کرنا مفت
دقت طلب ہے اس سے کوئی فائدہ معلوم نہین ہوتا اب پہر سنیئے کہ یہ کام تو انجام پایا ہی
نہ چکا تہا کہ اتنے مین طوائف دختر والے کے مکان پر آ داخل ہوئین اور اپنا ہاؤ بہاؤ دکہلانے

لگی ۔ اسکو ہر براتی نے ۸ر آٹھ آٹھ آنہ دیئے جو روپیہ لڑکے والے کے پاس بانڈو خرچ پڑ لیکے ۔ وہ تو تھوڑی ہی ہا ہو کر اپنا اپنا سیدھا کر چلدیتے ہمارے بھائیون کو خیال کرنا چاہیئے کہ اول تو صبح کا وقت ایشور کو یاد کرنیکا تھا اسوقت مین بدشگنی کیون اور ساتھ اسکے طوائف کے ناچ سے سوائے نوجوان بھائیون کے خیالات بگڑنیکے اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے جب ایسا ہے تو آپ اس سے کنارہ کیون نہین کرتے ۔ وہانکی رسم ہے کہ جو آٹھ روپیہ لیئے جاتے ہین اس سے ہمارے بزرگون کا یہ مطلب تھا کہ مندر و تالابونکا وغیرہ کہ جہان شکستہ و بیکار ہوتی ہین اس پر لگاتے تھے بخوبی چلتا رہے اب چونکہ جہالت کی تاریکی چھا رہی ہے انکو ابھی مناسب ہے کہ اسکا کچھ حصہ علمی ترقی مین بھی صرف کرین ۔ برات روانہ ہوتے وقت پلیتو جو کیفیت دیکھنے مین آئی اسکا تو کچھ بیان ہی نہین ہو سکتا بغیر ضرورت کے سو سو ڈیڑہ ڈیڑہ سو پیتے کام مین لائے جاتے ہین اور برات کا خرچ بڑہاتے ہین جہانتک ہمکو معلوم ہے یہان کے ہمارے بھائی فضول خرچیون کی بدولت برباد ہو گئے ہین لیکن پھر بھی نہین معلوم کہ ایسے ٹکے گز کی چال کو کیون نہین چھوڑتے اب ہم انکو آگاہ کر دیتے ہین کہ اگر آپ نے ٹھیک بندوبست نہ کرینگے تو اسکا نتیجہ بہت برا ہوگا

جناب ایڈیٹر صاحب دام اقبالہٗ ۔ تسلیم ۔ چند اشعار قومی جو اسوقت اس طبع ناقص مین آیا ارسال خدمت کرتا ہون اگر پسند ہون تو گوشہ رسالہ مین جگہ دیکر طبع فرمائین ۔

مخمس قومی

کیسی چمن مین یکبیک آئی ہے یہ خزان　　الفت کے شجر کا نہین ملتا کہین نشان

آفت یہ کیسی قوم مین آئی ہے ناگہان   ہو سکتا نہین اسکی خرابی کا کچھہ بیان
میدان پٹر ہے بغض سے دیکہا جہان جہان
اے قوم لٹا مفت مین یہہ تیرا کاروان

عیاش ہر کوئی و کوئی بادہ خوار ہے   ایک ایک کی آنکہہ مین بنا مانند خار ہے
آئی خزان یہ قوم کی فصل بہار ہے   ہمدردی کرنا سب کے تئین ننگ و عار ہے
لٹا دیا یہ مفت مین ملک و دیار ہے
حالت کو دیکہہ روتا فلک زار زار ہے

پہلے سا اب وہ تیرا زمانہ کہان گیا   ہر ایک پہ وہ حکم چلانا کہان گیا
رہ راست سب کو تیرا بتانا کہان گیا   وہ کار بد سے سب کو بچانا کہان گیا
مٹی مین دشمنون کا ملانا کہان گیا
وہ مال اور زر و خزانہ کہان گیا

باہم نفاق قوم مین ہوتا نہ جو اگر   نہ دیتے ملک ہاتہہ سے کیون کہوتے مال و زر
دعوے برابری کا نکرتا تہا ہر بشر   غالب تہی ہر ایک قوم پہ تہا حکم در بدر
غافل ہر ایک کام سے اب ہو گئی مگر
افسوس مفت مین یون لٹایا اپنا گہر

ہر قوم مین اے قوم بڑا تیرا نام تہا   بہولونکو راہ نیکی بتانا ہی کام تہا
ڈالا تہا تو نے سب پہ محبت کا دام تہا   اعلی ہر ایک قوم سے تیرا مقام تہا

بے ساختہ زبان سے نہ کرتا کلام تھا
سب کو بلایا مہر و مروت کا جام تھا

تکلیف گوارا کسیکو تھی کسیکی — احسان کسیکا نہ اوٹھاتے تھے تو کبھی
مصروف کار نیک مین رہتا تھا تیرا جی — چاہا کسیکے حق مین نہ تونے برائی تھی
کیا شان و شوکت تھی قوم پہلے تیری
کیا تاب ہر ایک کرسکے جو تیری ہمسری

دماغ مین نہ بری تھی فضیلت کی تیری بو — حد سے زیادہ کرتے تھے سب تیری آبرو
کرتا تھا تجھسے جو کوئی آکر کے گفتگو — تو عزت و حرمت سے بٹھاتا تھا تیرے گو
دشمن کی کیا مجال تھی جو ہووے رو برو
شہرہ تھا تیرے رعب کا ہر جا و کو بکو

افسوس کہان گئی ہے ہوئی تیری قسمت — اب چھینی ہے غیر دنی تیری شان و شوکت
سب بھول گئے اپنی تو دانائی و حکمت — کرتے تھے شب و روز جو پہلے تیری خدمت
برتر وہ اپنی جانتے ہین جاہ و حشمت
یہہ بغض و حسد کی ہے بدولت ہوئی ذلت

بگڑی ہوئی حالت کو کچھہ اب بھی تو سنبھالو — لغو خودی کو دل سے تم اب اپنے نکالو
گذری ہوئی باتون پہ تو اب خاک ڈالو — اس قوم کو ذلت کے بھنور سے تو بچالو
جو کچھہ تھا حال پہلے وہ اب جان جالو

اک کینہ و نفاق سے بس ہاتھ اوٹھا لو

اے قوم رسالون کی حالت پر کر خیال   جو جو خرابیان ہین تو دل سے ہو نہین نکال
بتلاتے ہین یہہ ہم کو نیا ڈھنگ نئی چال   آنے نہ دینگے ہم پہ کسیطرح نقصِ ملال
گلنے نہ دینگے سامنے یہہ پھر کسیکی دال
جو حال تھا پہلے وہی کر دینگے پھر بحال

افسوس تو بھی ہے نہ کرتی ہے غور تو یہہ   اے قوم عجب ہو گیا ہے تیرا طور کچھہ
اتنی ذلیل ہوکے تو چاہتی ہے اور کچھہ   دل مین سمجھتی ہے نہ زمانہ کا دکھہ
دنیا نہین تو عقبیٰ کو افسوس زور کچھہ
دلپہ اثر نہ کرتا رسالونکا شور کچھہ

الشور اب ان رسالونکا تو رکھیو برقرار   ہو جائیگا کہ بگڑی ہوئی قوم کا سدہار
بس ہو چکی ہے یہہ تو بہت ہمنے ذلیل و خوار   اسپر تو شب و روز ہے لعنت کی مار
اب التجا ہے تجھسے ہماری یہہ بار بار
ہمدردی قوم مین سے نہو دور رہیو

کیا کیا فضول قوم مین جاری ہین رسومات   جنکے سبب سے بہت ہی فاسق ہین خیالات
رنڈی کا بند کرنا بہت ہی ہے نیک بات   بے ہودگی دکہلاتی ہے محفل مین ہوا جات
کیا نیک کون آتش بازی کی ہے بات
باغ و بہاری اٹھنگے جب یہہ چڑہی برات

الفاظ کیسے بد یہ زبان سے نکلتے ہین | تب بھی خیال مینے ہنین یہ بدلتے ہین
کیا کیا مضمون کہو کے وہ ہاتھون اُچھلتے ہین | مفلس وہ ہو کے کرتے دنرات گھلتے ہین

بیکس کے قرض دریا کی مانند اُبلتے ہین
پہر بعد مین شمع کی طرح سے وہ جلتے ہین

اے شمس کیون مضمون کو دیتا طوالت | بکھیگا کہان تک تو اب اس قوم کی حالت
کرنیکو نصیحت یہ سمجھتی ہے خجالت | دور اسکی کسطرح سے کریگا تو جہالت

اسکی بیان کریگا کہانتک تو ذلالت
خوش آتی قوم کو یہ تیری وکالت

بھائی صاحب جے گوپال۔ کچھ باتین جو اس ناقص کی طبیعت مین آئی ہین ذیل مین درج کرتا ہون اونپر اپنی راے کا اظہار فرماوین اور اگر مناسب سمجھین تو اگروال اوپکارک مین جگہ دیکے ممنون فرماوین۔

التماس

ممبران انتظامیہ کمیٹی ویشیہ کانفرنس و دیگر اصحاب جو قومی خیرخواہ جو کہ کانفرنس سے تعلق رکھتے ہین اور بُری رسومات کا زوال چاہتے ہین اونکو مناسب ہے کہ جن باتون کو وہ دوسرونسے کرانا چاہتے ہین اوسکی خود تکمیل کرین ورنہ اونکے اوپدیش و ہدایت کا کچھ اثر نہ ہوگا اور اپنی یہ تمثیل موزون ہوگی کہ خود را فضیحت و دیگران را نصیحت نہ اور انجام کچھ نہین ہوگا۔
(۲) بہبودی قوم کے لئے کئی عالم و دریا دل اصحاب کے بلدان کی ضرورت ہے۔ بلدان سے یہ مطلب

نہین ہے کہ وہ اپنا سر کاٹ کر کالی پر چڑھا دین یا آگ مین ہون کر دین بلکہ اسکے یہ مطلب ہے کہ وہ قوم کے لیے اپنی جان جھونک دین یعنی خدمات قوم کو اپنا فرض سمجھکر ادا کرین - لٹریچر مین ہمارے ملک کی بڑی بھاری ضرورت ہے اسکی کمی کے سبب سے کل خرابیان واقع ہو رہی ہین - (۴) از طرف کانفرنس چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ چھاپے جانے چاہیے جنمین سوشل ریفارم کے متعلق عمدہ مضامین ہون اور انکی قیمت حتی المقدور کم رکھی جاوے بھولے ہوئے بھائیون کو مفت بھی دیئے جاوین - (۵) قریب ہوتا ہے پانچ مہینے گذر گئے لیکن اب تک یہ نہین معلوم ہوا کہ کانفرنس کا جلسہ کس جگہ منعقد ہوگا اسکے لیئے ابھی سے کوشش ہونا چاہیئے میری راے مین دہلی یا متھرا یا اجمیر مین جلسہ قرار دیا جاوے - (۶) اس اجلاس مین ایسی کوشش ہونی چاہیئے کہ کانفرنس کے جلسہ مین حتی المقدور ہر جگہ کے پنچ چودھری و مشہور اصحاب بطور ڈلیگیٹ کے شریک ہون اور وزیٹر صاحبان کثرت سے آوین - (۷) کانفرنس کے مستقل فنڈ بڑھانیکی کوشش کیجائے کہ جسکے سود سے اخراجات کانفرنس باسانی چل سکے اور حساب کی پورا پورا چیک یعنی جانچ ہونی چاہیئے - (۸) کانفرنس کا جلسہ گذشتہ جلسہ کے مانند انگریزی ڈھنگ کے موافق ہو اور بحث مباحثہ کے بعد ریزولیوشن پاس کیے جاوین لیکن جلسہ کے پروگرام مین ایک وقت ایسا بھی رکھا جاوے کہ جو صرف میل ملاپ کا ہو جو اصحاب بطور ڈلیگیٹس شریک جلسہ ہون اونکے اسم شریف مختصر تعریف کے ساتھ کہ جیسے کہ وہ ہون جلسہ مین سنائے جاوین اور جن جن اصحاب نے بہبودی قوم کے متعلق کسی طرح کی کوشش کی ہو اونکا شکریہ ادا کیا جاوے اس میل ملاپ کا بہت بڑا فائدہ ہوگا جسکا نتیجہ پیچھے سے معلوم ہوگا - (۹) تعلیم

کے لیے عمدہ ٹیچر اور مدرس کی بڑی ضرورت ہے اسکے تیار کرانیکی کوشش کیجاوے - (۱۰) قواعد کانفرنس بنائے جاویں اور لوکل سبھاؤنکے لیئے بھی قواعد بنائے جاویں عام قواعد سب لوکل سبھاؤں کے ایک ہوں لیکن خاص قواعد جنکی لوکل سبھاؤنکو ضرورت ہو وہ خود بنا ویں - (۱۱) بعض اصحاب جو ریفارم کے کام سے آگاہ نہیں ہیں تاکید کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آج ہی تمام کام ہو جائے یہ غیر ممکن ہے ریفارم کا کام آسان نہیں ہے صدیاں درکار ہیں کہنے اور کرنے میں زمین اور آسمان کا فرق ہوتا ہے کیونکہ ریفارم کے میدان میں قدم رکھنے والوں کو جو جو دقتیں اور مشکلیں پیش آئی ہیں اور طرح طرح کی تکلیفیں اونکو اوٹھانی پڑتی ہیں اونسے وہی واقف ہیں (۱۲) اگروال مہا سبھا لاہور کی طرف سے جو کانفرنس کے نام کی بابت اختلاف راے ہے اوسکو بذریعہ خط و کتابت طے کر دینا چاہیے تاکہ نام کے بابت آیندہ جلسہ میں بحث پیش نہو ورنہ دوسرے ویشیونکی دلشکنی کا اندیشہ ہے - (۱۳) ڈیلیگیٹ اور ویزیٹرز فیس مقرر کیجاوے جسکے لیے ٹکٹ پیشتر ہی سے چھپوا لیئے جاویں تاکہ انتظام جلسہ میں کسیطرح کی گڑبڑ نہو - باقی آیندہ

آپکا خیر خواہ ایک اگروال

نوٹ

ہمارے قومی خیر خواہ برادرونکو مندرجہ بالا تجویز پر غور فرمانا چاہیے اور اونکے مطابق کرنا لازم ہے مستورات میں ایجوکیشن پھیلانیکے لیئے لالہ رام سروپ صاحب ایڈیٹر ویش ہتکاری میرٹھ کی تجویز نارمل اسکول کے بارہ میں بہت مفید المطلب ہے فیس ڈیلیگیٹس و ویزیٹران کا لیئے مقرر کرنا بھائیونکے سچے جوش پر منحصر ہے باقی ماندہ تجویز کے آئندہ پر

پھر بعدہٗ کچھ لکھینگے ۔

اعلان

ہمکو بڑے بڑے شہروں میں سے ایک ایک نامہ نگار کی ضرورت ہے کہ جو براہ مہربانی ہمکو اوس شہر کے رسومات رائج مع اپنی رائے کے بھیجیں اور ہر ماہ میں بیوپار کے متعلق حالات یعنی بھاؤ وغیرہ سے ہمکو آگہی بخشا کریں کہ جس سے ہمارے بھائیوں کو بیوپار میں آسانی ہو ۔ قومی ہمدرد بھائیوں کو ایسا کام اپنے ہاتھ میں لیکر ہماری امداد فرمانا چاہیئے اور عمدہ عمدہ مضامین بھیجنے چاہیئے اونکا یہ بھی فرض ہوگا کہ جب یہ پرچہ آپ پڑھ چکیں دوسرے بھولے ہوئے بھائیوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیا کریں کہ جس سے بڑا فائدہ ہونا ممکن ہے اور جسوقت کسی خاص شہر کے بارہ میں پرچہ میں کوئی مضمون درج ہوگا تو ہم ہمارے نامہ نگاروں کے پاس پانچ پانچ جلد مفت شہر کے چودہری یا گوسے صاحب جو ہونگے انکے پڑھنے کے لیئے تقسیم کرنے کو بھیجدیا کرینگے اور وے جہاں کہیں پنچایت ہو اوسکو پڑھکر سناویں ہماری رائے میں ایسا کرنے سے بڑا فائدہ ہوگا امید ہے کہ قومی ہمدرد اصحاب اسکو قبول فرماوینگے اور جلد اپنے نام نامی سے اطلاع بخشینگے ۔

ایڈیٹر اگروال ہتکارک

ایڈیٹوریل نوٹ

ہمارے ایک نامہ نگار مراد آباد سے یوں تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں ایک نئی رسم کہ جو آجکل جاری ہوگئی ہے وہ یہ ہے کہ جب شادی کی نوبت پہونچتی ہے تو ہمارے لڑکے والے دختر والا دختر کو لیکر لڑکے والے کے شہر یا گانوں میں جاکر اپنی دختر کی شادی کراتا ہے

اور یہ بات ہر سال ۱۰ یا ۲۰ جگہ ہوتی ہے آپ غور فرمائیے کہ اس کارروائی سے
لڑکی کو کیسی تکلیف ہوتی ہے کہ نہ تو وہ بچاری لڑکی اپنے سب رشتہ دارون
سے مل سکتی ہے اور نہ اپنی ساتھ کی سہیلیون سے ہنس بول سکتی ہے
کیونکہ سب خاندان کے آدمی تو بسبب دنیوی کاروبار کے وہان جا ہی
نہین سکتے پھر کیا لڑکی کو اسطرح پر اپنی سہیلیون و رشتہ دارونکی جدائی کراکر
شادی کرنا اس قوم کے یہان کے بھائیون کے لئے مناسب ہے
اسمین اور بھی کئی نقص ہین جو آپ خود سمجھ سکتے ہین۔

نوٹ

حقیقت مین ایسی رسم کا رواج پانا بہت تکلیف دہ ہے اور عقلمندی
مین بھی فرق لاتا ہے اگر خاص صورتون مین کبھی ایسا ہو بھی جائے تو
کچھ اور بات ہے امید ہے کہ اس ضلع کے باشندے اسپر غور
فرما کر ضرور اس رواج کو چھوڑ دینے کی کوشش کرینگے اور ہمکو آئندہ
پھر اس بارہ مین کچھ لکھنے کا موقع نہ دینگے یہ وہی مراد آباد ہے کہ جہان سے
اگروال شری لشکری نکلا تھا نہین معلوم کیونکر بند ہو گیا کیا اس
جگہ کے بھائی خواب غفلت ہی مین سوتے رہینگے اور اپنے بھائیون
کے دکھ درد کی سننے کے لیے سبھاؤن کو جاری نکرینگے وہان کے
ویشیہ بھائیون سے ہماری گزارش تھی کہ منشی جنم کو سہل کرینگے

لیئے کچھ قومی ہمدردی مین بھی وقت صرف کرین اور قومی اصلاح فرماکر اپنی بگڑی ہوئی حالت کو سُدھارین ورنہ ذلت خواری تو ممکن ہی ہے ویش کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی کو لازم ہے کہ گذشتہ مہاسبھا کی رپورٹ جلد شائع کہاں اور ہمارے بھائیون کی خدمت مین ارسال کرین

ایک کنیا کی ضرورت

میرے ایک رفیق وشفیق ویش اگروال عمر ۴۰ سال اسکول ہائی پوڈ مین ماسٹر ہین خوبصورت تندرست ناگری اردو انگریزی مین اچھی لیاقت رکھتے ہین اندنون ویش سُدھار ورتک کی ایڈیٹری آپ ہی کر رہے ہین آپ کی پہلی زوجہ کا انتقال ہوگیا لہذا انکے واسطے ایک ایسی لڑکی کی ضرورت ہے کہ جسکی عمر ۱۲ سال سے کم نہو اور گھریل گوتر ہو اگر کچھ پڑھی ہو تو نہایت ہی عمدہ بات ہے

ہر سرندا س ایڈیٹر رسالہ ہیشوری ترہا پوڑ

شکریہ

ہم لالہ گنیشی لال صاحب سکنہ نصیرآباد ممبر اگروال سبھا اجمیر کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین کہ جنہون نے اپنی دختر نیک اختر کی

شادی کی خوشی مین اگروال اوپکارک کو دو روپیہ عطا فرما کر
امداد فرمائی۔ آپ ان اصحاب مین سے ہین کہ جو نقصان رنج پر
اس بیتر کی امداد فرماتے رہتے ہین۔ سبھا دان اسکو کہتے ہین

قیمت وصول یافتہ ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء

لالہ شنکر لال صاحب سرونگ ماسٹر رورکی	سے ۴؍
لالہ ساونول داس گردہاری لال صاحب دہلی	سے ۴؍
لالہ ہرکرنداس صاحب ٹہیکیدار پٹیالہ	سے ؍
لالہ پورنچند صاحب منصرم پٹیالہ	عہ ۱۴؍
لالہ لکہمن لال صاحب اسسٹنٹ انجنیر کوہات	للعہ ۱۲؍
لالہ ہردواری لال صاحب آگرہ	عہ ۶؍
لالہ ہردیو سہاے صاحب حیدرآباد	سے ؍
لالہ میگراج مولچند صاحب صراف سرسہ	سے ؍
لالہ مہدومل صاحب لاہور	للعہ ۹؍
لالہ ہرکشن صاحب پربتسر	عہ ۴؍
لالہ سدہکرن صاحب اجمیر	عہ ؍
لالہ سیتارام صاحب فرراہ	عہ ۴؍

لالہ جی لال صاحب ایرن پورہ	۴
راے پرتھی ناتھ صاحب وکیل مراد آباد	۳
لالہ زورآور مل جھبرمل صاحب اندور	۶
لالہ بارو لال صاحب کہٹولی	۴
لالہ ہرسکہداس بالمکند صاحب اجمیر	۶
لالہ خواجو رام صاحب سوجت	۴

ماہ اپریل ومئی ۱۸۹۹ء

لالہ جگناتھ پرشاد صاحب مراد آباد	۸
لالہ لاڈلی پرشاد صاحب برندابن	۶
لالہ منا لال صاحب گارڈ باندی کوئی	۲
لالہ کنج لال صاحب نگرا	۴
لالہ کنہیا لال صاحب جہجہر	
لالہ گوبند لال صاحب گونڈا	۱۲
لالہ کشوری لال صاحب لکہنو	۴
لالہ ہیرا لال صاحب لکہنو	۴
لالہ پیشادی لال صاحب لکہنو	۴
لالہ رام رگہوبیر صاحب لکہنو	۴

باقی آیندہ

اگروال اُپکارک

جلد ۷ — نمبر ۹

ایک ماہواری رسالہ بابت ماہ ستمبر ۱۸۹۵ء جس میں مضامین و خبریں متعلق قوم اگروال

و دیگر ویش قوم وغیرہ کے

درسمیات بد شایع

دہلی میں

یہ پرچہ ہر مہینے میں شائع ہوا کرتا ہے	لکھا ہے مرتب نے تو مضمون میں مسلک
ترقی اور بہبود قوم کا ساعی یہ دل سے	منشا ہے کہ ظلمت بدر سے اپنے نور کامل

شرائط قیمت

قیمت سالانہ پیشگی ۱۲؎ بغیر قیمت پیشگی آنے کے پرچہ کسی کو روانہ نہیں کیا جائیگا

در مطبع معین الہند اجمیر مطبع در آمد

اگروال اپکارک کے نئے قاعدے

۱- یہ پرچہ اجمیر اگروال اپکارک سبھا سے ہر ماہ کی دسوین تاریخکو شایع ہوا کریگا –

۲- اس پرچہ مین اگروال و دیگر ویش قوم کے متعلق مضمون و خبرین شایع ہوا کرینگی

۳- اس پرچہ کو مذہب و سرکاری معاملات سے کچھ تعلق و سروکار نہین –

۴- اس پرچہ کی پیشگی قیمت سالانہ ۱ر رامچند ایڈیٹر اگروال اپکارک کے نام آنا چاہیئے –

۵- خط و کتابت و مضمون لالہ رامچند سکرٹری اگروال سبھا کے نام بہت صاف لکھکر بھیجنے چاہیئے –

۶- جو بحث ہوگی وہ اگروال و دیگر ویش کے کامون خیر پر کہیجائیگی اور سال کے آخر مین چھپیگا =

یعنے منظور شدہ مضامین بھیجنے والونکو یہ پرچہ بلا قیمت دیا جائیگا مگر وہ پانسو روپیہ کے انعام کا مستحق نہ سمجھا جائیگا =

۸- جنوری سنہ ۹۵ع سے ہمارے نوٹس کے بموجب بلا پیشگی قیمت آنیکے کسیکے نام یہ پرچہ نہین بھیجا جائیگا –

اشتہار چھپوانے و بٹوانے والونکو اطلاع

اشتہار چھپوانیوالے و تقسیم کرانیوالونکو لازم ہے کہ اشتہار چھپوانے و تقسیم کرانیکی قیمت پیشگی بھیجدین ورنہ کوئی اشتہار وغیرہ تقسیم کیا جائیگا اور نہ مشتہر کرایا جائیگا

اشتہار

ہمارے یہان اگروال اتپتی کی کتابین زبان ہندی موجود مین قیمت فی کتاب ۲ر علاوہ ڈاک محصول کے ہے جن صاحبکو خریداری منظور ہو قیمت معہ محصولڈاک روانہ فرماوین – اگروال اپکارک کے پرانے پرچہ بہی یہان موجود مین اور فی پرچہ قیمت معہ محصولڈاک مقرر ہے جتنے پرچہ منگانا منظور ہون منگا سکتے ہین اگر کسی صاحبکو ضرورت ہو تو ہم سے خط کتابت کرین –

اگروال اُپکارک

بھجن

پرمیشور دین دیال ہرے   تم ہو گن ساگر شدھ چہو۔   ہم تیرے کہرے تب دوار ہو
کرنا کر بت شدھ متی ہم دو۔   بہجتے رہتے پربہو گن کو   نت نت بجے پربہو گن کو
پربہو پربہو پربہو پربہو پربہو   کرنا کر شدھ متی ہم دو

ریویو

رپورٹ جلسہ سالانہ ویش کانفرنس ۱۸۹۴ء ہمارے پرچہ پڑھنے والونکو یاد ہوگا کہ جو جلسہ ویش مہاسبہا کا ۱۸۹۴ء کے آخر مین سہارنپور مین ہوا تہا اوسکی رپورٹ دفتر ویش مہاسبہا سے ہمارے پاس آئی ہوئی ہے جسکے پڑہنے سے ہمکو ایسی خوشی حاصل ہوئی ہے کہ بیان سے باہر ہے اس رپورٹ مین صرف سہارنپور کے جلسہ کا ہی حال نہین درج ہے بلکہ آجتک جو بڑے دو مقامونپر مہاسبہا کے جلسے ۱۸۹۲ و ۹۳ء مین قرار پاٹے اونکا اور کل حالات اپنی سبہا ونکے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھہ درج ہے اس رپورٹ کے پڑہنے سے آپ صاحبونکو روشن ہوگا کہ ہمارے ذاتی بہائیون نے اس تہوڑے سے عرصہ مین کیسی ترقی کر دکہائی ہے اور کیسی جانفشانی سے کار انجام دیے ہین اس رپورٹ مین مندرجہ ذیل باتین لکہی گئی ہین اونکا احوال ہم اون بہائیون کیلئے اطلاعاً درج کرتے ہین کہ جنکی پاس یہ رپورٹ نہ پہونچی ہو

۱ - تمہید یعنی بہومکا (۲) کارروائی جلسہ سبہا اول میرٹھ (۳) کارروائی جلسہ دوم لاہور

(۴) کارروائی جلسہ سوم سہارنپور (۵) اسم ممبر انتظامیہ ویش مہاسبھا (۶) فہرست لوکل سبھا
(۷) کارروائی اوپدیشک (۸) کارروائی لوکل سبھا (۹) دستور العمل (۱۰) فہرست ڈیلیگیٹ
جلسہ اول و دوم و سوم (۱۱) حساب آمدنی ویش مہاسبھا ۱۸۹۳ء (۱۲) حساب آمدنی
ویش مہاسبھا ۱۸۹۴ء (۱۳) حساب خرچ ویش مہاسبھا ۱۸۹۴ء (۱۴) رزولیوشن جو پہلے
مہاسبھا نے پاس کئے (۱۵) رزولیوشن جو دوسری مہاسبھا لاہور میں پاس ہوئے (۱۶)
رزولیوشن جو تیسری مہاسبھا سہارنپور میں پاس ہوئے۔ ہمکو ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ لکھنے کی
کچھ ضرورت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ انکا پورا پورا احوال وقتاً فوقتاً اگروال اپکارک اور
ویش ہتکاری کے ذریعہ آپکو گوش گزار ہو چکا ہے اب صرف ہمکو آپ کی خدمت میں ظاہر
کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تین سالوں میں ہماری مہاسبھا نے کیا کیا ترقی کی اول
جو سبھاؤں کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں تو اسوقت سب ۴۲ سبھائیں بڑے
بڑے شہروں و قصبوں میں جاری ہیں منجملہ ۱۶ تو اگروال سبھائیں ۵ ویش سبھائیں
۲ مہیشوری سبھا اور ایک کھنڈیل وال ویش سبھا ہے۔ ان سبھاؤں کے کارکن لوگ ہمارے
ویش قوم کے بڑے بڑے رئیس عہدہ دار اور لایق اصحاب ہیں جو تن من دھن سے کام
کر رہے ہیں ان سبھاؤں نے جو دستور العمل کی خرچ شادی و غمی کے بنائے ہیں تو وہ نمونہ
کے قابل ہیں ان کا خلاصہ رپورٹ میں جدا جدا لکھا گیا ہے لوکل سبھاؤں کی کارروائی
بھی قابل تعریف ہے کارروائی اوپدیشک صاحبوں کی ۱۸۹۴ء میں بہت عمدہ رہی لالہ
شیولال صاحب اوپدیشک سکنہ پلول نے ۱۸۹۴ء میں ۴۵ جگہ بڑے بڑے مقاموں وغیرہ

کر کے ویش بھائیوں کو اپنے بے بہا لکچر سنا سنا کر اونکو قومی ترقی کی طرف رغبت دلائی
لیکن افسوس کی بات ہے کہ لالہ صاحب موصوف نے کسی وجہ سے استعفا دیدیا ہے۔
ویش کانفرنس سے گذارش ہے کہ لالہ صاحب مذکور کو اس قومی خدمت کے عوض کوئی معقول
انعام بخشا جاوے حقیقت مین جب تک لالہ شیو لال صاحب اوپدیشک کا کام کرتے رہے
اونھون نے کبھی اپنے کام مین لاپروائی ظاہر ہونے نہ دی انکے بعد لالہ گردھاری لال صاحب اوپدیشک
مقرر ہوئے ہین جنھون نے سنہ ۱۹۰۳ء مین چودہ جگہ دورہ کیا ان کی کارروائی بھی قابل تعریف ہے
ہماری رائے مین اوپدیشک کے بارہ مین آجکل (نہ معلوم جنرل سکریٹری کی کیا وجہ ہے).
ٹھیک بندوبست نہین ہے حساب خرچ مہاسبھا کا جو اس رپورٹ مین دیا گیا ہے دیکھنے
سے معلوم ہوا کہ سب سے بھاری رقم ۹۲۷ روپیہ چودہ آنہ چھ پائی کی صرف اوپدیشک کے
خرچ کی درج ہے۔ اگرچہ آمدنی دیکھتے تو خرچ بہت بھاری معلوم ہوتا ہے لیکن اوپدیشک
کی کارروائی دیکھنے سے کچھ زیادہ معلوم نہین ہوتا ہے اوپدیشک صاحبون کی ہی کارروائی سے
معلوم ہوتی ہے کہ ویش سبھا کی تیسرے جلسہ مین جو سہارنپور مین ہوا ۲۲۳ ڈیلیگیٹ موجود تھے
جبکہ پہلے ۱۳۵ اور دوسرے مین ۱۶۳ ڈیلیگیٹ سبھا مین تشریف لائے تھے آمدنی سنہ ۱۹۰۲ء مین
۷۹۰ روپیہ تیرہ آنہ اور سنہ ۱۹۰۳ء مین چودہ سو سات روپیہ چھ آنہ نو پائی ہوئے یعنی ۶۱۶ روپیہ
پانچ آنہ نو پائی سنہ ۱۹۰۲ء سے سنہ ۱۹۰۳ء مین زیادہ آمدنی ہوئی یہ ہمارے مہاسبھا کے لیڈروں اور اوپدیشک
صاحب کی کوشش کا نتیجہ ہے مہاسبھا کے تیسرے جلسہ کی کارروائی پچھلے دو جلسوں سے بہت بڑھکر ہوئی
آئندہ مہاسبھا کے خرچ کے بارہ مین جو رزولیوشن نمبری ۹ سبھا کے سامنے پیش کیا گیا

تو عالم و لائق اشخاص مین سے ۲۳ انتخاب سے ( ) آپ پچاس پچاس روپیہ دینا درسال کیلئے
منظور کیا اور اون کا نام ویش مہا سبھا کی انتظامیہ کمیٹی کی ممبری مین لکھا گیا تو ہمارے
بابو بچیا نند صاحب سکریٹری کی تحریک پر بات کی بابت ایک ہزار یا پانسو روپیہ ہمارے
موجودہ لائق بھائیون نے مستقل ویش فنڈ مین دان کیا ہے بڑی رقم اسدان مین جسکا
بہادر لال کشن سہائے صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ میرٹھ نے لکھی حقیقت مین یہ سب
قابل شکریہ کے ہین لیکن ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راسئے بہادر صاحب موصوف نے ابھی تک
یہ رقم کانفرنس فنڈ مین جمع نہین کرائی ہماری رائے مین ان سے بھی گزارش ہے
کہ اس دان کئے ہوئے روپیہ کو فوراً کانفرنس فنڈ مین جمع کرادین کیونکہ آیندہ کانفرنس
کے ہونے تک صرف تھوڑے دن باقی رہ گئے ہین لالہ بخت آور سنگھ صاحب ایڈیٹر ریہ درپن شاہجہان
پور نے رزولیوشن نمبری ۹ کی تحریک مین سبھا کے روبرو عرض کی کہ سبھا اون بھائیون
کی جو لڑکی پر روپیہ دیتے اور لیتے ہین دہرم کی راہ بتلا کر اس خراب رسم کو بند کرین
اس بارہ مین لالہ صاحب نے مندرجہ ذیل اسپیچ دی — صاحبان حاضرین جلسہ
ہمارے دہرم شاستر مین یہ آگیا ہے کہ دختر والا اپنی دختر کا سنبندہ جس لڑکے سے کرے
اوسکے گہر سے کچھ نہ لیوے اس اصول پر دختر والا اپنی دختر کا سنبندہ بطور دان کے کرتا ہے
اوس دان کے ساتھ جیسا کہ اور دانون کے ساتھ کیا جاتا ہے اپنی حیثیت موافق مال اور
روپیہ بطور دکشنا کے لڑکے والے کو دیتا ہے منو مہاراج نے آگیا کی ہے کہ تو اپنی دختر کی
عیوض مین لڑکی والے سے کچھ نہ لے کیونکہ جو لیتے ہین وہ اپنی اولاد کو بیچتے ہین اس آگیا

کے موافق پیشون مین جو رذیل کہلاتے ہن کام کرتے ہین بہت سے اشخاص دفتر والے انکے گاہک کا پانی پینا گناہ سمجھتے مین لیکن بہت سے بدبخت روپیہ کے لالچ سے اپنی دختروں کو جیسی بڈہوں کے ساتھہ شادی کر دیتے ہن جسکے سبب اول تو ان بیچاریون پر ظلم ہوتے ہن ہزارون بیوہ ہوتی ہن کئی زہر کہا کر مرجاتی ہن قوم کی بدنامی ہوتی ہے حقیقت مین اگر دیکہا جاوے تو بیٹی بیچنے والون اور کنجرون مین کچھہ فرق نہین ہے ان کے بارہ مین میری یہ رائے ہے کہ برادری کی طرف سے ان بیہودہ رسم کو بند کرنے کی زبردست کوشش ہونا چاہئے اسپر سبہا مین بہت کچھہ بحث ہوکر یہ قرار پایا کہ یہ کانفرنس ہماری برادری کی صدر اعلی ہے اگر اسکو منظور فرماوین کہ جو بہائی بیٹی پر روپیہ لیویگا یا دیویگا تو اس سبہا مین بیٹھنے کے قابل نہین ہے اور جسکے بارہ مین ہمکو معلوم ہو جاوے اون شادیون مین برادری شامل نہو - اور لینے اور دینے والیکو برادری سے خارج کر دیا جاوے ایسا کرنیسے یہ رسم بند ہو جاویگی پریسیڈنٹ صاحب نے اس رزولیوشن کو پڑہکر سنایا باتفاق رائے پاس ہوا اس موقع پر بابو شیام سندر لال صاحب وزیر اعظم ریاست کشنگڈہ نے فرمایا کہ جو غریب بہائی اپنی دختر کی شادی نکر سکتا ہو اوسکو مدد دیجاوے اسپر راے شیو پرشاد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے فرمایا کہ کسی بہائی کی درخواست خرچ شادی دختر کی کانفرنس مین آوے اور انتظامیہ کمیٹی منظور فرماوے تو مین سو روپیہ اوسمین دونگا اسے جولی پرشاد صاحب رئیس جگادہری نے دو سالین پانسو روپیہ تک دینے کا وعدہ کیا ہے - چودہری اودیرام صاحب ساکنہ سہارنپور نے بیس روپیہ دینیکا وعدہ کیا ہے حقیقت مین ان نینون صاحبان

کی ہمت اور قومی ہمدردی قابل تعریف ہے ہم دیگر رزولیوشن کے بارہ مین بہی یہان ہماری رای ظاہر کرتے لیکن جگہ کی کمی کے باعث ظاہر نکر سکے آیندہ دیکہا جائیگا۔

ایڈیٹر اگروال اپکارک

جناب ایڈیٹر اگروال اپکارک نادلوا رشہ = براے مہربانی مضمون مندرجہ ذیل کو اپنے اخبار مین جگہ دیکر ممنون فرماوین ۔

بہلے مانس بہلائی کرتے ہین - برائی سے بچتے ہین اپنے بزرگون کا ادب کرتے ہین اپنے ہمسایون سے محبت رکہتے ہین اون کی بہلائیون کی تعریف کرتے ہین اپنے نفس کو بدراہ سے روکتے ہین پرمیشور پر بہروسا کرتے ہین غریبی مین صبر کو ہاتہ سے جانے نہین دیتے امیری مین آپے سے باہر نہین ہوتے میدان جنگ مین بہادری کی نظر سے دیکہے ہین سنے گہرون کے واسطے گہر بناتے ہین رونے والون کے ساتہ روتے ہین اپنی بہلائیون کو چہپاتے ہین غیر کی بہلائی کو ظاہر کرتے ہین امیری مین غریبی اختیار کرتے ہین اون کے ہاتہ کا زیور دان ہے اور سر کا مکٹ مان ہے اونکے کانو نکا بالا سچے شاسترون کا سننا ہے اون کے بازوبند بہادری ہے سر سے پانون تک آپ ہی زیور سے آراستہ ہے سچے بہلے مانس کا دل کنول کے پہول سے زیادہ نرم ہے لیکن میدان جنگ مین پتہر اور لوہے سے زیادہ کڑا ۔ بہلے آدمیون کے صحبت کا کام مانند پانی کے ہوتا ہے اگر اوسکی بوند جلتے توے پر پڑے تو بہاپ نکر اوڑ گئی کنول کے پتے پر پڑی تو مانند ہیرے کے چمکنے لگے سمندر مین سیپ کے منہ مین گئی تو موتی

نیکی اسیطرح اون کی صحبت کا نتیجہ صحبتونکے موافق ہوتا ہے بہلے مانس آدم زادنکی بہلائی چاہتے
ہین ہر ایک کے دلکو پاک اور صاف کرتے ہین جو شخص بہلائیکے ساتھہ ملتے رہتے
پاتے ہین اپنی بہلائی کے کامونکو دوسرون سے شامل کرتے ہین اور دوسرونکے
کڑوے الفاظ کو ہیرے کے ساتھہ پہنتے ہین اوسکے بدلے مین برا نہین مانتے گالیان
کہاکر تیوری نہین چڑہاتے اگر اونپر کوئی پتہر پہینکے تو اوسکو وہ پہولون کی بارش سمجہتے
ہین- اور گالیون کو میوہ مین مٹہری بلکہ نہین مصری سے بہی زیادہ ذائقہ دار سمجہکر خوشی سے
برداشت کرتے ہین اور جب کوئی ایسا وقت آتا ہے اور لوگ اونسے بدسلوکی کرتے
ہین تو اونسے ناراض نہین ہوتے بلکہ اونکا شکریہ ادا کرتے ہین ایسے شخص اپنی ہی بہلائی
مین مصروف نہین رہتے بلکہ دوسرون کی بہلائی مین کوشش کرتے ہین- جو ایسا کرتے ہین
دنیا اون کی عزت کرتی ہے جو بادل بہت برستے ہین وہ نیچے زیادہ آتے ہین جو درخت
بہت پہلتے ہین وہ نیچے جہکتے ہین اسیطرح بہلے آدمی جتنے دولتمند ہوتے ہین اتنے
ہی جہکتے ہین جیسے پسے ہوئے چندن اور بالچہر اور مہکے ہوئے پہولون کی خوشبو
پہیلتی ہے- اسیطرح اون کے اخلاق ہر ایک شخص کے دماغ کو خوشبودار کرتا ہے
وہ اپنے دوستون کو خوش رکہتے ہین اور دشمنون کو راستی اونکے بہیدون کو چہپاتے
ہین اونکے گنون کی تعریف کرتے ہین وقت پر اونکے کام آتے ہین اونکی ضرورت حاجت
کو رفع کرتے ہین جیسے بدون مانگے کنول کو سورج کہلاتا ہے چاند کمودنی کو کہلاتا ہے
بارش کا بادل اپنے آپ بارش کرتا ہے اسیطرح بہلے آدمی دوسرونکے ساتھہ نیکی کرتے ہیں

غیرون کے فائدہ کیلیے اپنے فائدہ چھوڑتے ہین بہت سے اشخاص ایسے ہوتے ہین کہ اپنے فائدہ کے ساتھ دوسرونکے فائدہ کا دھیان بھی رکھتے ہین لیکن خراب آدمی اپنے فائدہ کیلیے دوسرون کا نقصان کرتے ہین لیکن نیچ اور کمینہ وہ شخص ہین کہ جو بیفائدہ پڑوسیونکے فوائد کو روکتے ہین جیسے دیمک پانیکے ساتھ ملکر جلتی بھی پر چھپر بچا لیتے انہین بہا سکتا وہ ساتھہی اوڑجاتے ایسے ہی سچے دوست کا حال ہے کہ وہ کبھی اپنے دوست سے جدا نہین ہوتا نہ ذرا فکر باعث اپنے دوست کی بہلائی کیلیے اپنے اوپر تکلیف اوٹھاتا ہے لیکن اوس سے منہ نہین موڑتا اسلیے اے پیارے بہائیو اگر آپ لوگ بھی ایسے ہی بننا چاہتے ہین تو گھمنڈ کو ایکدم چھوڑدو غیرون کی کڑی زبان کی برداشت کرو سچ بولو راہ راست چلو غیرون کی عزت کرو جو تمہارے ساتھ دشمنی کرے اوسکے ساتھہ نرمی سے پیش آؤ اپنی بہلائی کے کامونکو چھپاؤ غریب محتاجون کو خوش رکھو اور پروپکار کے لیے جہانتک ہوسکے کوشش کرو اگر یہ سب کام کرو تو آدمی کیا بلکہ دیوتا ہو نہین کیا کچھ تک ہو سکتا ہے لیکن افسوس یہ بہت کم شخص ایسے ہوتے ہین کہ جو نہ عیب ہون اور اپنے انسانی وجود سے دنیا کو فائدہ پہونچاتے ہون اور اونکی بہلائی ظاہر کرنے مین دریغ نہ کرتے ہو اگرچہ ایسے آدمی دنیا مین کمیاب ہین لیکن اونمین عمدہ خصلتین یہ ہوتی ہین کہ اپنی کرپا سے برے دلونکو بہلا جاہلون کو عقلمند دشمنون کو دوست زہر کو آب حیات بنا دیتے ہین وے نہایت دور اندیش ہوتے ہین کہ کام شروع کرنیکے پیشتر ہی نتیجہ کو سمجھ لیتے ہین وے بدون سوچے ایسے کام نہین کرتے کہ ناکامیابی کے تیر اونکے دلون کو چھیدین اونکی عقل تو ایسے ہوتے ہین

والی ہوتی ہے کہ اپنی زندگی خوشی سے بسر کرتے ہیں وے ایسے بہادر ہوتے ہیں کہ اپنے سینہ پر شمشیر کے تیر ہنس ہنس کر لگنے دیتے کیا مجال ہے کہ وے سیدھا راستہ سے جھک کر ٹیڑھے راستہ کو چلے جاویں وے بہادر سپاہی تھے جنکا میدان میں تین لوگ نے سے لڑنیکو موجود ہوتے ہیں وے اپنے سچے کاروبار اور عمدہ عادتوں سے دنیا کو فدا کر لیتے ہیں اور نقصان پہونچانیوالی چیزونکو اپنے ہاتھ پانوں کر دیتے ہیں شیر کو ہرن پیرو سپاہی کو بھی چڑیا سانپ کو پھول انکا ہاتھ پیر کے پیالا کو آب حیات بنا دیتے ہیں وہ اپنی عزت کو جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھتے ہیں کہ تکلیف کے دنوں میں بھی اوسکو نہیں چھوڑتے بے عزت ہونے سے مرنیکو اچھا جانتے ہیں وے اون عیاد اور بخششون کی خواہش نہیں کرتے جنمیں بجز اور محنت اوٹھانی پڑتی ہے لوگوں کی برائی کرنے سے اونکے مستحکم ارادہ میں خلل نہیں پڑتا وے اپنی خود مختاری کو کسی صورت میں نہیں چھوڑتے ناحق اونسے جلکر اونکا اپمان کرتے ہیں کیا یہ نہیں سمجھتے کہ بہادر کہیں تکلیف سے خوف زدہ ہوتے ہیں کیا زلزلہ سے پہاڑ اور سمندر اپنی جگہ سے حرکت کر جاتے ہیں وے پہاڑ کی چوٹی سے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے جلتے ہوئے گڑھے میں گر پڑینگے سانپ سے کٹوا ڈالینگے لیکن وہ اپنی بھلائی کو نہیں چھوڑینگے = آپکا خادم متصدی لال آگروال

جناب ایڈیٹر صاحب تعلیم مضمون ذیل ارسال خدمت ہے اگر مناسب ہو تو ایک گوشہ رسالہ گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرمائیے -

اِستقلال

استقلال سے مراد ثابت قدمی ہے یعنی جو کام شروع کیا جاوے اوسکو انجام تک پہونچانیکی کوشش

جہوگو اوسمین کیسی ہی مشکلات درپیش کیون نہون اور رخنے کیون نہ پڑین اور ایسا با تجربہ
سے ثابت ہوا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کو استقلال سے شروع کرتا ہے ضرور بالضرور
کامیاب ہوتا ہے تمام لوگ مستقل مزاج آدمی کو اچھا سمجھتے ہین اور تعریف کرتے
ہین خلاف اسکے وہ شخص جو اس نعمت سے محروم رہکر کبھی اپنی خواہشون کو پورا نکر سکا کیونکہ
جب اوسکو کسی امر مین دقت دکھلائی دی فوراً دست کش ہو بیٹھا بلکہ اوسکا خیال تک
چھوڑ دیا ایسا شخص نہایت پست ہمت خیال کیا جاتا ہے اور کسی کو کوئی شخص اوسکی مدد سے
یا مدد پہ بھروسا نہین کرسکتا بلکہ ہر آدمی کی نظر اوسپر ایک حقارت کے ساتھ پڑتی
ہے ایسے شخص کو ڈرپوک اور مستقل مزاج کو جوانمرد اور بہادر کہا جاتا ہے تو بجا ہے
اس زمانہ مین یا جسکو کہ ہندوستان کیلئے ایک زمانہ تاریکی اور جہالت کا سمجھنا چاہئے
مستقل مزاج بہت کم گو کہ اوسکے ظاہر کرنے والے بہت سچا استقلال درست اوسیکو
کہینگے جو کیسی ہی تکلیفات اوسکے سر پہ کیون نہ پڑین یا مشکلات اور دقتین اوسکے
روبرو کیون نہ آوین مگر کبھی ہراسا یا پریشان ہوکر اوسکو اپنے ہاتھ سے نہ دے
سری گوسائین تلسی داس جی کا بھی یہی قول ہے سہ

آپت کال پرکہئے چاری + دہیرج دہرم متر او ناری

سے بہائیو اس مضمون سے میرا مطلب ہے کہ جو کام کرو استقلال سے کرو تاکہ بہرہ انجام
کو پہونچے اور وقت اوٹہانی نہ پڑے — راقم رام سروداس نائب مدرس

ورنیکلر مہا سبھا کی انتظامیہ کمیٹی کی خدمت الناس

ہماری سبہا مندرجہ بالا سے یہ گذارش ہے کہ وہ ایسے پروپکاری کام کیلئے اب اپنے
سبہا کا کانفرنس کا چرچا ذاتی طور پر کرنا شروع کرین اور اونکے فائدے بیان کرکے
ہر ایک بہائی کو اسمین شامل ہونیکے لئے جوش دلادین اور اوپدیشک صاحب کو اجازت
دین کہ اوس ضلع مین جہان مہاسبہا ہونیوالی ہے ابہی سے اوپدیش کرنا شروع کرین
اگر ان تین مہینون مین ہمارے قومی ہمدرد ویش بہائی مشورہ کرکے اپنے ضلع مین اس
مہاسبہا کے منشا کو پہیلانیکیلئے فرصت نکالکر دورہ کرین تو کیا ہی اچہا ہو ایسے
سمجہ ہے مہاسبہا شیوع نہین ہے اگر کوئی کسی طرح کی مدد چاہین تو ویش مہاسبہا کو دینا مناسب ہے
اسطرح پہلے سے بندوبست ہونے سے اور بیوپاری ویش دور دور کے بہائیون کو عزت
دلانے سے مہاسبہا کی غرض پوری ہونا ممکن ہے جب تک کہ اسکا چرچا بخوبی نہ پہیلیگا
اور اسکے لیڈر یعنی ممبر صاحب اپنا دنیوی عزت کو چہوڑ دوسرے بہائیون سے
جو مغربی تعلیم نہین رکہتے ہین پیار و محبت و نیک و پروپکاری کام مین شریک ہونیکے
لئے رغبت نہین دلادینگے - اس کام مین جو مہاسبہا نے ہاتہہ مین لیا ہے بڑی مشکل ہوگی
آئندہ دیکہا جاتا ہے کہ کبہی بہائی بالکل پچہلے گہر سے ہین لیکن اوپدیش کرتے رہنے سے
کچہ نہ کچہ کبہی اونمین یا اونکے اولاد مین ضرور خیالات بدلے ہوئے ملینگے - انسانی
وجود مین اگر دولت جمع کرنیکے لئے اور کئی فضول کامون کے واسطے بہی ہم
کوشش کرتے ہین کہ جنمین نقصان کا ہونا بہی ممکن ہے لیکن پروپکاری کام مین یعنے
اوپدیش کرنے مین اپنا ذاتی کوئی نقصان نہین اگر ہے تو کچہ فائدہ ہی ہے اگر کوئی ہم علم ہیت

جائیگا تو اوسکو ضرور فائدہ ہوگا ورنہ آپ نقصان اوٹھائیگا - ایسے بیوپاری کاموں کو جلد
نہین بلکہ آہستہ آہستہ اور دنیوی کاموں کے موافق کرتے رہنا چاہئے تاکہ آپ
تو ضرور بچتا رہے ہر ایک جگہہ کے دستور العمل اور خاص خاص بھائیون کے ناموں کی
فہرست بھی مہا سبھا کے دفتر مین منگانا چاہئے اور مہا سبھا کے محرر ہر ایک سبھا اور انتظامی
کمیٹی کے ممبر اور دیگر بھائیون سے اب متفرق معاملات راے لینے کیواسطے خط و
کتابت کرے جہان ہندی کا رواج ہو ہندی مین خط و کتابت کرے اگرچہ لالہ
شیو لال صاحب نے استعفا دیدیا ہے لیکن اب زیادہ نہین تو تین ماہ کے لئے اونسے
اوپدیش کرنیکی ضرور درخواست کی جائے تو ہمارے راے مین کوئی نقصان نہین ہوگا -

ایڈیٹر اگروال اپکارک -

التماس

ہمارے ویش قوم کی برادری کے خیر خواہ لایق اصحاب سے التماس ہے کہ وہ اسکے امور
مین اپنی راے سے جلد اطلاع بخشین
یعنے کس طور سے - شروع سے آخر تک جو رسومات
جاتے ہین اونکی اصلاح کرین کہ اس ڈھنگ سے شادی ہونا چاہئے - جو عقلمند اصحاب
کیلئے ایک نمونہ کا کام دے - اسبارہ مین ہمارے رائے بہادر بابو شیام سندر لال صاحب
دیوان راج کشنگڈھ سے کہ جو لایق فائق ہین اور قومی بہبودی و مفاد مین زیادہ حصہ
رکھتے ہین گفتگو ہوئی تھی اور حسب خواہش بابو صاحب موصوف و دیگر بھائیون کی راے

لینے کیلیے یہان پر التماس کی جاتی ہے امید ہے کہ ہم اب بھائی اسپر بچار کرینگے۔

ریویو

ویش سدھ شپا پرورتک یہ ماہواری پرچہ بجنور ضلع میرٹھ سے ویش بھائیون کے لیے اُردو زبان مین چھپتا ہے اور اسمین عمدہ عمدہ ناٹک و دیگر مضامین بھی درج ہوتی ہین۔ پرچہ کی ترقی خریدارون کی اعانت پر منحصر ہے ہم ہر طرح سے اسکی ترقی چاہتے ہین۔

مہاشوری

یہ ماہواری پرچہ بھی جودھپور سے ہندی زبان مین نکلتا ہے مہاشوری بھائیون کی لیئے بہت ہی مفید ہے اگر وے اپنی ترقی چاہتے ہین تو اونکو مناسب ہے کہ پرچہ کی امداد فرمائین قیمت ایک روپیہ سالانہ۔

ساہتیہ سروج

یہ ہندی بھاشا کا پرچہ میرٹھ سے لالہ پریاگ داس صاحب گپت کے اہتمام سے چھپتا ہے باہر کے خریدارون سے قیمت [illegible] والیان ملک سے [illegible] اسمین عمدہ عمدہ مضامین درج کیے جاتے ہین۔

رسید زر بابت ماہ مئی و جون ۱۸۹۵ء

لالہ کندن لال صاحب انسپکٹر لاہور	۱؏	لالہ مرلیدھر صاحب ڈپٹی کلکٹر بریلی	۱؏
لالہ سیتارام صاحب خزانچی۔ رہتک	روپیہ	لالہ رگھورام صاحب شملہ	۱؏
رائے بدری داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لدھیانہ	۱؏	لالہ گنگا پرشاد صاحب وکیل علیگڈھ	۱؏
لالہ سنگہ راے بدری پرشاد صاحب امیر منپورہ	۱؏	لالہ حکمچند صاحب کانپور	۱؏

لالہ بھیا بتہہ صاحب ٹونک — صہ
لالہ اکنت چند متھرا — ۴ ہے
لالہ بالا پرشاد صاحب پولیس فوٹو — للعہ
لالہ گوکل چند صاحب کرنال — ۴ صہ
لالہ لچھمی رام چرورو — صہ
لالہ پھول چند صاحب ادے پور — سے
لالہ شیو نراین صاحب او — سے
لالہ میگھراج ہیرالال صاحب الہ آباد — ہے
لالہ چھنو لال صاحب میرٹھ — ۱۲
لالہ کنہیا لال صاحب شہر — صہ
لالہ بہاری لال صاحب علیگڑھ — عہ
لالہ نند لال صاحب گھسیٹی محلہ اجمیر — عہ
لالہ امر چند صاحب چودھری اجمیر — عہ
لالہ ... چند صاحب سہارنپور — صہ
لالہ ہر لال صاحب پٹیالہ — ہے
بابو منو لال صاحب ... — ۴ ہے
لالہ درگا پرشاد صاحب ایضاً — صہ

لالہ کشن لال صاحب ... — صہ
لالہ بھوگا لال صاحب اجمیر — صہ
لالہ چندی پرشاد صاحب ... — صہ
لالہ کشنداس رامچندر صاحب ... — للعہ
لالہ گوبند سہائے صاحب ... — صہ

باقی آئندہ

آنے والی مبارک ویش کانفرنس

چونکہ ہانسی ویش سبھا اجمیر نے بتحریک جناب رائے بہادر بابو شیام سندر لال وزیر اعظم ریاست کشنگڑھ واقع ۲۶ ستمبر ... اکی خدمت میں جمع ہو کر کثرت رائے سے یہ تجویز فرمائی ہے کہ امسال اجلاس چہارم ویش کانفرنس کا بمقام اجمیر منعقد ہو لہذا جملہ ویش صاحبان ہند کی خدمت میں التماس ... تو ہم آپ اس التماس کو قبول فرما دیں ... بھیجا ... جنرل سکریٹری ویش کانفرنس کو بھی بذریعہ تار اطلاع کر دی گئی ہے — بندہ ... سکریٹری ... اجمیر

اگروال

جلد ۲ — نمبر ۱۲

ایک ماہواری رسالہ بابتہ ماہ دسمبر ۱۹۱۵ء جو ... ہر دو دو مہینوں شائع ہوتا ہے

اور جس میں مضامین اور خبریں متعلق قوم اگروال ... بغرض انسداد رسومات بد شائع

کی جاتی ہیں

یہ پرچہ ہر مہینے میں شائع ہوا کرے گا	... مضمون ...
ترقی ... قوم کا سامی پرچہ ...	... ایڈیٹر کا ...

شرائط قیمت سالانہ

قیمت سالانہ پیشگی ... بغیر قیمت پیشگی ... آنے کے ... تعین کیا جائے گا

در مطبع معین الہند ... طبع ...

اگروال اپکارک کے نئی قاعدے

۱- یہ پرچہ اجمیر اگروال اپکارک جو ... سے ہر ماہ کی دسوین تاریخکو شائع ہوا کریگا۔

۲- اس پرچہ مین اگروال و دیگر ویش قوم کے متعلق مضمون وغیرہ شائع ہوا کرین گی۔

۳- اس پرچہ کو مذہب و سرکاری معاملات سے کچھ تعلق و سروکار نہین۔

۴- اس پرچہ کی پیشگی قیمت سالانہ [illegible] ایڈیٹر اگروال اپکارک کے نام آنا چاہیے

۵ خط وکتابت و مضمون لالہ [illegible] سکریٹری اگروال سبھا کے نام بہت صاف لکھکر بھیجنا چاہیے۔

۶- جو بچت ہوگی وہ اگروال و دیگر ویش کے کامون خرچ کی جاویگی- اور حساب سال کے اخیر مین چھپیگا اور منظور شدہ مضامین بھیجنے والون کو یہ پرچہ بلا قیمت دیا جائیگا- مگر وہ پانسو روپیہ کے انعام کا مستحق نہ سمجھا جائیگا۔

۸ جنوری ۱۸۹۵ع سے ہمارے نوٹس بموجب بلا پیشگی قیمت آنے کے کسی کو یہ پرچہ نہین بھیجا جائیگا۔

اشتہار

چھپوانے والون و بنوانے والون کو اطلاع

اشتہار چھپوانے و تقسیم کرانے والون کو لازم ہے کہ اشتہار چھپوائی و تقسیم کرائی کی پیشگی قیمت بھیجدین ورنہ کوئی اشتہار وغیرہ تقسیم نہ کیا جائے گا ورنہ مشتہر کرایا جائیگا

اگروال پکارک

بھجن

نمسکار تجھے بار بار ہا ۔ تون پرنہو پورن ناتھ میرا ۔ تو جگت سوامی گھٹ گھٹ
باسی ۔ پاپ پن کا دیکھن ہارا ۔ آوا گونت تیرا جنہیں پاوین ۔ نام تیرا ہری پیارا ۔ کالن
جگت جیو کو دھارے ۔ تو سب جگت کا کرے ستارا ۔ کرپا نکول سبھی جیو ۔ یوسے
دیا نیم تیرا ترے نہ ملا ۔ اپنے کام آپ ہی کرتا ۔ کاہو کا نہیں لیت سہارا ۔ نمسکار

ہمکو اساڑھ بدی اودیپور ضلع میوات میں ایک برات کیساتھ جانیکا موقع ملا کہ جہان قومی سدہار کے بارہ مین کوئی چرچا نہین ہوتا تہا اس شہر مین جہالت بہت کچھ پائی گئی اور یہان کے بھائی بڑی ظلمات مین پڑے ہوئے ہین لیکن تاہم بہی ہمارے بہائیون کو یاد رہے کہ جب کے توجہ نیک کام کی طرف مائل ہوتی ہے اور اسکو پورا کرنا چاہتے تو پرمیشور بہی اوسکی امداد کرتا ہے اس شہر مین لالہ بہولچند صاحب اگروال و اونکے دیگر رفیقون کی کوشش و امداد سے جو کہ قابل شکریہ کے ہین جہ دسمبر کو شاکے چھپے سری پرپاگ داس جیکے اہتمام میں ایک ویش سبہا ہوئی کہ جسکے لئے نوٹس تقسیم کردئے گئے تھے سبہا مین قریب تین سو اصحاب رونق افروز تھے فضول خرچی اور رنڈی کے ناچ کے بارہ مین خلاصہ تقریر تو اسکے نقصان کا دکھلا کر قومی ترقی کی جانب اونکی توجہ دلائی کہ جسکا اثر اونپر ضرور ہوا تہا کارکنان دہرم سبہا سے بہی

اس موقع پر مدد ملی اس سبھا کے پریسیڈنٹ صاحب سے بھی ہماری رائے کو اچھی طرح سے
تحریک کی یہ صاحب بھی قابل شکریہ کے ہین ان اصحاب نے سبھا قائم کرنے کا وعدہ کیا ہے
اور کچھ لکچر دینے کے واسطے درخواست کی لیکن ہمارا وہان زیادہ قیام نہ ہونیکی وجہ سے پھر دوسر
لکچر نہ ہو سکے - اسطرف اوپدیشک لوگونکا جانا نہایت ضروری ہے اس شہر کے ویش بھائیون کا
حال ہم آئندہ ماہ کے پرچہ مین درج کرینگے - اب ہماری اون سے بھی گزارش ہے کہ اپنا جیون
سپھل کرنیکے لئے قومی خدمت مین مستعد ہون اور اپنے آچرن خود ٹھیک رکھکر فضول اخراجات
اور رسومات قبیحہ کو مٹا دین اور روپیہ کو اپنی قوم کے یتیم و غریب و بیواؤن کی پرورش مین صرف
کرین - امید ہے کہ ہمارے بھائی اسطرف ضرور توجہ فرماوینگے -

جناب ایڈیٹر صاحب - رام رام -

قصبہ دارو ہیڑہ تحصیل ریواڑی ضلع گوڑگانوہ کے اگروال صاحبان نے بامداد راو جی
چھاجو رام صاحب رئیس و مالگزار و زمیندار قصبہ مذکور بصلاح برادری ہمتی کاتک بدی ۹ سمت ۱۹۶۹ کو
شادی و غمی کے موقعونپر کمی اخراجات کا انتظام حسب ذیل کر لیا ہے اور ابتک قرار
واقعی عمل چلا جاتا ہے بنظر آگاہی دیگر برادران و کانفرنس نقل پیش کرتا ہون امید کہ ایک
گوشہ مین جگہ دیکر ممنون فرماوین -

دستور العمل قصبہ دارو ہیڑہ

(۱) **برات** بروقت چڑھت برات سواری براتیون کے مکان پر بھیجدیجاوے فی بہل
تین سواری بیٹھین برات جسقدر لڑکی والا بلاوے اوسیقدر لیجائی جاوے زیادہ نہین

(۲) آتش بازی و پہلواڑی لیجانا اور منگوانا بالکل موقوف۔

(۳) بہوت کھیر باڑہ قطعی بند کی گئی۔ البتہ ایک بیوتر وقت پہیر دن کی رکھی گئی۔

دعوت لڑکے کی شادی مین بدستور رہے یعنی جملہ اصحاب برادری گہر پر طعام تناول فرماوین پتلون کا اٹھانا بند۔ صرف دو پتل لوتہ کی گہر پر بہیدی جاوین۔ اگر کوئی بہائی پتل نلیوے تو اوسکا خشک لوتہ رہے پہنچی پر بدین خود لڑکی کی شادی مین جونار موقوف کی گئی

کہیت یا گوروہ لڑکی والا گوروہ مین اکیاون روپیہ بندرابنی سے زیادہ ندے پارچہ جات و زیور وغیرہ چاہے جسقدر دیوے کمی کا اختیار ہے لڑکے والے سی گوروہ کیوقت ۱۰۰ انکی منصوری سے زیادہ نہ لئے جاوین کمی کا اختیار ہے۔

کورتھہ یعنی گہر واچہاک بوقت اوڑی اس رسم کے پچاس ٹکے منصوری سے زیادہ نہ لئے جاوین کمی کا اختیار ہے۔

جھوٹ جب اول روز برات جیمنے کیواسطے جاوے تو ۱۰۰ انکے منصوری دوسرے دن بڑہار کو ۲۰۰ دوسو ٹکے منصوری اور تیسرے دن رخصت کیوقت سو ٹکے منصوری سے زیادہ نہ لئے جاوین کمی کا اختیار ہے۔

سیٹھنیاں اور فحش گالیان شادی و غمی کے ہر ایک موقع پر موقوف کی گئی۔

وداع بر وقت رخصت برات ایک سوا ایک روپیہ بندرابنی سے زیادہ نہ دئے جاوین اور دیگر سامان از قسم پارچہ جات و زیور وغیرہ چاہے جس قدر دیوے اور لڑکی والے

سے تین سو ٹکے منصوری سے زیادہ نہ لئے جاوین اور عـــہ۵ نقد کی کا اختیار ہے
کمینان کو پٹہ اپنی ہان سے دیونے لڑکے والے سے نہ لیا جاوے۔

بھاجی پوڑون کی ہر ایک موقع پر بالکل موقوف۔

نرخ آجکل قصبہ نوح مین یہ ہے جو ذیل مین گزارش ہے

گیہون جو نخود سرسون روئی کپاس روغن زرد روغن سیاہ تل ملیدہ مونگ

۱۱۶ر ۱۲۲ر ۹ ۹ر نہین فی پلہ ۱۰ ۱۰ر ۶ر ۱۸ر ۸ر ۱۳ر

[illegible]

ماش باجرہ جوار گوڑہ نمک مرچ سرخ توضیحاً عرض ہے کہ پلہ تین من کا

۱۰ر ۱۸ر ۱۲ر ۱۰ر ۱۱ر ۵ر ہوتا ہے۔

خادم قوم بندہ گنگا سہائے اگروال قصبہ نوح

نقل نیوتا ویش کانفرنس اصحاب برادری کی خدمت مین بغرض اطلاع شائع کیا جاتا ہے

از دفتر ویش کانفرنس آگرہ اودھ تاریخ ۷ دسمبر ۱۸۹۵ء

جناب بھائی صاحب مخدوم بندہ۔ تسلیم۔ امسال چہارم اجلاس ویش کانفرنس بمقام متھرا ۲۷ لغایت ۲۹ دسمبر ۱۸۹۵ء ہوگا۔ اور انتظام مہمان نوازی و قیام گاہ وغیرہ مجوزہ شوریٰ قومی آنریبل سیٹھ لچھمن داس صاحب سی آئی ای رئیس و ساہوکار متھرا نے اپنے ذمہ قبول فرمایا ہے

لہٰذا خدمت عالی مین التماس ہے کہ آپ معہ اپنے احباب کے تشریف لاوین اور تاریخ تشریف [illegible] سے کہ آپکے ہان سے کون کون صاحب رونق افزائے جلسہ ہونگے ۱۵ دسمبر تک بندہ کو و نیز بابو ہرشی ناتھ صاحب منصف متھرا کو مطلع فرمائیے

تاکہ انتظام سواری و قیام گاہ وغیرہ کا معقول طور پر کیا جاوے - پروگرام جلسہ بعد مین تجویز ممبران کمیٹی انتظامیہ مشتہر کیا جائیگا - دو روز تک جملہ ڈیلیگیٹ صاحبان اون معاملات مین مشورہ کرینگے جو کل فرقہ جات ویش برن سے متعلق ہین اور ایک روز علحدہ علحدہ فرقہ ویشون کے اپنے اپنے فرقہ کے بابت مشورہ کرینگے - زیادہ نیاز -

راقم بیجناتھ جج خفیفہ آگرہ وجنرل سکریٹری ویش کانفرنس -

عادت

انسان عادت کا بندہ ہے حسب مقتضائے طبیعت آدمی کسی چیز یا کسی کام کو پسند یا ناپسند کرتا ہے لیکن خیالات یا صحبت یا دیگر خارجی اسباب اوسکو بعض اوقات بلکہ اکثر اوقات اون رغبتون سے جو اوسکو طبعی ہوتی ہین پھیر کر دوسرے جانب رجوع کرتی ہین اور اسی سبب سے اکثر دیکھنے مین آتا ہے کہ وہ لوگ جو اوائل عمر مین نہایت پاک اور سادہ مزاج تھے دوران زمانہ مین بد خصلتون اور بد کرداریون کے مطیع ہوئے ایسا کوئی آدمی نہین ہے کہ کسی نہ کسی عادت کا مطیع نہو - مگر ایسا اکثر دیکھا جاتا ہے کہ آدمی عموماً بری عادتون کے مطیع ہوتے ہین اسکا سبب غالباً یہ معلوم ہوتا ہے کہ شروع عمر مین جبکہ خیالات اور طبیعت نہایت اثر پذیر ہوتے ہین اور جبکہ عقل پر خواہشون اور لالچون کا غلبہ ہوتا ہے انسان اون باتون اور کامون کی جانب زیادہ تر رجوع ہوتا ہے جو اوسکی خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کی امید دیتے ہون ایسے سن مین جبکہ نیک و بد کی تمیز کا مادہ

طور سے ممکن نہین ہوسکتی صحبت و تتبع کا اثر اوس کے مزاج پر بلحاظ نیک و بد کے ایسا مضبوط ہوتا ہے کہ وہ خواہ نخواہ اوسکے چال چلن پر جا ملتا ہے اور اگر کوئی فعل ایسا ہی ہو جسکے کرنے سے اوسکے دلکو صدمہ پہونچتا ہو یا اوس مین کسی قسم کی تکلیف شامل ہوتا ہم اوسکے متواتر کرنے سے اوس فعل کی کراہیت دور ہو جاتی ہے اور بجائے برا معلوم ہونیکے وہ اچھا معلوم ہوتا ہے یہانتک کہ اوس سے ایک ایسا انس ہو جاتا ہے کہ وہ بمنزلہ طبعی کے ہو جاتا ہے اور پھر اوسکا چھوٹنا قریب محال ہوتا ہے واقعات سے تجربہ ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص مثلاً ایک قیدی مدت دراز تک تاریکی مین رہنے کا عادی ہو گیا ہو تو بوقت رہائی اوسکو قیدخانہ اور اپنی تاریک مکان چھوڑنیکا سخت افسوس ہوتا ہے پس جبکہ حالت یہ ہے کہ عادت ایسی زبردست چیز ہے کہ اوس سے تاریک چھٹکارا دشوار ہے تو بمقتضائے دانشمندی انسان کو وہ عادتین اختیار کرنا چاہئین جو اوسکو اور اوسکے ہم جنسونکو فائدہ پہنچائین جس چیز یا جس شخص سے کل عمر تعلق رکھنا ہے اوسکا انتخاب سوچ سمجھ کر کرنا لازم ہے کپڑا جسکو آدمی عموماً ایک سال استعمال کرتا ہے یعنی جسکی صحبت مین اوسکو صرف ایکسال رہنا ہوتا ہے کیسے ہوشیاری اور دیکھ بھال سے پسند کیا جاتا ہے تو پھر یہ کسقدر زیادہ ضروری بات ہے کہ کسی عادت کے اختیار کرنے مین جسکی صحبت کل عمر کرنا پڑتی ہے تمیز کی پوری قوت کو کام مین لایا جائے اس ضمن مین اسبات کا ظاہر کرنا بیجا نہو گا کہ کسی بری عادت کا ترک کرنا محال نہین ہے بلکہ بشرطیکہ خواہش مضبوط اور ارادہ قوی ہو پس و پیش کرنے سے یا یہ خیال کرنے سے کہ فلان عادت کے چھوڑنے مین جسمانی تکلیف یا دوستون کی

تا خوشی ہمکو ہاوسکا پہونچنا رفتہ رفتہ مناسب ہوگا کوئی عادت چھوٹ نہین سکتی صرف ارادہ اور ایک لخت علیحدگی کافی ہے فقط

راقم گنہگار قومی خیر خواہ رام مرزا ابن قوم دلبر راجپوت ساکن الہ آباد ضلع میرٹھ

مشکلات دنیوی

اس عالم ناپائدار مین انسان کو صدہا قسم کی مشکلین و مصیبتین جھیلنا پڑتی ہین کوئی شخص ایسا نہین ہے جو فکر و تردد سے خالی ہو حالت اچھی ہو یا بُری رتبہ اعلیٰ ہو یا ادنےٰ سب کے ساتھ خرابیان لگی ہوئی ہین کوئی شخص بالکل خوش ہے نہ ہمہ تن مصیبت مین پہنسا ہوا ہے اپنی حالت کے موافق بھلائی اور برائی دونون سے تعلق رکھتا ہے خوشی اور آرام حاصل کرنے اور مصیبت اور مشکلات سے رہائی پانے مین ہر شخص عمر بہر مشغول رہتا ہے لیکن مدعا حاصل نہین ہوتا جماعت انسانی کی ابتدا سے فکر صرف اسطرف رجوع ہے کہ کسی تدبیر سے رنج و مصیبت سے آزادی ہو لیکن منشاء قدرت اس کوشش و تجویز کے بالکل برخلاف ہے کہ ساتھ بھلائی اور بھلائی کے ساتھ بُرائی پیدا کی گئی ہے تاکہ دونون مین تمیز ہو سکے ان کوششون اور تجویزون مین سے صرف ایک قسم کی کوشش کسیقدر کارآمد ہوتی ثابت ہوئی ہے وہ کوشش یہ ہے کہ آدمی قناعت پر کاربند ہو تکلیفون اور تردد و تکالیف کا سب سے بڑا ذریعہ حرص ہے حرص کبھی سیر نہین ہوتی اگر کسی بات مین کچھ کامیابی ہوئی حرص و خواہش افزونی کو بنہر کانے تردودات مین مبتلا رکہتی ہے جو لوگ قانع اور شاکر ہین اونکی

طبیعت کو آرام ملتا ہے فکر و تردد سے بہت کچھ نجات ملتی ہے صبر و قناعت سے یہ مراد نہین ہے کہ آدمی کاروبار چھوڑ کر تارک الدنیا بنجاوے بلکہ یہ مراد ہے کہ جو حصہ قدرت سے اوسکو نصیب ہوا ہے اوسپر اکتفا کرے اور ہر حالمین خوش رہے تاکہ کاوش جان سے چہٹکارا ہو اس دنیامین کوئی عیش اور عشرت کوئی سامان شادی و خوشی ہمیشہ قایم نہین رہ سکتا دنیا اور اوسکی ہر چیز فانی ہے اوسپر بہروسا کرنے والے اور اوسکی چیزون کی تلاش مین سرگردان رہنے والے بجز تکلیف کچھ نہین پاتے مدة العمر آفت مین پہنسے رہتے ہین اور بوقت مرگ بہت حسرتون کو اپنی ساتھ لیجاتے ہین وہی لوگ خوش ہین جو صبر و قناعت کے راستہ پر بے کہٹکے چلے جاتے ہین صد ہا برائیون اور گناہون سے بچتے ہین دنیامین سرخرو اور عقبی مین لازوال آرام حاصل کرتے ہین۔

راقم

آپکا قومی خیرخواہ رام سرن داس قوم ویس راج بنسی ساکن ہاپوڑ ضلع میرٹھ

صغیر سنی مین شادی کرنا

صغیر سنی مین شادی کرنیکا رواج ہندوستان مین بہت کثرت سے جاری ہے بارہ برس کی عمر سے پیشتر لڑکے اور لڑکیون کی شادی کر دی جاتی ہے بلکہ جسقدر کم عمر ہو اوسیقدر مناسب سمجہا جاتا ہے برہمنون کے بعض فرقونمین یہ دستور ہے کہ قبل ولادت لڑکا لڑکی منسوب ہو جاتی ہین اگر اتفاقاً دو چار عمر زیادہ ہو گیا اور شادی کی نوبت نہ پہونچے تو والدین ملعون ہوتے ہین اور اونکی غفلت یا مجبوری اونکی خجالت یا بدنامی کا باعث ہوتی ہے

یہ رسم جسکا رواج زیادہ تر اہل ہنود مین ہے سراسر مضرت رسان ہے کسی قسم کا فائدہ
اس رسم مین سمجھ مین نہین آسکتا اول تو دیکھنا چاہئے کہ جس قوم مین بیواؤن کی
شادی ممنوع ہے اوسمین رواج قبیحہ سے کیسی کیسی خرابیان پیدا ہوتی ہین چھوٹی عمر مین
لڑکے اکثر موت کے پنجہ مین آجاتے ہین اگر ایک لڑکا جسکی شادی بالفرض سات آٹھ
سال کی عمر مین کردی گئی ہے اگر چیچک یا کسی حادثہ سے ہلاک ہوجاوے تو اوسکی شادی کے
ہوتے عورت جو بعض کم سمجھ بچہ ہے کل عمر بھر دردناک اور قابل رحم حالت مین مبتلا رہیگی
علاوہ اسکے جورو اور خاوند کا رشتہ ایک سب سے بڑا اور نازک ہے یہ ایسا رشتہ ہی
جو اہل ہنود مین کسی طرح تا زیست ٹوٹ نہین سکتا پس لازم ہے کہ اس رشتہ کو نہایت
سوچ سمجھکر قایم کیا جاوے لڑکے کا چال چلن اور اوسکی حالت کا اندازہ چھوٹی عمر مین
ہرگز صحیح طور پر نہین ہوسکتا۔ تو کسطرح اور کس ذریعہ سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ آئندہ
عمر مین اوسکی حالت ایسی ہوگی کہ وہ اپنی لیاقت اور محنت سے اپنی عورت اور خاندان کی پرورش
کرنیکے لایق ہوگا اور ایسی شادی کا ایک یہہ بہی لازمی نتیجہ ہے۔ کہ اگر لڑکا طالب علم ہے تو اوسکے
نوشت وخواند مین خلل واقع ہوگا۔ سولہ یا اٹھارہ برس کی عمر مین جو عالم شباب کا آغاز ہے اوسمین
جسمانی اور دماغی قوت بوجہ زور پر ہوتی ہے مکلاوہ ہوجاتا ہے یعنی عورت اور مرد ہم صحبت
اور ہمبستری کے واسطے مجبور کئے جاتے ہین ایسی حالت مین ضرور ہے کہ یا تو شوق صحبت
یا فکر خانہ داری پڑھنے لکھنے سے معذور رکھے اور وہ جوش اور اولوالعزمی جسکا آغاز عالم شباب
سے اور جسکی فوائد آیندہ عمر مین بیشمار ہین جڑ سے مارے جاتے ہین اور پختگی سے پیشتر اگر نطفہ

قایم رہا تو اولاد کا پست ہمت اور ضعیف الجثہ ہونا ضروریات سے سے بعید جو اسکا ہرجے کہ شادی صغیرسنی قوم ہنود کے زوال کا ایک بڑا باعث ہے لڑکون کی تعلیم پوری طور ہونا غیر ممکن ہے اور جو اولاد نسلاً بعد نسلاً پیدا ہوتی ہے روز بروز کمزور اور پست ہمت ہوتی جاتی ہے اگر اتفاقاً لڑکا مرگیا تو لڑکی کو تمام عمر مصیبت اوٹھانی پڑی اور اگر فریقین کے مزاج و عادات مین اختلاف ہے تو ہمیشہ کا نفاق اور رنجش اون کی کل عمر کی خوشی اور آرام کو برباد کریگا - پس قوم کی ترقی کا بڑا ذریعہ صغیرسنی شادی کا روکنا ہے - ای بہائیو اس مضمون کے اصولونکو خیال کرو کہ اس سے کیا نتیجہ نکلا زیادہ لکھنا فضول ہے

راقم رام سرن داس نائب مدرس مقتبہ بڑوت تحصیل باغپت ضلع میرٹھ مقتبہ اپور ضلع میرٹھ

ہمکو امید ہے کہ برادری کے بہائی اس مضمون پر غور فرماکر کوئی عمدہ نتیجہ نکالینگے - نہ کہ اسکا مطلب باطل سمجھکر اپنی فائدہ کو بھی بھول جائینگے -

ویش کانفرنس

اسکے متعلق جو کچھ کارروائی آیندہ جلسہ کانفرنس مین ہوگی وہ ماہ جنوری کے پرچہ مین شائع کیجائے گی -

اس کو ضرور پڑھیے

ہم اطلاعاً اپنے نامہ نگارونکو یہ اظہار کرتے ہین کہ ہمارے خریدارون نے اس سال ہمارے قواعد کے موافق پیشگی قیمت نگر وال اپکا رک کی بہیجکر پرچہ کی بڑی امداد فرمائی - ہم اونکے دل سے شکریہ ادا کرتے ہین اور امید کرتے ہین کہ اسیطرح سے آیندہ سال مین بہی

چند چونگی بھیجکر وہ چند مشکور فرماوینگے۔ ہماری اون خریداروں سے دست بستہ التماس ہے کہ جنہوں نے ابتک کسی باعث سے اسکی قیمت روانہ نہیں فرمائی ہے وہ مہربانی فرماکر جلد روانہ فرماویں ؛

اوسوال اصحاب میں شادی اور برات کا لیجانا

— اجمیر میں اوسوال صاحبوں کے قریب تین سو کے گہر ہیں کل برادری کی جونار بہت کم اصحاب کرتے ہیں اسکا سبب یہ ہے کہ برادری میں اونکی خاطر تواضع کے علاوہ ایک پونچلا یہ لگا ہوا ہے کہ ایک صاحب کیساتھ ایک خدمتگار کا جانا ضرور سمجھا جاتا ہے۔ اور اسکا خاص سبب یہ ہے کہ پہلے اس برادری میں دولتمند اصحاب زیادہ موجود ہیں اور جب اونکے یہان نوتا دیا جاتا تو اکثر نوکر بھی جونار میں چلے جاتے ہیں بہت ہوا تو ایک بچہ بھیجدیا گیا کہ جسکے ساتھ بھی کئی نوکروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکو دیکھا دیکھی عام بھائیوں نے بھی یہ سمجھکر کہ برادری میں سب برابر ہیں آدمی کو ساتھ لیجانا ضروری سمجھا اب یہ پوچھئے تو نقصان کیسا ہوا جواب یہی ہوگا کہ ہر صورت میں اپنی بہائیکا ساتھ ہی اسکی ان آدمیوں کا لٹھا ہی ... لگا رہتا ہے کہ ناکیس دم آجاتا ہے اسیطرح اونکے یہان غیر برادری کے بھائی بھی آدمی کو لیجانا فرض سمجھلیتے ہیں اس کارروائی کو بڑہی موٹی دیکھکر اس برادری کے کئی عقلمندوں نے یہ مناسب سمجھا کہ جسکے یہان سے خدمتگار کا آنا بہت ضروریات سے ہے اوسکیلئے موقعہ دیکھکر خاص خاص آدمیوں کے لئے ٹکٹ بھیجدیا تاکہ خرچ میں کچھ کمی بھی ہو اور خدمتگار اب شتاب نہ آویں لیکن اسپر بھی اسمیں تخفیف کی ضرورت ہے۔ کیا اچھا ہو کہ اس برادری کے

بھائی اپنے بھائیوں کا فائدہ سمجھکر اس نتیجے کو دور کر دیگر ویش برادریوں کے موافق اپنی انجمن
بھائیوں کو بھی نیوتا دیں اور اونکی خوب خاطر کر آپس میں محبت و پیار بڑھاویں چنانچہ ایک برات
جو مالیر اودیپور گئی تھی اوسکے ساتھ آدمی سو کے قریب نوکر تھے جنمیں سے کئی اصحاب
کے نوکر تو اوسوقت کے لئے ہی نوکر بنا دئے گئے تھے - دیگر ویش بھائیوں نے بھی ایسا
ہی کیا دیکھئے اگر اسکا نتیجہ سوچا جاوے تو کچھ اچھا نہوگا برات کا مختصر صورت میں ہونا ہر طرح سے
فائدہ مند ہے اور ان بھائیوں کی خاطر خواہ تواضع ہونا اور محبت کا بڑھنا اوسوقت
میں ممکن ہے ایسے موقع پر جبکہ اتنا خرچ اوٹھایا جاتا ہے اپنی قومی متعلق سبھا کو بھی چندہ کھول کر
اوسکیلئے دینا بھی ضرور ہے تاکہ غریب بھائیونکی بھی خبر لیجاوے اس برات کے بارہ میں اتنا
ہی کہنا بس ہوگا کہ جب رانی صاحب کی نظر کفایت کیطرف [illegible] ونکو [illegible] سب تہا کہ [illegible]
کے قواعد کے موافق عملدرآمد کو حاصل کرسکتے اور ذاتی فائدہ بھی ہوتا اسپر بھی اونکو بھی
کچھ خرچ اوٹھانا پڑا لیکن ویش مہا سبھا یا ذاتی سماچار تر [illegible] قوم کے فائدہ رسان کسی
معاملہ میں کچھ بھی مدد دینے کی ہمت نہ چلے - یہ سے نیک کام ان روپیہ صرف کرنا بڑا مشکل ہے

رسید قیمت وصول شدہ

لالہ شیام داس صاحب ہوشیارپور	[illegible]	اگروال سبھا میرٹھ	—
لالہ راجہ لال صاحب میرٹھ	[illegible]	لالہ موہن لال صاحب	[illegible]
لالہ گھنشام داس صاحب	[illegible]	لالہ ہری پرشاد صاحب	[illegible]
لالہ شنکر لال صاحب	[illegible]	لالہ [illegible] سنگھ صاحب	[illegible]

لالہ بھیکھ راج صاحب	آگرہ	عہ/
لالہ بھگوان داس صاحب	پیلی بھیت	عہ/
لالہ پرشوتم داس صاحب	آگرہ	سے
لالہ سانگی لال صاحب	بنیچ	سہ/
لالہ کنہیا لال صاحب	ملتان	سہ/
لالہ گوردھن شنکر صاحب	کولہ	سہ/
لالہ جنگی مل صاحب	وصلے	عہ/
لالہ انوکھی لال صاحب	لاہور	عہ/
لالہ بجرنگ بہاری لال صاحب	دربھنگا	عہ/
لالہ رادھا کشن صاحب سوداگر	اجمیر	عہ/
لالہ ٹھاکر داس صاحب	بنارس	عہ/
لالہ بلرام داس صاحب		عہ/
لالہ سالگرام صاحب	ایٹہ	عہ/
لالہ بندرابن صاحب	دلکشان	عہ/
لالہ چھندومل صاحب	کانگارول	سے/
لالہ کیول کشن صاحب	سیتاپور	عہ/
لالہ جیون لال صاحب	چندوسی	سہ/

لالہ سروپ لال صاحب	مظفرنگر	[illegible]
لالہ بچی رام جمناداس صاحب	دہرادون	[illegible]
لالہ شیودیال سنگھ صاحب	کرنال	[illegible]
لالہ درگا پرشاد صاحب	فرخ آباد	[illegible]
لالہ شیوداس صاحب پنساری	اجمیر	[illegible]
لالہ جیالال صاحب فرخ نگر	فرخ نگر	[illegible]
لالہ بجیا نند صاحب کلرک	لاہور	[illegible]
لالہ شیام سندر صاحب	اٹاوہ	[illegible]
لالہ البیل سنگھ صاحب	بھوپال	[illegible]
لالہ کنہیا لال صاحب	بجنور	[illegible]
لالہ کشن گوپال صاحب	جھالاواڑ	[illegible]
لالہ بجیا سہائے صاحب	الہ آباد	[illegible]
لالہ ہرسہائے مل صاحب	جہلم	[illegible]
لالہ ہردیال صاحب	جھالراپاٹن	[illegible]
لالہ مہانندرائے نربدا پرشاد صاحب	سیونی ضلع چھپارا	[illegible]
لالہ کیشوداس صاحب	جاورہ	[illegible]

(باقی آئندہ)

دانت

دانت ایک ایسی چیز ہے کہ بغیر اوسکے دُنیا کی کسی چیز کا مزا نہین آ سکتا۔ کھانیکا لطف منھ کی زیبایش جوانی کی امنگ سب اُنکے ساتھ ہی جاتی رہتی ہے۔ اسیلیے انسان کا فرض ہے کہ ضرور اُنکے قائم رکھنے کی کوشش کریں مگر آجکل اسکے برخلاف دیکھا جاتا ہے۔ بعض صاحب کبھی کوئی منجن استعمال — کرتے جس سے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دانتون پر ایسی کریڑی یا زردی لگجاتی ہے کہ اگر منصوری پیسہ بھی مارو تو چپک جاوے۔ منھ سے بدبو ایسی آیا کرتی ہے کہ نزدیک سے بات کرنیکو طبیعت نہین چاہتی۔ منھ کی زیبایش تو نام کو نہین رہتی اور ایسی حالت مین دانت تھوڑے دن قائم رہکر فوراً ہی ٹوٹ جاتے ہین بعض صاحبان کسی لکڑی سے روزانہ دانت صاف کرتے ہین اگرچہ اوس سے ایک دفعہ تو دانت بالکل صاف ہو جاتے ہین مگر کچھ ہی عرصہ مین جڑ ہل آتی ہین۔ اور دانت بالکل ہل ہل کر ٹوٹ جاتے ہین۔ منجنون کی یہ حالت ہے کہ کسی مین تو ایسے جز ملے ہوتے ہین کہ جس سے دانت سیاہ ہو جاوین اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ جو اندر چلے جانے سے نقصان پیدا کرتے ہین اسواسطے ہمنے ایک منجن طیار کیا ہے اس سے دانت سیاہ نہین ہوتے منھ سے ہمیشہ خوشبو آتی ہے۔ خراب پانی اوسیوقت نکل جاتا ہے ہلتے ہوئے دانت بند ہو جاتے ہین کوئی مرض دانتون کے نزدیک نہین آتا چاہے جیسے دانت خراب ہو رہے ہون اگر دو روز کے استعمال سے موتی کی مانند نہو جاوین تو ہم ذمہ وار ہین اسکے مقدار صرف دو رتی ہے۔ ایک بکس سال بھر کے لیے کافی ہوتا ہے۔ قیمت فی بکس ۶ آنہ ہم ناظرین سے خاص التماس کرتے ہین کہ جہان آپ صدہا خرچ برداشت کرتے ہین یہ بھی ۶ آنہ سال یعنی آدھ آنہ ماہواری کا خرچ برداشت کیجیے۔ اور اس منجن کو استعمال مین لائیے۔ یقین ہے کہ آپکو بڑھاپے مین چہرہ کی زیبایش یا عمدہ عمدہ چیزون کے کھانے کے لیے نہ ترسنا پڑیگا۔

المشتہر

[illegible] منیجر فرینڈس کمپنی ہاپوڑ ضلع میرٹھ — مشرف المطابع میرٹھ

رسالہ ویش سدشا پرورتک ہاپوڑ

(یادہ آدہ سال مین پانسو روپیہ یا اس سے کچھ کم ویش کی اولاد کے لیے سرمایہ)

یہ ہمیں صفحہ کا ماہواری رسالہ عالمانہ سوشل اور قومی مضامین عمدہ عمدہ نوٹون دلچسپ چٹکلون سے مزین ہو کر ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ کو ہاپوڑ ضلع میرٹھ سے شائع ہوتا ہے صنعت و حرفت زراعت قومی ترقی کے آئین خاص خاص اصول درج کئے جاتے ہین۔ ویش قوم کے حامیان کو یہ رسالہ ضرور دیکھنا چاہیئے قیمت بھی بغرض آسانی صرف ۱۲/ ہے۔ اپنی ویش قوم کی کشتی کو جہالت کے بھنور مین ڈوبے ہوئے دیکھکر اسکی دس دس ہمیں صفحہ کا پرچہ اپنے غریب بھائیون کو مفت بھی تقسیم کرنا لازم ہے۔ ایسے خریدارون کی آسانی کے لیے ہمنے یہ انتظام کیا ہے کہ جو صاحب اسکی دس کاپیان یا اس سے زیادہ خریدین گے اونسے بجائے ۱۲ روپیہ کے ۸ روپیہ لیے جاینگے چونکہ دھرم کے پرچار کرنے اور گمراہون کو راہ راست پر لانے سے زیادہ دنیا مین کوئی ثواب نہین ہے اسواسطے ہم ناظرینون سے التماس کرتے ہین کہ وہ نہ صرف اسکی خریداری ہی مین کوشش کرین بلکہ اسکی دس دس ہمیں صفحہ کا پیان خرید کر بھی غریب بھائیون کو مفت تقسیم کرین۔ اور اس رسالہ کی مدد فرماوین۔

اسپر بھی پانسو روپیہ کا انعام

علاوہ اسکے ہم مفت ہی امداد نہین مانگتے ہین بلکہ یہ بھی انتظام کیا گیا ہے کہ دو ہزار خریدار ہو جانے پر ۵۰۰ روپیہ سالانہ اون خریدارون کے ورثا کو ملا کریگا جو اس سال مین مر گئے ہونگے اور اگر کسی سال میں ایک سے زیادہ خریدار مرینگے تو وہ پانسو مرنے والون کی تعداد پر برابر تقسیم کر دیا جاویگا۔ اور اگر کسی سال مین کوئی بھی نہ مرا تو وہ روپیہ دوسرے سال کے روپیہ مین شامل کرکے اوس سال میں مرنے والون پر تقسیم کیا جاویگا۔

المشتہر

ماسٹر رام سروپ گپت سکریٹری ویش سبھا شا پرورتک سبھا ہاپوڑ

[illegible]

جلد ۸ — نمبر ۱

ایک ماہواری رسالہ بابت جنوری [illegible] دونوں میں شائع
ہوتا ہے اور جس میں مضامین و مضمون متعلق قوم [illegible] و دیگر [illegible]
در صفحات پہ شائع ہوتے ہیں

یہ پرچہ ہر مہینے میں شامل ماہ کامل کے ترقی اور رفاہ قوم کا سامان ہے یہ پرچہ	نکلتا ہے مرتب ہو کے مضمون سے متعلق مٹا دے ظلمت بد رسمی اپنی نور کامل

شرائط قیمت سالانہ پیشگی

قیمت سالانہ پیشگی [illegible] بغیر قیمت پیشگی کے کسی کو روانہ نہیں کیا جائیگا

در مطبع معین الہند اجمیر طبع شد

گروال اپکارک کے قاعدے

۱۔ یہ پرچہ ہمیشہ گروال اپکارک سبھا سے ہر ماہ کی دسوین تاریخ کو شائع ہوا کریگا۔

۲۔ اس پرچہ مین گروال اور دیگر پہاڑی لوگون سے متعلق مضمون و خبرین شائع ہوا کرینگی۔

۳۔ اس پرچہ کو مذہب و سرکاری معاملے سے کچھ تعلق و سروکار نہین۔

۴۔ اس پرچہ کی پیشگی قیمت سالانہ ۱ ہے ایڈیٹر گروال اپکارک کے نام آنا چاہئے۔

۵۔ خط و کتابت و مضمون اس رسالہ کی منیجر گروال سبھا کے نام بہت صاف لکھکر بھیجنا چاہئے۔

۶۔ جو بچت ہوگی وہ گروال و دیگر پہاڑیون کے کامون مین خرچ کیجائیگی اور حساب سال کے اخیر مین چھپیگا۔ اور منظور شدہ مضمون بھیجنے والونکو یہ پرچہ بلا قیمت دیا جائیگا اور وہ پانسو روپیہ کے انعام کا مستحق سمجھا جائیگا

۷۔ ہر جنوری سنہ [illegible] سے ہمارے نوٹس کے بموجب بلا پیشگی قیمت آنے کے کسیکو یہ پرچہ نہین بھیجا جائیگا۔

اشتہار

چھپانے والون و بٹوانے والونکو اطلاع

اشتہار چھپوانے و تقسیم کرانے والون کو لازم ہے کہ اشتہار چھپوائی و تقسیم کرائی کی پیشگی قیمت بھیجدین ورنہ کوئی اشتہار وغیرہ تقسیم نہ کیا جائیگا۔ اور نہ مشتہر کرایا جائیگا

۳

اگروال اپکارک

سے بہا تما نیاسال ہمارے بھائیوں اور پتی پ کو مبارک ہو

بھجن

دھن تو کرتا ہرتا - دھن تو جگدیشورا - دھن ہے کرپا تیری دھن تو پرمیشورا - دھن
شرشٹی کرتا ہے تو - کون مہما گا سکے - دیا پک ہے تو جگت ماہین گن نہ تیری گا سکے -
دھن ہے پر بھو نام تیرا - دھن تو کرتا ہرے - دھن تیری وہ شکتی جو تیرا جو نہ تیاگو تم کبھی
دھن تو شانتی سے ایشور - دھن تو کہتیر تا سا پرادہ سو سو دیا کرہی جو دیا و رشٹی نہ پہرا
جگت پتا اور جگت ماتا - تو ہی پالن ہار ہی - سوامی تو سنسار کا - تیرا ہی سب ہے واسطے
سے انادی جگ بہت ہم - دان سکھ کا دیجئے - پرکاش تو سب جگت ماہین - کرپا اپنی کیجئے

ویش مہا سبھا کے چوتھے جلسے کا بیان جو کہ متھرا جی مین ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۸۹۳ کو ہوا
یہ وہ جلسہ ہے کہ جسکے لئے ویش بھائی ایک سال تک فکر و تردد کیا کرتے ہین اور راہ
دیکھتے ہین کہ وہ دن ہمین کب میسر ہو کہ ہمارے بھائیون کی نیاز حاصل ہو اور قومی حالت پر
غور کرنیکا موقع ملے اس جلسہ کی کارروائی سے واقف ہونیکے وہ اصحاب بہت ہی مشتاق
ہونگے جو ہر دلیش برادری کے خیرخواہ ہین اور کسی باعث سے شریک جلسہ نہ ہوسکے اور شوق کل

دیش بھائیون کو اسکا حال معلوم کرنیکی خواہش ہوگی لہذا ہم مختصر طور پر بیان کرنا چاہتے
کچھ مضمون عرض کرتے ہین - یہ جلسہ شہر بمبئی مین متصل محلہ ٹھاکر دوار آریہ سیٹھ
گوکل داس تیج پال سنسکرت پاٹھ شالا کے احاطہ مین کہ جو بمبئی مین ہوا کل ڈیلیگیٹ اصحاب جہان قیام
پذیر تھے سیٹھ صاحب نے کل کا کل انتظام بہت عمدہ کیا ہر قسم کی خاطر تواضع مین موجود تھے
اسٹیشن پر ریسپشن کمیٹی کے ممبر صاحبان کی پیشوائی کیلیے موجود رہتے تھے کل سواریان سیٹھ صاحب موصوف
کی اسٹیشن پر موجود رہتے تھے اور شب کو ایک ٹینٹ چوبندا اور ایک ہال نہایت خوبصورت بنا ہوا تھا
ڈیلیگیٹ یعنی پرتنیدھیون کی تعداد اس جلسہ مین قریب ۵۰۰ اصحاب کے تھے جنمین قریب
۴۰ انگریزی دان اصحاب و ۱۰۰ سنسکرت کے اصحاب اور باقی دیگر دیش بھائی صاحب یعنی اہل
برادران ماتہر دیش مدراس کھتری بنگال وغیرہ اصحاب بہت تعداد مین تھے انکے
علاوہ کچھ اصحاب ایسے تھے کہ شام کو واپس چلے جاتے تھے وزیٹر صاحبون
کی تعداد قریب ایک ہزار اصحاب کے تھے اس جلسہ کے شان و شوکت کچھ بیان نہین ہو سکتی
جو صاحب موجود تھے اسکی کیفیت وہی جانتے ہین قومی محبت کا اظہار جیسا کچھ بیان ہوتا
تھا اسکی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - تاریخ ۲۰ دسمبر کو مہاسبھا کی کاروائی ۱۱ بجے
دن کے شروع ہوئی منگلاچرن ہوا بعد پنڈت صاحب نے فرمایا کہ شوری کمیٹی سے جیسا
صاحب کی ایک صاحب کو پریسیڈنٹ مقرر کیا جانا تجویز کیا تھا یعنی لالہ کشن داس صاحب پنشن
گزر کو اسے صحیح مانتے ہین تائید مین صاحب نے پیش کیا اور پاس ہو گیا اور لالہ صاحب
رئیس جو لائق ہین اس صاحب بہتر جلسہ کیونکہ لائق و فائق آدمی ہین بلکہ بہی جانتے

جی کا امر ... پریزیڈنٹ تھے ناسازی مزاج [illegible] صاحب [illegible] باشندوں کی خدمت
خصوصاً [illegible] احباب کی [illegible] بنگلور پہونچ
[illegible] صاحب [illegible] صاحب [illegible] بھی [illegible]
کی اور [illegible] بلکہ کسی خاص ضروری کام کے باعث [illegible] قاصر ہوں اور لالہ سری
کشن داس صاحب و منالچند صاحب [illegible] باعث [illegible] سیٹھ [illegible] اپنے
کے عزیز کا انتقال ہونیکے سبب شریک جلسہ نہوسکے گو یہ احباب خیر خواہ قوم ان سب
مشورہ کمیٹی کو ان چار صاحب کا یہ جواب [illegible] کہ [illegible] صاحب کو پریزیڈنٹ
مقرر کرنیکے لئے بابو [illegible] صاحب نے جلسہ میں تحریک کی اور [illegible] بہادر گنگا رام صاحب نے
تائید کی اور کثرت رائے سے [illegible] صاحب موصوف پریزیڈنٹ مقرر کئے گئے - لالہ راجندر لال
صاحب رئیس میرٹھ نے تحریک کی کہ راؤ بہادر بابو شیام سندر لال صاحب وزیر اعظم ریاست [illegible]
جلسہ کے وائس پریزیڈنٹ یعنی اوپ پردھان مقرر کئے جاویں لالہ بدری پرشاد صاحب رئیس [illegible]
نے تائید کی اور کثرت رائے سے یہ رزولیوشن پاس ہوا - بابو [illegible] صاحب جنرل سکریٹری
پرسیپانٹ ریسیپشن کمیٹی سے درخواست کی کہ وہ اپنا بیان [illegible] سیٹھ [illegible] صاحب موصوف
قومی ہمدردی سے بھری ہوئی ایک اسپیچ دی کہ اوسکی [illegible] زیادہ تر معلوم ہوتی
تھی آپ نے [illegible] وکٹوریہ مہارانی کا پوری طرح سے شکریہ ادا کیا کہ جنکے عہد میں ہم [illegible]
اپنا کام کرسکتے ہیں [illegible] پریزیڈنٹ [illegible] سبھا کی حیثیت سے [illegible] اسپیچ دی
بابو شیام سندر لال صاحب نے بھی کچھ فرمایا جو جو رزولیوشن [illegible] اسکے [illegible] کرتا

بعد ازان لالہ پیاری لال صاحب ساکنہ میرٹھ نے سالیانہ کارروائی پڑھکر سنائی اور حساب متعلق مہاسبھا
سال بھر کے جمع و خرچ کا سب بھائیون کی سامنے اطلاعاً ظاہر کیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ سب کمیٹی
سبھاؤن کی کارروائی گذشتہ سال کی نسبت اچھی رہی اور حساب آخری نتیجہ یہ تھا آمدنی ۴۲۳ [illegible]
روپیہ آدہ آنہ۔ خرچ [illegible] روپیہ پونے آٹھ آنہ۔ باقی [illegible] روپیہ پونے آٹھ آنہ

رزولیوشن نمبر اول۔ یہ کانفرنس یعنی مہاسبھا اپنی راے دیتی ہے کہ برادری کے سب
بھائی اپنے مقامی جھگڑون اور فسادون کو پنچایت سے آپس مین فیصل کرنیکی کوشش کرین اور
عدالتون مین جاکر اپنے کو تباہ نہ کرین اور اس بات کی پورا کرنے کے لئے کانفرنس سب بھائیون کے
توجہ پنچایتون اور صلح کرانے والی کمیٹیون کے مقرر کرنے پر دلاتی ہے اور ہر مقامی سبھا سے امید کرتی ہے کہ
وہ اسبارہ مین پوری پوری کوشش کریگی۔

ہمارے لایق فایق لالہ کیدارناتھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر انبالہ نے جنکو کہ ابتدا ہی سے
ایسے جھگڑے فیصل کرنیکا کام پڑتا ہے اور جنہون نے سیکڑون بھائیون کو اس ہوش ربا آفت
سے برباد ہوتے دیکھا ہے اس رزولیوشن کے بارہ مین عمدہ طور سے ساتھ تلقین کے پر تاثیر سپیچ
دی اور اسبات کی پوری طور سے ضرورت اظہار فرمائی کہ عدالتون مین برباد ہونے کے بجائے آپس مین اتفاق
و اخلاص سے ایسے جھگڑے فیصل کرلئے جاوین۔ لالہ غیراتی لال صاحب ساکن مظفرنگر و لالہ [illegible]
منیجر میرٹھ نے تائید کی اور کثرت راے سے رزولیوشن مذکورہ بالا پاس ہوا ہم دلی
اسبارہ مین تمام بھائیون کے غور فرمانیکے لئے یہ بات ظاہر کرتے ہین کہ اکثر آپنے دیکھا
ہوگا کہ ہمارے بھائیون کا ہی مجلس دیا ہوا ہے اور وہ عدالتین بذریعہ قانون کے فیصلہ

دیتے ہین اونہین اصحاب سے اگر ہمکا بتر یہین پیار و محبت سے پیار و محبت سے طے کردین
توکیا بیجا ہوگا۔ ۲ دوسری بات یہ کہ اگر عدالتون مین روپیہ بہا دیکر بجائے کسی ہمارے ذاتی
بہائی مین دیدیں رہ جائے اوس سے اوسکو کچھ فائدہ پہونچے تو کیا مناسب نہ ہوگا اس سے
یہ غرض ہرگز نہین کہ ہمارے بہائی کسی کو فضول گہر دکہہ مارتے دین۔

رزولیوشن نمبر دوم۔ یہ کانفرنس سب بہائیون برادری کا دہرم سمجہتی ہے کہ وہ
سنسکرت و دیوناگری وڈیا کی ترقی پر مستعد ہوون اور اپنے دہرم کے قواعد سے واقفیت
حاصل کرین اور امید کرتی ہے کہ برادری کے وہ پنچ شامل جماعت کہ جو مندرون یا دہرم
کے کامون مین روپیہ صرف کرتے ہین وہ اوس رقم کا ایک حصہ علم سنسکرت کی ترقی مین
ضرور صرف کرین اور یہ بہی امید کرتی ہے کہ برادری کے جو اصحاب اپنے لڑکونکو کا بجونمین
پڑہاتے ہین وہ دوسرے زبان سنسکرت ضرور رکہینگے اسبارہ مین بابو دوارکا پرشاد صاحب
وکیل انبالہ نے نہایت عمدہ اسپیچ دی اور اس رزولیوشن کو پیش کیا سوامی جی سری دہرم
سرن لابہی سے جو نہایت لائق اور سب کے خیرخواہ ہین اسکے فائدہ اور دیشون کے پرچار
تائی - کے بارہ مین اسپیچ دی آپ نے فرمایا کہ (اردو) جس سے دیشون کی اوپتی کہی گئی
ہے بدن کا کیا مضبوط حصہ ہے کہ جس سے نہایت کام لیا جاتا ہے یہ قوم دان کیلئے ایسی
مشہور ہے کہ ایک بار مہرت جی نے جو کہ اس دیش ورن مین ہوئے ہین ایسا دان کیا کہ
ہم ہمن اوسے لے بہی نہ سکے اور راجہ یودہشٹر کو جب روپیہ کی ضرورت واقع ہوئی
تو اوسوقت باقی بچا ہوا زر کام مین لایا گیا جیسا کہ تواریخون مین لکہا ہے اور کل بہائی

پر بہوتا ئی بہی جتلائی کہ جسکا نتیجا اچھا ہے - لالہ سری رام صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بلند شہر و لالہ
ہار مہو داس صاحب ایم اے وکیل آگرہ سے رزولیوشن مذکور بالا کی تائید کی اور کثرت
رائے سے رزولیوشن پاس کیا گیا - منشی نتہا ور سنگہ صاحب ایڈیٹر آریہ درپن نے
تحریک کی کوشش مہا سبہا کے دفتر کی کارروائی ناگری مین ہونی چاہئے منشی اسکی
تائید کی - یہان پر یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ یہ الفاظ رزولیوشن مین شامل نہین کیے گئے
اور یہ بات صرف جنرل سکریٹری صاحب نے زبانی ہی منظور فرمائی کیا کانفرنس کیلئے
یہ مثل صادق نہین آتی کہ دیگران را نصیحت و خود را فضیحت بہت سے ڈیلیگیٹ اصحاب گذشتہ سال کی رپورٹ
بزبان اردو ہونیکی باعث اسکی کارروائی سے واقفیت نہین رکھتے - امید ہے کہ جنرل
سکریٹری صاحب و انتظامیہ ڈیلیگیٹ مہا سبہا اسپر ضرور غور کرینگے

رزولیوشن نمبر ۳ یہ کانفرنس تعلیم نسوان کی ترقی تمام برادری کے لئے
ضروری سمجہتی ہے اور امید کرتی ہے کہ وہ اسبارہ مین مندرجہ ذیل طریق کو یا اور
کسی مناسب طریقہ کو استعمال مین لاوین -

الف برادری کے اپنے گہرون مین مدرسون کا قایم کرنا -
ب مستورات کے پڑہانیکیلئے پڑہانیوالیونکو گہر گہر پہونچنیکا انتظام کرنا -
ج تعلیم نسوان کے بارہ مین لکچر دینا
د کانفرنس سے تعلیم نسوان مین امداد دینے والے اصحاب کا شکریہ ادا کرنا
(ر) اون مصنفون کو کہ جنہون نے تعلیم نسوان کیلئے عمدہ کتاب تصنیف کی ہے

انعام دینا کانفرنس کی یہ بھی رائے ہے کہ گزشتہ سال میں جو کمیٹی تعلیم نسوان کیلئے کتابیں چھنٹنے کے لئے مقرر ہوئی تھی اوس نے کام اپنا کسی لایق امداد دینے لیکنے نہ ملنے کے باعث نہیں کیا اور امید کرتی ہے کہ آئندہ سال میں وہ کمیٹی کسی لایق امداد دینے والیکو مقرر کر کے اسکام کو پورا کریگی اور اوسکے ممبر مندرجہ ذیل اصحاب ہونگے۔

لالہ بھائیچند صاحب رائے بہادر رئیس مظفرنگر۔ راے ہردی پرشاد صاحب وکیل میرٹھ بابو گھنشام داس صاحب وکیل میرٹھ بابو دوارکا داس صاحب وکیل انبالہ۔ بابو بندرابن داس صاحب رئیس کاشی پور۔ لالہ بھگوانداس صاحب رئیس بلندشہر۔ لالہ کیول کرشن صاحب ہیڈماسٹر سیتاپور۔ لالہ ہرسرنداس صاحب ایڈیٹر مصلح شوری پتر بابو ضلع میرٹھ۔ بابو متھرادا س صاحب سب انجنیر سیتاپور۔ بابو آتمارام صاحب پروفیسر امرتسر۔ بابو بانکے لال صاحب قانون گو باجپور ضلع نینی تال۔ منشی بختاور سنگھ صاحب ایڈیٹر آریہ درپن شاہجہانپور۔ لالہ رام سروپ صاحب ایڈیٹر ویش ہتکاری میرٹھ۔

(ممبر و سکریٹری)

اسبارہ مین منشی بختاور سنگھ صاحب نے کچھ اسپیچ دی اور رزولیوشن پیش کیا گیا۔ لالہ رام سروپ صاحب ایڈیٹر ویش ہتکاری و ہردی پرشاد صاحب وکیل میرٹھ نے تائید کی کثرت رائے سے رزولیوشن مندرجہ بالا پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۴ ۔ یہ کانفرنس تمام برادری کی توجہ صغیر سنی کی شادی کے روکنے پر پھر دلاتی ہے اور امید کرتی ہے کہ جن جن جگہ یا برادری کے

حصوں یا مکانات مین یہ قواعد جاری ہین یعنی شادی کیوقت لڑکے کی عمر ۱۶ سال سے
کم ہو اور دختر کی عمر ۱۲ سال سے کم ہو تو اوس سے روکنے کا برادری کے سب بھائی
بندوبست کرینگے اور سال گزشتہ کے مانند اپنے اپنے دستخط اسبارہ مین کرینگے بابو بتھر
پرشاد صاحب نے صغیرسنی کی شادی ہا کے نقصان ظاہر کئے اور رزولیوشن پاس
ہوا اسبارہ مین کئی اصحاب نے دستخط کئے - لالہ رام چرن بھائی صاحب میرٹھ نے چند
اشعار قومی سدھار کے بارہ مین پڑھے جو کہ آیندہ ماہ کے پرچہ مین آنے پر طبع
کئے جاوینگے -

رزولیوشن نمبر ۵ یہ کانفرنس دوبارہ رائے دیتی ہے کہ لڑکوں کو جسمانی
طاقت بڑھانیمین برادری کی سب بھائی کوشش کرین لالہ بھگوانداس صاحب ڈپٹی
کلکٹر آگرہ نے اسپر کچھ اسپیچ دی اور کسرت وغیرہ کے فائدے ظاہر کئے - رائے
کنہیالال صاحب دبائی کیدا ناتھ صاحب نے تائید کی اور کثرت رائے سے یہ رزولیوشن
پاس ہوا -

رزولیوشن نمبر ۶ جو کچھ شادی وغمی کے خرچ کے بارہ مین رسومات بیہودہ
مٹانے کے بارہ مین ابتک ترقی ہوئی ہے وہ مہا سبھا کے قایم ہونے تھوڑا عرصہ
ہونیکے مقابلہ بہت کچھ ہے لیکن تاہم اسبارہ مین کمی کرنیکی بڑی بھاری ضرورت ہے
اسلئے کانفرنس صاحبان برادری و لوکل سبھاؤن کی توجہ اسطرف دلاتی ہے
کہ وہ اسمعاملہ مین پوری پوری کوشش کرین اور مہا سبھا کے سکریٹری کو اطلاع دین

لالہ بنتامل صاحب سکنہ آباد نے اخبار مین اپیل دی لالہ جیرامی رام مناسب باگیدار
ناتھ صاحب نے تائید کی اور کثرت رائے سے پاس ہوا اور جلسہ ۲ بجے شام کو برخاست ہوا

کارروائی دیش ہپا سبھا مورخہ ۲۸ دسمبر بوقت ۱۱ بجے دن کے شروع ہوئی

رزولیوشن نمبر ۷ یہ کانفرنس برادری کے سب بھائیوں کی توجہ اس جانب دلاتی ہے
کہ بیاہ شادیوں مین جو رنڈیوں کا ناچ ہوتا ہے اوسکی بجائے کوئی اور تجویز ہونی چاہئے
ہر ایک جگہ کا رواج دیکھکر جو تجویز سوچین جنرل سکریٹری کے پاس سب برادری مین
ظاہر کرنیکیلئے لکھ بھیجین - لالہ کیدارناتھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر انبالہ نے پہلے ناچ
کی کارروائی کا خلاصہ بیان کرکے ناچ سے جو جو نقصان ہوتے ہین ظاہر کئے
اور رزولیوشن مندرجہ بالا پیش کیا لالہ کروڑی مل صاحب سکنہ پنجم نے تائید کی
اور ایک بہت عمدہ مضمون اخبار مین پڑھکر سنایا جو کہ آیندہ ماہ کے پرچہ مین شائع
کیا جائیگا اور کثرت رائے سے یہ رزولیوشن پاس ہوا۔ لالہ بھگوانداس صاحب
اگروال بھوڈ کے دو صاحبزادون نے یعنی منی چند و دہرم پال صاحب نے کچھ اشعار
پڑھکر سنائے اور لالہ سوہن لال صاحب سہارنپوری نے انکی ہمت بڑھانیکیلئے - انکو
لڈو دینے کیلئے انعام دیا

رزولیوشن نمبر ۸ یہ کانفرنس گزشتہ کانفرنس کے دسوین رزولیوشن پر برادری
کی پھر توجہ دلاتی ہے اور تاکید کرتی ہے کہ دختر والے کا دختر کی شادی مین لڑکے والے سے
روپیہ لینا بالکل برخلاف ہے اور بند ہونا چاہئے اور امید کرتی ہے کہ ہر ایک برادری

سے بھائی اسکو بند کر دینگے - اور اگر کوئی غریب بھائی آپ دختر کی شادی کرنیکی حیثیت
نہ رکھتا ہو تو کانفرنس سے اوسکو امداد دیجاوے -

رزولیوشن نمبر ۹ - یہ کانفرنس بڑھکر سب بھائیون کی اس جانب توجہ دلاتی ہے
کہ ایسے صاحب کا کہ جنکی استریان مرگئی ہون (۴۰) برس کی عمر کے بعد پھر شادی
ہونا نامناسب ہے اور اگر اولاد نہو تو ۴۵ سال کی عمر تک کسی صورت مین نہونا چاہئے لالہ
زورآور سنگھ صاحب نے تائید کی اور کثرت رائے سے رزولیوشن نمبر ۹ ترمیم شدہ
یہ رزولیوشن نمبر ۹ پاس ہوا - لالہ سوہن لال صاحب نے ۱۵۰ روپیہ ایسی بھائیونکی امداد کے
واسطے دینے کا وعدہ کیا کہ جو اپنی دختر کی شادی کرنیکی حیثیت نہین رکھتا ہو بیشک
ان صاحب کی ہمت قابل تعریف ہے - لالہ لیکھراج صاحب بی اے نے جنہونے رزو
لیوشن نمبر ۸ و ۹ کے بارہ مین اسپیچ دی اور ظاہر کیا کہ اپنے کلیجہ کے ٹکڑے یعنی صاحبزادیون
کو روپے کے لالچ مین بوڑھونکو بیاہ دینا بہتر بکری کیطرح بیچنا نہین ہے تو کیا ہے اونکو اپنی دختر
کہنے مین شرم نہین آتی اور کیا برادری کو ایسی شادیون مین شامل ہونا مناسب ہے
افسوس ہے کہ برادری ایسے صاحبونکو مناسب ڈنڈ نہین دیتی اور رزولیوشن ۸ و ۹
پاس کئے گئے

رزولیوشن نمبر ۱۰ - یہ رزولیوشن کثرت رائے سے اسطرح پاس ہوا کہ کانفرنس
اون بھائیون کی جو شراب اور نشہ کی چیزون کے کہانے پینے کے پرہیز کے بارہ مین
قایم ہوتی ہین اپنی رفاقت ظاہر کرتی ہے اسبارہ مین لالہ جسونت رای صاحب

اسپیچ دی اور لالہ کیدار ناتھ صاحب انبالہ کی ترمیم کثرت رائے سے پاس ہوئی رائے بہادر
گنگا رام صاحب لاہور نے بیوپار کے بارہ مین کئی طرایق مثلاً ....
یعنی بیوپار کی سماچار ون کا علاحدہ چھپوتری کے ضرموقعون درسج کرنا وغیرہ ظاہر کئے
اور لالہ ......کا .... صاحب نے بھی کچھ اسپیچ اسبارہ مین دی بعد ازان گوسوامی
........ن لال جی نے الکیمر سمندر یاترا کے بارہ مین شاستر کی رائے ظاہر کی
ہونا سو جسکا چال چلن یہان اچھا نہین ہے وہ گھر بیٹھے بھی ایسا ہی بھرشٹ ہے جیسا کوئی یاترا
کر کے اپنے چال چلن خراب کرلے پھر کثرت رائے سے رزولیوشن نمبر ۱۱ اسطرح
پاس ہوا کہ یہ کانفرنس افسوس کے ساتھ دیکھتی ہی کہ تجارت جو پرانے زمانہ سے
ویشون کا پیشہ ہے اونکے ہاتھ سے نکلکر غیرون کے ہاتھ مین چلا جا رہا ہے
اسلئے کانفرنس صاحبان برادری کی توجہ تجارت اور تعلیم کے پرانے ذریعہ
اپنے ہاتھہ مین لانیکی طرف دلاتی ہے کہ جن ذریعونکو دیگر قومین کام مین لاکر فائدہ
اوٹھا رہی ہین - لالہ کنہیا لال صاحب دہلی نے رزولیوشن نمبر ۱۲ مع اسپیچ دی اور
پیش کیا کہ یہ کانفرنس برادری کے سب بھائیون کا جو سرستوان ہون دھرم سمجھتی ہے
کہ وہ اپنے غریب بھائیون کی مدد کرین یہ رزولیوشن لالہ کیدار ناتھ صاحب کی ترمیم کے
بموجب کثرت رائے سے پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۳ گوسوامی مدہوسودن لال جی نے فرمایا کہ ویشو مین جو جو
متفرق مت کے تعلق اور نسبت ہوتے ہین اونمین جو صاحب جھگڑا کرین اونکے

شریک کسیکو نہ ہونا چاہیئے - کثرت رائے سے یہ رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۴ - قومی سماچار پتروں کی امداد کے بارہ مین لالہ رام سروپ صاحب ایڈیٹر ویش ہتکاری نے پیش کیا جسکی وی اودین سے (ایڈیٹر اگروال اپکارک) نے تائید کی کہ یہ کانفرنس جو آج نظر آتی ہے ایکے ونکی آیسکی ؛ شہ جیت یعنی اگروال اپکارک پتر کے جاری کرنے اور سبہونکو قومی حالات ظاہر کرنیکا نتیجہ ہے کانفرنس صرف تین روز ہوتی ہے باقی یہ سماچار پتر ہی ہین جو ہمارے بھائیون کی خدمت سال بہر تک کرتے رہتے ہین تو کیا پہر دیگر فضول اخراجات کے مقابلہ مین ہم سالیانہ قیمت پیشگی بہیجکر انکی امداد کرنا آپکو لازم نہین ہے؟ چنانچہ کثرت رائے سے یہ پاس ہوا کہ یہ کانفرنس افسوس کے ساتھ دیکھتی ہے کہ برادری کے حال کے موجودہ پترون یعنی اگروال اپکارک اجمیر ویش ہتکاری میرٹھ ویش سدہار پرورتک اور مہیشوری پتریکا یورڈ - وجین گزٹ دیوبند جینی بہیا کر اجمیر اور ماتہر ویش ہتکاری آگرہ کی پوری پوری امداد نہین کرتے اور امید کرتی ہے کہ برادری کے سب بھائی ان قومی پرچون کی پوری پوری مدد کرینگے - اگروال اپکارک ناگری و اردو دونون زبان مین چہپتا ہے قیمت سالیانہ پیشگی ۲ ہے۔

لالہ مادہو داس صاحب وکیل آگرہ نے ویش بورڈنگ ہاؤس کے بارہ مین یہ اظہار کیا کہ اسکام کو لالہ گنگا سرن صاحب جنت نشین رئیس آگرہ نے ایک کوٹہی چہہ ہزار روپیہ کی مالیت کی اسکام کے لئے بخشی اور قریب نو ہزار روپیہ کا چندہ

متھرا و آگرہ و ہاتھرس وغیرہ مقاموں سے جمع ہوا سیٹھ لچھمنداس صاحب موصوف نے پانسو روپیہ عنایت کئے بابو رام چندر صاحب ایم اے نے ان کی تائید کی اور کثرت رائے سے رزولیوشن نمبر ۱۵ پاس ہوا یعنی ویش بورڈنگ ہاؤس آگرہ کانفرنس اپنی پناہ میں لیتی ہے اور اوسکا انتظام انترنگ سبھا کے سپرد کرتی ہے اور اوسکی آمد و خرچ کا حساب اپنے حساب میں شامل کرتی ہے۔

رزولیوشن نمبر ۱۶ یہ کانفرنس تمام برادری اور مقامی سبھاؤں سے اور اپدیشکوں سے امید کرتی ہے کہ وے برادری کے سب شاخوں کی اوتپتی اور ویوستھا کا ٹھیک ٹھیک حال معلوم کرنے میں مدد کرینگے اور اپدیشکوں کو تاکید کرتی ہے کہ وے جہاں جہاں جاویں وہاں وہاں کے لڑکوں اور لڑکیوں کی جو شادی کے قابل ہوں فہرستیں بنا دیں کہ وہ فہرستیں حال کے قومی پرچوں میں چھاپی جائیں۔

بابو بیجناتھ صاحب نے پیش کیا اور کثرت رائے سے پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۷ یہ کانفرنس آئندہ کیلئے مندرجہ ذیل اصول قایم کرنا مناسب سمجھتی ہے۔

الف ایک مستقل فنڈ جسکے سود سے روزمرہ کا خرچ چلے کھولا جاوے۔

ب تمام مقامی سبھائیں اپنی آمدنی کا دسواں حصہ جیسا کہ دوسری کانفرنس میں مقرر ہوا ادا کیا کریں اور امید کرتی ہے کہ برادری کے سب بھائی اور سب مقامی سبھائیں امداد فرماوینگے۔ فنڈ کے بارہ میں بابو مرلی دھر صاحب وکیل انبالہ نے مدد دینے کیلئے

پوری پوری ضرورت ظاہر کی بابو بیجناتھ صاحب نے تحریک کی اور کثرت رائے سے پاس ہوا۔ اس ریزولیوشن کے پاس ہوتے ہی کئی اصحاب نے اسیوقت اپنی رضامندی ظاہر کی اور حسب ذیل عہدہ دار کثرت رائے سے مقرر کئے گئے۔

بابو بیجناتھ صاحب آگرہ سکریٹری۔ لالہ بھگوانداس صاحب ڈپٹی کلکٹر آگرہ جائنٹ سکریٹری

لالہ پیارے لال صاحب رایانجدیال صاحب میرٹھ اسسٹنٹ سکریٹری سیٹھ لچھمن داس صاحب خزانچی

بعدازاں پریسیڈنٹ وائس پریسیڈنٹ سکریٹری و ڈیلیگیٹ اصحاب کا شکریہ ادا کیا گیا اور سبھا بخیریت کے برخاست ہوئی چونکہ شام کیوقت ہمارے لائق و خلائق لالہ کیشو دیو صاحب اگروال رئیس آگرہ والونکا سب پرتی ندیونکو نیوتا تھا لہذا سب سبھاسد وان پر ہارے آئے بخوشی تمام سب سبھاسدونکی خاطر تواضع کی دیش مہا سبھا کیطرف سے بابو بیجناتھ صاحب سکریٹری نے انکا شکریہ ادا کیا۔ تاریخ ۲۹ دسمبر ۹۵ء کو ویش درن کی ہرایک شاخ کی سبھا الگ الگ ہوئی مگر اگروال شاخ کی سبھا کی کارروائی ذیلمیں درج کیجاتی ہے دیگر ویش صاحبوں کی کارروائی آنے پر شائع کیجاوے گی۔

لالہ سیدہر صاحب ڈپٹی کلکٹر مراد آباد کثرت رائے سے پریسیڈنٹ مقرر کئے گئے۔ اور بعد بحث مباحثہ کے یہ قرار پایا کہ اس سبھا کا نام اگروال ہیتی سبھا رکھا جاوے اور کثرت رائے سے پاس ہوا باقی آئندہ۔